هو الحبيب الذي ترجى شفاعته لكل هول من الاهوال مقتحم

قبالہ بخشش

تالیف

مولنا صوفی جمیل الرحمن قادری رضوی

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے، لائل پور

Marfat.com

الحمد للہ والمنہ

کہ

مجموعۂ کلام نعتیہ مصنفہ جناب مولٰنا مولوی صوفی شاہ محمد جمیل الرحمٰن خاں
ملقب بلقب مداح الحبیب سنی حنفی قادری رضوی بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
مسمّٰی بانام تاریخی

قبالۂ بخشش

۱۳۴۳ھ

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے۔ لائل پور۔ فون: ۲۶۰۵۶

مکتبہ غوثیہ رضویہ
ارشد مارکیٹ جھنگ بازار لائلپور

Marfat.com

نام کتاب ________ قبالۂ بخشش اُردو

تصنیف ________ مولانا صوفی محمد جمیل الرحمٰن خان قادری رضوی رحمۃ اللہ

ناشر ________ قاری محمد اللہ دتہ صابر قادری رضوی

صفحات ________ ۱۰۸

قیمت ________ چھ روپے صرف ۶/-

مطبوعہ ________ معارف پرنٹنگ پریس

ملنے کا پتہ

مکتبہ نوریہ رضویہ گلبرگ اے لائلپور

فون: ۲۶۰۵۶

Marfat.com

قبالہ بخشش

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حمد ہے اُس ذاتؐ کو جسنے مسلماں کر دیا
عشقِ سلطانِ جہاں سینہ میں پنہاں کر دیا

جلوۂ زیبا نے آئینہ کو حیراں کر دیا
مہر و مہ کو انکے تلوؤں نے پشیماں کر دیا

اے شہ لولاک تیری آفرینش کے لیے
حق نے لفظ کن سے پیدا ساز و ساماں کر دیا

کیا کشش تھی سرورِ عالم کے حسن پاک میں
سیکڑوں کفار کو دم میں مسلماں کر دیا

ہوگئی کافور ظلمت دل منور ہو گئے
جسطرف بھی اُسنے اپنا روئے تاباں کر دیا

نعمتِ کونین دیکر ان کے دستِ پاک میں
دونوں عالم کو خدا نے انکا مہماں کر دیا

یاد فرما کر قسم حق نے زمینِ پاک کی
خاکِ نعلِ مصطفٰے کو تاجِ شاہاں کر دیا

دور ہی سے سبز گنبد کی جھلک کو دیکھکر
عاشقوں نے ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں کر دیا

اُس عرب کے چاند کا جلوہ مجھے درکار ہے
جس نے ہر ذرے کو اپنے ماہ تاباں کر دیا

سیکڑوں مردہ دلوں کو روحِ ایماں بخشکر
زندۂ جاوید اے عیسیٰ دوراں کر دیا

گریہ و زاری نے راتوں کو تری ابر کرم
شکلِ گل صبحِ قیامت ہم کو خنداں کر دیا

یا رسول اللہ اغثنی وقت ہے امداد کا
نفس کافر نے مجھے بیحد پریشاں کر دیا

تیری نصرت ایسے نازک وقت میں حامی رہی
نجدیوں نے یا نبی لاکھوں کو شیطاں کر دیا

ہے جمیل قادری یہ فضل اللہ و رسول
نیز امر شد حضرت احمد رضا خاں کر دیا

قبول بندۂ در کا سلام کر لینا
سگانِ طیبہ میں تحریر نام کر لینا

مرے گناہوں کے دفتر کھلیں جو پیشِ خدا
حضور اس گھڑی تم لطفِ عام کر لینا

جو چاہتے ہو کہ ہو سرد آتشِ دوزخ
دلوں پہ نقشِ محمد کا نام کر لینا

Marfat.com

ملا ہے خوبی نسخہ گناہگاروں کو
تمہارے نام سے دوزخ حرام کرلینا

تمہارے حسن میں رکھکر کشش کہا حق نے
کہ دشمنوں کو دکھا کر غلام کرلینا

یہ ہے حضور کا ہی مرتبہ شب معراج
بغیر واسطہ رب سے کلام کرلینا

حبیب عرش سے بھی پار جاکے رب سے ملے
کلیم کو تھا میسر کلام کرلینا

خدا نے کہدیا محبوب سے کہ محشر میں
گناہگاروں کا تم انتظام کرلینا

ہے نزع و قبر و قیامت کا خوف اگر تمکو
تو وردِ نامِ نبی صبح و شام کرلینا

مدینے جاتے ہیں زائر تو ان سے کہتا ہوں
مری طرف سے بھی عرض اک سلام کرلینا

جمیل قادری اٹھو جو عزم طیبہ ہے
چلو یہ عمر وہیں پر تمام کرلینا

ہے ذکر میرے لب پر ہر صبح و شام تیرا
میں کیا ہوں ساری خلقت لیتی ہی نام تیرا

ہر چیز کا تو ناظر اور ہر مکاں میں حاضر
ظاہر میں ہے اگرچہ طیبہ مقام تیرا

ہر آنکھ دیکھتی ہے تیرے ہی رخ کا جلوہ
ہر کان سن رہا ہے پیارے کلام تیرا

تو نائب خدا ہے محبوب کبریا ہے
ہے ملک میں خدا کے جاری نظام تیرا

مالک تجھے بنایا مخلوق کا خدا نے
اس واسطے لکھا ہے ہر شے پہ نام تیرا

تیرے خدا نے تجھکو قدرت ہر اک عطا کی
اک معجزہ ہے پیارے یُحْیِ العِظام تیرا

بٹتا ہے دو جہاں میں تیرے ہی گھر سے باڑا
لینا ہے سب کا شیوا دینا ہے کام تیرا

اے لمبے لمبے ہاتھوں سے بھیک دینے والے
مجھکو بھی کوئی ٹکڑا ہے جود عام تیرا

اے پیاری پیاری زلفوں والے نظر ادھر بھی
مدت سے تک رہا ہے تجھکو غلام تیرا

اے مجرموں کو اپنے دامن میں لینے والے
سب آسرا تکیں گے روز قیام تیرا

نورانی جالیوں میں تشریف رکھنے والے
تڑپا کرے کہاں تک ہندی غلام تیرا

فریاد سننے والے للہ شاد کردے
بیکس تڑپ رہے ہیں لے لیکے نام تیرا

کیا خوب ہو جو مجھ سے آکر صبا یہ کہدے
پہنچا دیا ہے میں نے شہ کو سلام تیرا

دست عطا میں تیرے رحمت کی کنجیاں ہیں
بٹتا ہے سب کو صدقہ ہر صبح و شام تیرا

انس و ملک کو کیا ہو معلوم تیری رفعت
فہم و قیاس سے ہے باہر مقام تیرا

چوتھے فلک پہ عیسیٰ اور طور پر تھے موسیٰ
کرسی و عرش سے ہے بالا مقام تیرا

Marfat.com

تو پیشوا ہے سب کا سب مقتدی ہیں تیرے
افضل ہیں کیسے بنتا کوئی امام تیرا

رستہ ہے عرش و کرسی اور لامکاں سکاں ہے
مکہ ہے تیرا مولد طیبہ مقام تیرا

دشمن ترا اسی دم محبوب ہو خدا کا
گر صدق دل سے کہدے میں ہوں غلام تیرا

یا شاہ تیرا منکر مردودِ ایزدی ہے
وہ ہے خدا کا بندہ جو ہے غلام تیرا

دشمن گھٹائیں جتنی عزت بڑھیگی اتنی
منظور ہے خدا کو..... احترام تیرا

راتوں کو روتے روتے دریا بہائے تو نے
بخشش کو عاصیوں کی یہ اہتمام تیرا

جب قبر میں فرشتے پوچھیں کہ تو ہے کس کا
نکلے مری زباں سے یا شاہ نام تیرا

دشوار گو بہت ہے راہ صراط لیکن
اک پل میں طے کریں گے ہم لیکے نام تیرا

وہ دن خدا دکھائے تجھکو جمیل رضوی
ہو جائے ان کے در پر قصہ تمام تیرا

دو عالم میں روشن ہے اکا تمھارا
ہوا لامکاں تک اُجالا تمھارا

نہ کیوں گائے بلبل ترانہ تمھارا
کہ پاتی ہے ہر گل میں جلوہ تمھارا

زمیں والے کیا جانیں رتبہ تمھارا
ہے اونچا فلک سے پھریرا تمھارا

پڑھا بے زبانوں نے کلمہ تمھارا
ہے سنگ و شجر میں بھی چرچا تمھارا

چھڑ ائیگا غم سے اشارہ تمھارا
اتارے گا پل سے سہارا تمھارا

تمھیں ہو جوابِ سوالاتِ محشر
تمھیں کو پکارے گا بندہ تمھارا

فترضےٰ کی یہ پیاری پیاری صدا ہے
کہ ہوگا قیامت میں چاہا تمھارا

مرے پاس بخشش کی مُہری سند ہے
یہ کہنا ہے خطِ شفیعا تمھارا

پھریں کس لیے تشنہ کامانِ محشر
ہے لبریز رحمت کا دریا تمھارا

بہت خوش ہیں عشاق جب سے سنا ہے
قیامت میں ہوگا نظارا تمھارا

نہیں ہے اگر زہد و طاعت تو کیا غم
وسیلہ تو لایا ہوں مولےٰ تمھارا

ہو تم حاکم و فاتحِ بابِ رحمت
کہ ہے وصف انا فتحنا تمھارا

عمل پوچھے جاتے ہیں سرکار آؤ
کہیں ڈر نہ جائے نکما تمھارا

جو انبارِ عصیاں ہیں سر پر تو کیا غم
بہا دے گا اک دم میں اہلا تمھارا

ڈرے آفتابِ قیامت سے کیونکر
جو بندہ ہوا میرے آقا تمھارا

Marfat.com

بنایا تمھیں حق نے مختار و حاکم — وہ کیا ہے نہیں جس پہ قبضہ تمہارا
کیا حق نے بحر کمالات تمکو — نہ پایا کسی نے کنارہ تمہارا
میسر کسی کو نہیں ایسی رفعت — کہ جیسا ہوا پایہ بالا تمہارا
رفعنا کا جلوہ دکھانے کو حق نے — لکھا عرش پر نام والا تمہارا
قبائل کے حصے کیے جب خدا نے — کیا سب سے اعلیٰ قبیلہ تمہارا
اذانوں میں خطبوں میں شادی و غم میں — غرض ذکر ہوتا ہے ہر جا تمہارا
یہ فرش زمیں ہے تمہاری ہی خاطر — بنا ہے سماں شامیانہ تمہارا
منور ہوا آسمانِ رسالت — اُجالا ہے ایسا دل آرا تمہارا
بھرے اسمیں اسرارِ علمِ دو عالم — کشادہ کیا حق نے سینہ تمہارا
بحکم خدا تم ہو موجود ہر جا — بظاہر ہے طیبہ ٹھکانا تمہارا
تمہاری صفت حق نے فرمائی شاہد — ہر اک جا ہے موجود جلوہ تمہارا
کسی جا ہے طٰہٰ و یٰسٓ کہیں پہ — لقب ہے سراجاً منیراً تمہارا
جسے حق کے دیدار کی آرزو ہو — وہ دیکھے میری جان چہرہ تمہارا
خدا ہمکو بخشے وہ چشمِ خدا بیں — رہے کچھ نہ پردہ ہمارا تمہارا
کیا تم کو نورِ مجسم خدا نے — زمیں پر نہیں پڑتا سایہ تمہارا
کمالوں کا مخزن جمالوں کا گلشن — خدا نے بنایا گھرانا تمہارا
دل پاک بیدار اور چشم خفتہ — نرالا تھا عالم میں سونا تمہارا
خدا نے کیا اپنے پیارے سے وعدہ — وہ پیارا ہمارا جو پیارا تمہارا
وہی ہے خدا کی قسم بندۂ حق — ہوا جو بھی دنیا میں بندہ تمہارا
صحابہ سے تقدیر والوں کے قرباں — ہے پایا جنھوں نے زمانہ تمہارا
شب وصل میں انبیا و ملک نے — پڑھا آسمانوں پہ خطبہ تمہارا
گمی عقل کونین راز دنیٰ میں — سمجھ میں نہ آیا معمہ تمہارا
مبدل ہوئے انبیا کے صحائف — محرف نہ ہوگا صحیفہ تمہارا
ہوا کفر کافور پھیلا اُجالا — قدم جب ہوا زیب دنیا تمہارا
جو عبد الصنم تھے ہوئے بت شکن وہ — سنا جب نبوت کا دعویٰ تمہارا

Marfat.com

مقدر میں تھا جن کے ایمان لانا ۔۔۔ وہ فوراً بنا دل سے بندہ تمہارا

رضاعت کے ایام میں یہ حکومت ۔۔۔ کہ تھا قرص مہ اک کھلونا تمہارا

شہ دیں تمہاری ولادت کے باعث ۔۔۔ ہے جمعہ سے افضل دوشنبہ تمہارا

بتوں سے کیا پاک قبلہ بنایا ۔۔۔ ہے ممنون و شاکر یہ کعبہ تمہارا

بھلا کون کعبہ کو کعبہ سمجھتا ۔۔۔ جو آقا نہ ہوتا مدینہ تمہارا

جمادات نے دی تمہاری شہادت ۔۔۔ پڑھا سنگریزوں نے کلمہ تمہارا

صدا دے رہا ہے حجر موم ہو کر ۔۔۔ مہ و مہر کی جاں ہے تلوا تمہارا

تمہارے ہی سایہ میں پلتا ہے عالم ۔۔۔ ہے کونین کے سر پہ سایہ تمہارا

ازل سے ابد تک دو عالم ملیں گے ۔۔۔ مگر کم نہ ہوگا خزانہ تمہارا

خدا ہے تمہارا خدائی تمہاری ۔۔۔ یہ عرش و فلک سب علاقہ تمہارا

غریبو سوائے در مصطفٰی کے ۔۔۔ کہیں بھی نہ ہوگا گزارا تمہارا

فقیرو بجز والیٔ بیکساں کے ۔۔۔ نہیں ہے کہیں بھی ٹھکانا تمہارا

گداؤں کی ہے بھیڑ جب سے سنا ہے ۔۔۔ کہ باب اجابت ہوا وا تمہارا

صدا دیتے آتے ہیں منگتا ہزاروں ۔۔۔ کہ داتا رہے بول بالا تمہارا

کوئی بھیجدو ابر رحمت کا ٹکڑا ۔۔۔ کہ ہم پر برس جائے جھالا تمہارا

عرب والے پھیرا ہماری طرف بھی ۔۔۔ ہے ہر سمت رحمت کا دورا تمہارا

اسی وقت دھل جائیں عصیاں کے دفتر ۔۔۔ شہا جس پہ پڑ جائے چھینٹا تمہارا

خدا نے بہت آستانے بنائے ۔۔۔ مگر اصل ہے آستانہ تمہارا

مطالب کا قبلہ ہے گر سبز گنبد ۔۔۔ مقاصد کا کعبہ ہے روضہ تمہارا

یہ ہے داب شاہی کہ رب العلا نے ۔۔۔ دلایا ملائک سے پہرہ تمہارا

سوائے در پاک کے میرے آقا ۔۔۔ بتا دو کہاں جائے منگتا تمہارا

مرے تن میں جب تک رہی سانس باقی ۔۔۔ رٹے جاؤں ہر وقت کلمہ تمہارا

نہ بچتے عذابوں سے دنیا میں منکر ۔۔۔ جو ان کو نہ ملتا وسیلہ تمہارا

کھدا ہے مرے دل کی انگشتری پر ۔۔۔ وہ نام خدا نام والا تمہارا

نکیرین کیا مجھ سے سختی کریں گے ۔۔۔ ہے آئینۂ دل میں نقشہ تمہارا

Marfat.com

ق خدایا نکیرین مجھ سے یہ پوچھیں
کہ پہنچا دیں طیبہ کو لاشہ تمھارا

تڑپ کر بصد شوق ان سے کہوں میں
میں بیحد ہی ممنون ہونگا تمھارا

دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا
ہو دل میں احد لب پہ کلمہ تمھارا

خدا نے حیاتِ ابد اس کو بخشی
اگر مر گیا کوئی شیدا تمھارا

دعا ہے کہ جب قبر میں مجھکو رکھیں
مدینے سے اٹھ جائے پردہ تمھارا

سوالِ نکیرین پر میں لحد میں
دکھا دونگا موئے یہ طغرا تمھارا

دمِ نزع و قبر اور روز قیامت
غرض ہر جگہ ہے سہارا تمھارا

گرے سارے منکر جہنم میں پل سے
نہ پھسلا کوئی نام لیوا تمھارا

نہ حوروں کا طالب نہ کچھ فکر جنت
دکھا دے خدا مجھکو صحرا تمھارا

عجب نکہت جانفزا ہے تمھاری
کوئی راہ بھٹکا نہ جویا تمھارا

اسی سے ہوئی عنبر و مشک مشتق
ہے خوشبو کا مصدر پسینہ تمھارا

جلیں منکرانِ قیام و ولادت
رہے گا یہ چرچا ہمیشہ تمھارا

ق سنو منکرانِ قیام و محافل
عجب رنگ کا ہے عقیدہ تمھارا

بتاتے ہو شرک اور رہتے ہو شامل
یہ ہے بیحیائی کا آنا تمھارا

جمیلؔ اب تو خوش ہو ندا آ رہی ہے
کہ مقبول ہے یہ قصیدہ تمھارا

خدا نے جس کے سر پر تاج رکھا اپنی رحمت کا
درود اس پر ہو وہ حاکم بنا ملکِ رسالت کا

وہ ماحی کفر و ظلمت شرک و بدعات و ضلالت کا
وہ حافظ اپنی ملت کا وہ ناصر اپنی امت کا

مداوا کیسے فرمائے کوئی بیمارِ فرقت کا
کہ دیدار نبی مرہم ہے اس دل کی جراحت کا

اثر کیا ہو سکیگا مہر محشر کی حرارت کا
ہمارے سر پہ ہوگا شامیانہ انکی رحمت کا

کبھی دیدار حق ہوگا کبھی نظارہ حضرت کا
ہمیں ہنگامہ عیدین ہوگا دن قیامت کا

نہ کیوں ہو آشکارا تیرا جلوہ ذرہ ذرہ میں
شہنشاہِ مدینہ تو ہے پرتو نورِ وحدت کا

دمِ آخر سر بالیں خرام ناز فرماؤ
خدارا حال دیکھو مبتلائے دردِ فرقت کا

دمِ آخر سر بالیں یہ فرماتے ہوئے آؤ
نہ گھبرا خوف مرقد سے نہ کر کھٹکا قیامت کا

ہمیں بھی ساتھ لیلو قافلہ والو ذرا ٹھہرو
بہت مدت سے ارماں ہے مدینے کی زیارت کا

Marfat.com

مری آنکھیں مدینے کی زیارت کو ترستی ہیں — چمک جائے الٰہی اب تو تارا مری قسمت کا
قسم حق کی وہ دن عید سے بڑھکر میں سمجھوں گا — نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا
میں سمجھوں گا مری کشتِ تمنا میں بہار آئی — نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا
کلی کھل جائیگی دل کی جگر ہو جائیگا ٹھنڈا — نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا
میں سمجھوں گا ہوا جنت میں داخل موت سے پہلے — نظر آئے گا جس دن سبز گنبد انکی تربت کا

دکھادے فیضِ استادِ حسن حضارِ محفل کو
جمیل قادری بھر ہو بیاں پر لطف مدحت کا

خداوندِ جہاں جب خود ہی پیارا تیری صورت کا — تو عالم کیوں نہ ہو بندہ ترے حسن و ملاحت کا
شرف حاصل ہوا سرکار تم سے جسکو بیعت کا — اسے مژدہ ملا حق سے دخول قصرِ جنت کا
جو خالی ہاتھ آتے ہیں مرادیں لیکے جاتے ہیں — تمہارے در پہ اک میلہ لگا ہے اہل حاجت کا
جو ہاتھ اٹھا ہوا ہے ساری خلقت کا تری جانب — بتاتا ہے کہ تو قاسم ہے رب کی جملہ نعمت کا
زمیں سے عرش تک گونجے دو عالم پڑ گئی ہلچل — بجا کعبہ میں نقارہ جو سلطان رسالت کا
کہیں صحرا میں موج آئی کہیں دریا میں گرد اٹھی — کہیں بت ہو گئے اوندھے عجب عالم تھا شوکت کا
بتوں کو پوجنے والے بنے دم میں خدا والے — زبانِ پاک سے جس دم سنا دعویٰ نبوت کا
خدا کے نام کو پھیلا دیا سارے زمانہ میں — مچا تھا شور دنیا میں بہت شرک و ضلالت کا
وہ اپنی روشنی سے جگمگا دیتا ہے دنیا کو — قمر پر ایک پرتو پڑ گیا تھا انکی طلعت کا
تو وہ پیارا خدا کا ہے کہ پیارے تیرے صدقے میں — ہوا سب امتوں سے فضل بڑھکر تیری امت کا
اسی امید پر ہے زندگی عشاقِ حضرت کی — کبھی تو عمر میں ہوگا نظارہ انکی تربت کا
مرا دل ہے مدینے میں مدینہ میرے دل میں ہے — کھچا سینہ میں ہے نقشہ حبیبِ حق کی تربت کا
کرے گر استغاثہ آپکے در پر نہ یہ بندہ — تو پھر کسکو سنائے جاکے افسانہ مصیبت کا
تمہارے گیسوئے مشکیں کی کچھ ایسی گھٹا چھائے — برس جائے خدارا ہم پہ چھالا ابر رحمت کا
یہ بے کھٹکے گنہگاروں کا داخل خلد میں ہونا — کرشمہ ہے رسول اللہ کی چشمِ عنایت کا
گنہگارو چلو دوڑو کہ وقت آیا شفاعت کا — وہ کھولا نائبِ رحمٰن نے دروازہ جنت کا
اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا — زمیں سے آسماں تک شور ہے مولیٰ کی طاقت کا
تعالی اللہ بحکمِ حق فرشتے چرخ سے آکر — تماشا دیکھتے تھے جنگ میں مولیٰ کی طاقت کا

Marfat.com

وہ ہے زورِ یداللّٰہی کہ ہمسر دونوں عالم میں
نہ کوئی انکی قوت کا نہ کوئی ان کی طاقت کا

رہیگا روز افزوں آپ کا شہرہ قیامت تک
بلاغت کا فصاحت کا شجاعت کا سخاوت کا

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ تجھپر فیض ہے احمد رضا پیرِ طریقت کا

بیاں تم سے کروں کسواسطے میں اپنی حالت کا
کہ جب تم پر عیاں ہے حال ہر دم ساری خلقت کا

خدائی بھر کے مالک ہو خدائی تم سے باہر ہے
نہ کوئی ہے نہ ہوگا حشر تک تم سی حکومت کا

نہ کیوں شاہ و گدا پھیلائیں جھولی آستانے پر
کہ رکھا حق نے تیرے سر پہ تاج اپنی نیابت کا

تو وہ ہے ظلِ حق نورِ مجسم پرتوِ قدرت
پسند آیا ترے صانع کو نقشہ تیری صورت کا

مرے والی ترے صدقہ میں ہم جیسے نابکاروں نے
لقب قرآن میں پایا خدا سے خیرِ امت کا

انھیں کیا خوف ہو عقبیٰ کا اور کیا فکر دنیا کی
جمائے بیٹھے ہیں جو دل پہ نقشہ تیری صورت کا

شرف بخشا انھیں مولیٰ تعالیٰ نے ملائک پر
صلہ پایا یہ جبریلِ امیں نے تیری خدمت کا

مدینے میں ہزاروں جنتیں ان کو نظر آئیں
نظارہ کر تو لیں اک بار رضواں تیری جنت کا

رجا و یاس و امید و تمنا دل کے اندر ہیں
مرا سینہ نہیں گویا کہ گنجینہ ہے حسرت کا

نہ عابد ہیں نہ زاہد ہیں مگر ہم تیرے بندے ہیں
سہارا ہے ہمیں تیری حمایت کا شفاعت کا

رسول اللہ کا جو ہو گیا رب ہو گیا اس کا
فقط ذاتِ مقدس ہے وسیلہ حق کی قربت کا

بلندی فلک کا جب کبھی مجھکو خیال آیا
کھچا نقشہ مری آنکھوں میں روضے کی زیارت کا

بجز دیدار جا سکتی ہے کیونکر تشنگی اس کی
جو پیاسا ہے مرے مولا تری رویت کے شربت کا

وہ گیسوئے مبارک کیوں نہ جانِ مشک و عنبر ہوں
کہ جنکے واسطے شانہ بنا ہے دستِ قدرت کا

عبث ہے اسکو اہلِ بیت سے دعویٰ محبت کا
جو منکر ہو گیا صدیقِ اکبر کی خلافت کا

منافق جس قدر چاہیں کریں کوشش گھٹانے کی
قیامت تک رہیگا بول بالا اہلسنت کا

ابوجہل لعیں عالم ہے جس کے کفر پر شاہد
ق
تعجب کیا اگر دشمن تھا وہ شانِ رسالت کا

وہابی کلمہ پڑھکر کرتے ہیں توہین مولیٰ کی
بروزِ حشر لیکر آئیں گے تمغہ عداوت کا

وہابی تخمِ بوجہل لعیں کا ایک پودا ہے
ثمر لاتا ہے محبوبِ الٰہی کی عداوت کا

علومِ غیب کا منکر تری تنقیص کا جویاں
وہابی بن گیا پتلا ضلالت کا خباثت کا

جمیل قادری کی یا نبی اتنی تمنا ہے
چھپالے روزِ محشر اسکو دامن تیری رحمت کا

Marfat.com

وہ حسن ہے اے سید ابرار تمھارا
اللہ بھی ہے طالب دیدار تمھارا

محبوب ہو تم خالق کل مالک کل کے
کیوں خلق پہ قبضہ نہ ہو سرکار تمھارا

کیوں دید کے مشتاق نہ ہوں حضرت یوسف
اللہ کا دیدار ہے دیدار تمھارا

اللہ نے بنایا تمھیں کونین کا حاکم
اور رکھا لقب احمد مختار تمھارا

بگڑے ہوئے سب کام سنبھل جائیں اسی دم
دل سے کوئی گر نام لے اکبار تمھارا

امت کے ہو تم حامی و غمخوار طرفدار
اللہ تعالیٰ ہے طرفدار تمھارا

تم اول و آخر ہو تمھیں باطن و ظاہر
رب کرتا ہے یہ مرتبہ اظہار تمھارا

کیا جانیے کیا اوجیں ہیں کیا راز ہیں مخفی
تم جانتے ہو یا وہی ستّار تمھارا

تم پیارے نبی نور جلی سر خفی ہو
اللہ تعالیٰ ہے خبردار تمھارا

سر ہے وہی سر جسمیں ترا دھیان ہے ہر آن
اور دل ہے وہی جو ہے طلبگار تمھارا

جسکو مرض عشق نہیں ہے وہ ہے بیمار
اچھا تو وہی ہے جو ہے بیمار تمھارا

ہر وقت ترقی پہ رہے درد محبت
چنگا نہ ہو مولیٰ کبھی بیمار تمھارا

دل میں نہیں کچھ اسکے سوا اور تمنا
اللہ دکھا دے ہمیں دربار تمھارا

یہ ارض و سما خوان ہیں مہمان زمانہ
سرکار نہیں کون نمک خوار تمھارا

ہر دم ہے تمھیں اپنے غلاموں پہ عنایت
دن رات کا یہ کار ہے سرکار تمھارا

بے مانگے عطا کرتے ہو من مانی مرادیں
دینا ہی غلاموں کو ہے کردار تمھارا

ق
کیوں عرض کروں مجھکو ہے اس چیز کی حاجت
سب جانتا ہے یہ دل بیمار تمھارا

بالیں پہ چلے آؤ دم نزع خدارا
دم توڑتا ہے ہجر میں بیمار تمھارا

لاشے کو کریں دفن مدینہ میں فرشتے
مر جائے اگر ہند میں بیمار تمھارا

پرواز کرے جسم سے جب روح تو دم میں
اللہ ہو اور لب پہ ہو اقرار تمھارا

امت بھی تمھاری ہوئی اللہ کو پیاری
اللہ سے وہ پیار ہے سرکار تمھارا

اٹھ جائے مدینے سے لحد کا مری پردہ
میں دیکھ لوں وہ چاند سا رخسار تمھارا

دن رات جو کرتے ہیں خطاؤں پہ خطائیں
بخشش کیلیے ان کی ہے اصرار تمھارا

ق
اللہ نے وعدہ یہ کیا ہے شب معراج
دوزخ میں رہے گا نہ گنہگار تمھارا

جب تمکو بلایا شب معراج خدا نے
جبریل بنا غاشیہ بردار تمھارا

Marfat.com

بندوں کو کسی وقت بھی دل سے نہ بھلایا | ہر امت عاصی پہ عجب پیار تمہارا

کیوں عاصیو غم سے ہے دل افگار تمہارا | غمخوار تمہارا ہے وہ دلدار تمہارا

لو آیا وہ حامی و مددگار تمہارا | بیڑا ہوا اے اہل سنن پار تمہارا

اے عاصیو تم اپنے گناہوں سے یہ کہدو | سرکار مدینہ ہے خریدار تمہارا

میدان قیامت میں بجز ذات مقدس | اور عاصیو ہے کون خریدار تمہارا

گھبرائے گنہگار تو رحمت نے پکارا | اے عاصیو آپہنچا مددگار تمہارا

اعمال نہ کچھ پوچھنا رحمت کے مقابل | جس وقت جمے حشر میں دربار تمہارا

دنیا میں قیامت میں سر لب پہ صدا ہیں | دامن نہ چھٹے ہاتھ سے سرکار تمہارا

اے کاش ملائک سر محشر کہیں مجھ سے | لو ڈھلگیا اب جرموں کا طومار تمہارا

اعدا کو جلانے کیلیے نار حسد میں | ہم ذکر کیے جائیں گے سرکار تمہارا

توحید پہ مرتے ہیں مگر اس سے ہیں غافل | ق | اللہ کا انکار ہے انکار تمہارا

توہین کو توحید سمجھتے ہیں وہابی | سمجھے انھیں رب واحد قہار تمہارا

بلبل ہے جمیل رضوی اے گل وحدت
ملجائے اسے رہنے کو گلزار تمہارا

خدا نے اس قدر اونچا کیا پایہ محمد کا | نہ پہچانا کسی نے آج تک رتبہ محمد کا

بحکم حق اترتے ہیں فرشتے خاص رحمت کے | کیا کرتے ہیں جب اہل سنن چرچا محمد کا

تعجب کیا اگر انسان گزارے عمر مدحت میں | ثنا خواں ہے دو عالم میں ہر اک ذرہ محمد کا

سیہ کاروں کی کیا گنتی کہ درگاہ الٰہی میں | وسیلہ ڈھونڈھتے ہیں حضرت موسیٰ محمد کا

عدیم المثل ولاثانی ہے وہ ذات مبارک یوں | بنایا ہی نہیں اللہ نے سایہ محمد کا

بڑھی جب ظلمت کفر و ضلالت بزم دنیا میں | تو روشن کر دیا اللہ نے اِسکا محمد کا

کسی تیراک کو اس کا کنارہ مل نہیں سکتا | کہ جاری بحر وحدت سے ہوا چشمہ محمد کا

شہنشاہِ مدینہ بادشاہِ ہفت کشور ہے | ہوا اللہ کی ہر شے پہ ہے قبضہ محمد کا

تصدق ایسی رفعت پر کہ برسوں قبل دنیا میں | سنانے آئے خردہ حضرت عیسیٰ محمد کا

نرالی پیاری پیاری روشنی ہے شمع باری میں | کہ ہے سارا زمانہ دل سے پروانہ محمد کا

مدینے کے مقدر عرش کی تقدیر پر قربان | کہاں قسمت کہ اس دل میں ہو کاشانہ محمد کا

رفعنا کا رکھا ہے تاج سر پر حق تعالیٰ نے
پھرا پھر عرش اعظم پر اڑا کس کا محمد کا

نہ کیونکر مشک و عنبر مست ہوں گیسو کی خوشبو سے
کہ حق کا دست قدرت ہو گیا شانہ محمد کا

الم نشرح لک صدرک سے یوں آواز آتی ہے
کشادہ کر دیا اللہ نے سینہ محمد کا

بصیرت حق نے دی ہے جنکی آنکھوں کو وہ کہتے ہیں
ہے روشن مہر و مہ سے بڑھکے ہر ذرہ محمد کا

خرابی آنکھ کی ہے گر نہ دیکھے ان کے جلوے کو
کہ عالم میں کسی سے بھی نہیں پردہ محمد کا

بلا وصل نبی وصل الٰہی غیر ممکن ہے
خدا کے گھر پہنچنے کو ہے دروازہ محمد کا

گنہگاروں کی اس سے مشکلیں آسان ہوتی ہیں
نہ کیونکر سب سے بڑھکر نام ہو پیارا محمد کا

نہیں ہے جو غلام مصطفےٰ بندہ ہے شیطان کا
وہی ہے بندۂ حق جو ہوا بندہ محمد کا

جمیل قادری ایسی سنا رنگیں غزل کوئی
کہ بیخود ہو یہاں ہر ایک مستانہ محمد کا

ہمارے دل کے آئینہ میں ہے نقشہ محمد کا
ہماری آنکھ کی پتلی میں جلوہ محمد کا

خس و خاشاک سے بدتر ہے بیگانہ محمد کا
اسے ہوشیار سمجھو جو ہے دیوانہ محمد کا

تمہارے ہی لیے تھا اے گنہگار و سیہ کار رو
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

جگر ہوتا ہے ٹکڑے ٹکڑے جبدم یاد آتا ہے
وہ شب بھر جاگنا اور رات بھر رونا محمد کا

غلامان محمد کے سروں سے بار عصیاں کو
اڑا لیجائیگا اک آن میں جھونکا محمد کا

سیہ ہیں نامۂ اعمال اپنے گرچہ اے زاہد
مگر کافی ہے دھلنے کیلیے چھینٹا محمد کا

ندا ہوگی یہ محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
وہ دیکھو ابر رحمت جھوم کر اٹھا محمد کا

اگرچہ عابدوں کے پاس سامان عبادت ہے
گنہگاروں کو کافی ہے فقط ایما محمد کا

لحد کا خوف کیوں ہو روز محشر کا ہے کیا کھٹکا
لیے جاتا ہوں دل پر لکھکے میں طغرا محمد کا

خدا کے سامنے پیشی ہوئی جبدم تو کہدونگا
برا ہوں یا بھلا لیکن ہوں میں بندہ محمد کا

تعجب کیا اگر مونھ پھیرے جنت سے شیدائی
کہ ہے رشک بہار خلد ہر کوچہ محمد کا

کوئی جائیگا دوزخ کو کوئی جنت میں پہنچیگا
مدینے کی طرف دوڑیگا دیوانہ محمد کا

الٰہی اس تن خاکی میں جب تک جان باقی ہے
رہے دل میں احد اور ورد لب کلمہ محمد کا

نکالیں روح تن سے قابض الارواح جب آکر
خدایا ورد لب اس وقت ہو کلمہ محمد کا

ہو المعطی و انی قاسم سے صاف ظاہر ہے
بٹیگا حشر تک کونین میں باڑا محمد کا

Marfat.com

نہیں موقوف کچھ ان کی عطا اس ایک عالم پر
ملیگا حشر میں بھی دیکھنا صدقہ محمد کا

جمیل قادری بس ہی مدحت ختم کر اس پر
کہ حق کے بعد بالا سب سے ہے رتبہ محمد کا

میں ہوں بندہ رضا کا اور رضا احمد کے بندہ ہیں
جمیل قادری میں یوں ہوا بندہ محمد کا

کون ہے وہ جو لکھے رتبۂ اعلیٰ ان کا
وصف جب خود ہی کرے چاہنے والا انکا

کیوں دل افروز نہ ہو جلوۂ زیبا ان کا
دونوں عالم میں چمکتا ہے تجلی انکا

نعمتوں کا ہے خزانہ در والا ان کا
دونوں عالم میں بٹا کرتا ہے باڑا انکا

ایک عالم ہی نہیں والہ و شیدا ان کا
ہے خداوند جہاں چاہنے والا انکا

تشنگی دل کی بجھا دیتا ہے چھینٹا ان کا
خوان افضال پہ مہماں ہے زمانہ انکا

سر بسر نور خدا ہے قد بالا ان کا
نور بھر دیتا ہے آنکھوں میں اجالا انکا

ملک و جن و بشر پڑھتے ہیں کلمہ ان کا
جانور سنگ و شجر کرتے ہیں چرچا انکا

کونسی شئے ہے وہ جس پر نہیں قبضہ ان کا
کعبہ وارض و سما عرش معلیٰ انکا

زندگی پاتا ہے کونین میں مردہ ان کا
دم بھرا کرتے ہیں ہر وقت مسیحا انکا

حشر میں پل سے اتارے گا سہارا ان کا
بیڑیاں کٹنے کو کافی ہے اشارہ انکا

مجھ سا عاصی نہ سہی کوئی مگر اے زاہد
جتنا شافع نہیں ہے مجھکو وسیلہ انکا

ذکر سے چٹک لگی دل کو خدا یاد آیا
فکر سے ہو گیا آنکھوں کو نظارہ انکا

بھیک لینے کو چلے آتے ہیں لاکھوں منگتا
جسنے جو مانگا دیا کام ہے دینا انکا

چاند سورج شب اسریٰ میں مقابل ہی نہ تھے
منھ چھپا لیتے اگر دیکھتے تلوا انکا

بوسے لیتا کبھی آنکھوں کو منور کرتا
ہاتھ آتا جو کہیں نقش کف پا انکا

آنکھ اٹھا کر نہ کبھی دیکھے وہ جنت کی طرف
اک نظر دیکھ لیا جس نے مدینہ انکا

جان و دل کرتیں فدا نقش قدم پہ انکے
دیکھ لیتیں جو کبھی حسن زلیخا انکا

حشر والے یہ کہیں دیکھ کے محشر میں مجھے
وہ چلا آتا ہے اک بندۂ شیدا انکا

دی منادی نے ندا حشر میں لے مشتاقو
دیکھ لو آج کہ بے پردہ ہے جلوہ انکا

سب مہینوں میں مبارک ہی ربیع الاول
جمعہ سے فضل میں بڑھ کر ہے دوشنبہ انکا

میں رضا کا ہوں رضا انکے تو میں انکا ہوں
یوں ہی رکھے مجھے اللہ تعالیٰ انکا

Marfat.com

تجھکو کیا فکر ہے بخشش کی جمیل رضوی
ہاتھ میں ہے ترے دامانِ معلّٰی ان کا

جان و دل یارب ہو قربانِ حبیبِ کبریا
اور ہاتھوں میں ہو دامانِ حبیبِ کبریا

آنکھ میں ہو نور دندانِ حبیبِ کبریا
سر میں ہو سودا و ارمانِ حبیبِ کبریا

ان کے فیضِ نور نے کونین کو روشن کیا
دونوں عالم پر ہے احسانِ حبیبِ کبریا

زندگی ہو یا مجھے موت آئے دونوں حالتیں
میں ہوں یارب اور بیابانِ حبیبِ کبریا

کیسا فخر و ناز ہو اپنے مقدر پہ اگر
سگ بنائیں مجھکو دربانِ حبیبِ کبریا

اک نظر دیکھو جمالِ آفتابِ ہاشمی
میری آنکھوں پر ہو احسانِ حبیبِ کبریا

بنکے منگتا ان کے در کے شاہ عالم ہوگئے
اے زہے قسمت گدایانِ حبیبِ کبریا

تا رہے گورِ غریباں وقت ہے امداد کا
میں فدا شمعِ شبستانِ حبیبِ کبریا

لٹ رہی ہے ساقی کوثر کے میخانہ میں مے
جوش میں ہیں آج مستانِ حبیبِ کبریا

صاحبِ لولاک کے باعث ہوئی ایجادِ خلق
ماسوی اللہ سب ہی سامانِ حبیبِ کبریا

راہِ حق میں دیکے سر قربانِ جاناں ہوگئے
کیوں نہ ہوں زندہ شہیدانِ حبیبِ کبریا

بٹتا ہے کونین میں باڑا اسی سرکار کا
ہیں زمین و آسماں خوانِ حبیبِ کبریا

عہد رب نے روزِ میثاق انبیا سے لے لیا
سر پہ لیں پھر کیوں نہ فرمانِ حبیبِ کبریا

کچھ نشاں پایا نہ اب تک مہر و مہ چکر میں ہیں
اسقدر اونچا ہے ایوانِ حبیبِ کبریا

اپنی امت میں کیا اپنی جماعت میں لیا
تجھ پہ جاں قربان احسانِ حبیبِ کبریا

کون ہے جو ان کے خوانِ فضل سے محروم ہے
ہیں خلیلِ حق بھی مہمانِ حبیبِ کبریا

جس کے بلبل ہیں ابوبکر و عمر عثمان و علی
رشکِ جنت ہے وہ بستانِ حبیبِ کبریا

غارِ ثور میں جو کاٹا سانپ نے پروا نہ کی
آفریں اے جاں نثارانِ حبیبِ کبریا

خوابِ مولیٰ پر نمازِ عصر کو قربان کیا
ایسے ہوتے ہیں فدایانِ حبیبِ کبریا

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
جز ترے اے چشمِ گریانِ حبیبِ کبریا

عقلِ عالم کی رسائی ان کے رتبے تک محال
ہاں خدا سے پوچھیے شانِ حبیبِ کبریا

تجھ سے کب ممکن ہے مدحت اے جمیلِ قادری
بس خدا خود ہے ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

فیضِ مرشد ہے جمیلِ قادری تم کو یہ سب
تم کو کہتے ہیں ثنا خوانِ حبیبِ کبریا

Marfat.com

کسی کا نہ کوئی جہاں یار ہوگا
وہ آقا ہمارا خریدار ہوگا

جو یاں عشق احمد میں سرشار ہوگا
وہ دنیا و عقبیٰ میں ہشیار ہوگا

نبی کی بدولت بروز قیامت
خداوند عالم کا دیدار ہوگا

بھٹکتے پھریں کس لیے انکے عاصی
شفیع الوریٰ سب کا غمخوار ہوگا

نہ گھبرائیں عاصی کہ روز قیامت
فتر ضیٰ کا جلوہ نمودار ہوگا

جسے چاہیں بخشیں کہ خلد و جناں میں
خدا کی قسم دخل سرکار ہوگا

شفاعت کا دولہا بنائیں گے انکو
انھیں تاجِ بخشش سزاوار ہوگا

یہاں انکا دامن پکڑ لو وگر نہ
مدد چاہنا واں پہ بیکار ہوگا

عباد النبی جائیں جنت میں سیدھے
مخالف نبی کا گرفتار ہوگا

مدینے کی گلیاں دکھادے خدایا
یہ اچھا وہیں پر دل زار ہوگا

جو دیکھیں گے ہم سبز گنبد نبی کا
ہمارا نصیبہ بھی بیدار ہوگا

مدینے پہنچنے تو دو ہم سفیر و
بسیرا مرا زیر دیوار ہوگا

نہ چھوڑے کبھی اپنے مرشد کا دامن
جمیلؔ اس سے بیڑا ترا پار ہوگا

بحمد اللہ عبد اللہ کا نور نظر آیا
مبارک آمنہ کا نور دل لخت جگر آیا

یہ عبد المطلب کی خوبی قسمت کہ انکے گھر
چراغ لامکاں کون و مکاں کا تاجور آیا

وہ ختم الانبیا تشریف فرما ہونے والے ہیں
نبی ہر ایک پہلے سے سناتا یہ خبر آیا

ربیع پاک تجھپر اہلسنت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارھویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

ہوئے جب جلوہ فرما شاہِ ذیشاں بزم دنیا میں
ہر اک قدسی فلک سے بہر پابوسی اتر آیا

جھکا جاتا ہے سجدے کیلیے اسواسطے کعبہ
کہ مسجودِ ملائک آج اس میں جلوہ گر آیا

نہ کیوں تنہا کرے فرمانروائی ہفت کشور پر
کہ ہمراہی میں اپنی لیکے وہ فتح و ظفر آیا

کہانت ہوگئی بالکل کہ اب وہ مخبر صادق
بفضل اللہ اک اک بات کی دینے خبر آیا

علوم اولین و آخریں ہیں جس کے سینے میں
خبر ہے ذرہ ذرہ کی جسے وہ باخبر آیا

نفاقِ جاہلیت سے کہو اب منہ چھپا بیٹھے
قبائل کو وہ کرنے کیلیے شیر و شکر آیا

شب میلاد اقدس تھی مسرت ذرہ ذرہ کو
مگر ابلیس اپنے ساتھیوں میں نوحہ گر آیا

Marfat.com

زمیں بولی کہ تبخانے سے پاک و صاف ہوتی ہوں
ندا کعبہ سے اُٹھی اب مرا مقصود بر آیا

گنہگارو کدھر ہو فرد عصیاں اپنی دھلوا لو
رسول اللہ کا دریائے رحمت جوش پر آیا

چلو اے مفلسو جو آج مانگو گے وہ پاؤ گے
کہ صدقہ بانٹتا ارض و سما کا تاجور آیا

حکومت ایسی نافذ ہے کہ انکا حکم پاتے ہی
علی کے واسطے مغرب سے سورج لوٹکر آیا

دیا حکم حضوری جس گھڑی سرکار والا نے
زمیں کو چیرتا سجدہ کناں فوراً شجر آیا

کہو ہر روز کتنی بار تم یادِ اُس کی کرتے ہو
خیال اُمت عاصی جسے آٹھوں پہر آیا

یہ کہہ اٹھوں وہ میری قبر میں جب جلوہ فرما ہو
تو ہٹ جا ظلمت مرقد کہ وہ جان قمر آیا

وہابی محفل اقدس میں گر آئے تو یوں سمجھو
کہ انسانوں میں کُفری بوجھ لادے جیسے خر آیا

جمیلؔ قادری جب سبز گنبد اُنکا دیکھونگا
تو سمجھونگا ہی نخل تمنا میں ثمر آیا

قبلۂ کونین جلوہ بنا ہوگیا
رنگ عالم کا بالکل نیا ہوگیا

منتخب آپ کی ذات والا ہوئی
نام پاک آپکا مصطفےٰ ہوگیا

مل گیا تجھ سے اللہ کا راستہ
حق سے ملنے تو واسطہ ہوگیا

آپ وہ نور حق ہیں کہ قرآن میں
وصف رخ آپکا والضحیٰ ہوگیا

ایسا اعزاز کس کو خدا نے دیا
جیسا بالا ترا مرتبہ ہوگیا

لامکاں میں بلایا خدا نے تجھے
عرش و کرسی سے بھی تو ورا ہوگیا

ایسی نافذ تمہاری حکومت ہوئی
تم نے جسوقت جو کچھ کہا ہوگیا

مہ دوپارہ ہوا سورج اُلٹا پھرا
جب اشارہ تمہارا ذرا ہوگیا

کن کی کنجی نہ کیونکر ہو تیری زباں
حکم رحمٰن تیرا کہا ہوگیا

لب عیسیٰ سے ظاہر تھا جو معجزہ
تیری ٹھوکر سے موتیٰ ادا ہوگیا

سبز کر جائیں آکر جناب مسیح
شہر طیبہ بھی دار الشفا ہوگیا

خاک روضہ کی کحل الجواہر ہوئی
تاجِ شاہاں ترا نقش پا ہوگیا

آتشِ عشقِ مولیٰ سے جو دل تپا
میل سے صاف ہوکر کھرا ہوگیا

جس نے نظارۂ سبز گنبد کیا
اُس کا پورا ہر اک مدعا ہوگیا

ہم بھی طیبہ کو اُڑ جائیں گے ایکدن
ناز کیوں تجھکو بادِ صبا ہوگیا

Marfat.com

تیرے ہی نور سے دونوں عالم بنے　　تو ہی تو ابتدا انتہا ہو گیا
اُس نے واللہ اللہ کو پا لیا　　جو کوئی تجھ پہ دل سے فدا ہو گیا
حق تعالیٰ کا وہ بندۂ خاص ہے　　سچے دل سے جو بندہ ترا ہو گیا
پار گرداب عصیاں سے کیونکر نہ ہو　　جس کی کشتی کا تو ناخدا ہو گیا
تیرے صدقے کہ ہر درد و غم میں تو ہی　　نام لیووں کا مشکل کشا ہو گیا
نام نامی ترا نام حق یا نبی　　ناتوانوں کے حق میں عصا ہو گیا
اس کو فرصت غم دو جہاں سے ملی　　جو بھی دل سے غلام آپ کا ہو گیا
رو سیاہوں کو کوئی نہیں پوچھتا　　ہاں بھروسہ تری ذات کا ہو گیا
عاصیوں کا نہیں کوئی پرسان حال　　اک سہارا فقط آپ کا ہو گیا
روز محشر ہر اک نام لیوا ترا　　اک اشارے میں تیرے رہا ہو گیا
تو مبارک تمہارے لیے عاصیو　　باب رحمت محمد کا وا ہو گیا
خلق کیونکر نہ اس کو کہے تاجدار　　جو ترے آستاں کا گدا ہو گیا
سر درو بھی اُسے سروری مل گئی　　تیرے روضہ پہ جو سر فدا ہو گیا
کیوں نہ حاصل ہو اس کو حیات ابد　　روضۂ پاک پہ جو فنا ہو گیا
یا نبی تیری چوکھٹ پہ عشاق کو　　موت اور زندگی کا مزا ہو گیا
کچھ بشر ہی نہیں بلکہ جن و ملک　　سب کو صدقہ تمہارا عطا ہو گیا
واہ وا تیری عزت کہ تیرے سبب　　تیری امت پہ فضل خدا ہو گیا
نام تیرا شہا ہر مرض کے لیے　　نام لیووں کو تیرے دوا ہو گیا
داغ الفت کی ایسی بڑھی تازگی　　زخم دل کا ہمارے ہرا ہو گیا
گو رہیں حشر میں داغ عشق نبی　　غیرت شمس و بدر الدجیٰ ہو گیا
نام تیرا دم نزع جس نے لیا　　اُس کا ایمان پر خاتمہ ہو گیا
دشمن و دوست مفلس غریب و امیر　　تیرے صدقہ میں سب کا بھلا ہو گیا
علم غیب نبی کا جو منکر ہوا　　قہر قہار میں مبتلا ہو گیا
دیکھ آئینہ نجدی کہ تو منہ سے　　تیرا چہرہ تو الٹا توا ہو گیا
ناز کرے جمیل اپنی قسمت پہ تو　　خاک نعلین احمد رضا ہو گیا

Marfat.com

افلاک سے اونچا ہے ایوان محمد کا
مخلوق الٰہی ہے سامان محمد کا

پاتے ہیں سبھی صدقہ اُن کے درِ اقدس سے
ہر ذرۂ عالم ہے مہمان محمد کا

ہوتی ہے ہر اک نعمت تقسیم مدینے سے
کونین میں جاری ہے فیضان محمد کا

دیتے ہیں ملک پہرہ سرکار کے روضے پر
جبریل معظم ہے دربان محمد کا

عالم ہے اگر شیدا ان پر تو تعجب کیا
خود چاہنے والا ہے رحمٰن محمد کا

شاہان جہاں کیونکر رکھیں نہ سر آنکھوں پر
فرمان الٰہی ہے فرمان محمد کا

حور و ملک و غلماں جن و بشر و حیواں
لیتے ہیں سبھی سر پر فرمان محمد کا

طیبہ کو جو جاتا ہے کہتے ہیں ملک باہم
لو دیکھو وہ آتا ہے مہمان محمد کا

تکلیف سفر سے تو دل تنگ نہ ہو زائر
برسیگا ترے اوپر باران محمد کا

رویا میں نہ دیکھا گر وہ چہرۂ نورانی
لے جاؤں گا دنیا سے ارمان محمد کا

افسوس کہ اے بلبل تو نے نہ کبھی دیکھا
بے خار گلستاں ہے بستان محمد کا

کیوں چاک ہو غم سے دل کیوں فوج الم گھیرے
سر پر ہے غلاموں کے داماں محمد کا

دنیا کی سبھی باتیں مٹ جائیں مرے دل سے
ہو ورد زباں کلمہ ہر آن محمد کا

جب مدح و ثنا حق نے قرآن میں فرمائی
کیا منہ ہے جو واصف ہو انسان محمد کا

تقدیر جمیلؔ اپنی شاہوں سے رہے بڑھکر
سگ اپنا بنائے گر دربان محمد کا

شاہا دو جہاں میں ہے شہرہ تری رحمت کا
ہر ذرہ ثنا خواں ہے مولیٰ تری رفعت کا

کچھ صرف غلاموں کی تخصیص نہیں اس میں
کفار نے بھی پایا صدقہ تری رحمت کا

ہم بھول گئے تجھکو تو نے نہ کبھی چھوڑا
کس منہ سے کریں پھر ہم دعوی تری چاہت کا

خود امتی بننے کی مالک سے تمنا کی
موسیٰ نے سنا جس دم رتبہ تری امت کا

مخلوق الٰہی ہے شیدا تو تعجب کیا
جب خود ترا خالق ہی پیارا تری صورت کا

اس سر کی سرافرازی عالم سے بیاں کیا ہو
جس سر پہ رکھا حق نے تاج اپنی نیابت کا

دربار عدالت میں ہوتا جو نہ تو حامی
غرقاب ہی ہو جاتا بیڑا تری امت کا

ہم تیرے سوا کس سے فریاد کریں اپنی
ذمہ تو لیا تو نے امت کی حمایت کا

پڑتی ہی نظر سب کی آقا ترے دامن پر
اٹھنا ہے تری جانب ساری ہی خلقت کا

Marfat.com

میدان قیامت میں جتنے بھی کھڑے ہونگے
ہو نہ حشر میں دیکھیں گے پیاری تری امت کا

اللہ تعالیٰ کو اس بزم قیامت میں
منظور دکھانا ہے سب کو تری عزت کا

کیا غم ہے غلاموں کو گھبراتے ہیں کیوں عاصی
سردار مدینہ جب دولھا ہے شفاعت کا

فہرست کھلی جبدم جنت میں پہنچنے کی
پہلے ہی نکل آیا نمبر تری امت کا

اک آن میں دھو دینا عصیاں کے سیہ نامے
ادنیٰ سا کرشمہ ہے اس چشم عنایت کا

صدیق و عمر دونوں بھیجیں گے غلاموں کو
جس وقت کھلیگا دروازہ تری جنت کا

یہ حکم ملک ہو گا مالک سے کہ اے مالک
باقی نہ رہے کوئی محبوب کی امت کا

سب اہل معاصی کے جب وزن ہوئے عصیاں
ان سب پہ ہوا بھاری پلہ تری رحمت کا

ہے ناز فقط ہمکو آقا کی شفاعت پر
توشہ تو نہیں کچھ بھی پاس اپنے عبادت کا

دربار عدالت میں اللہ سے کہدوں گا
دیدے تو صلہ مجھکو محبوب کی مدحت کا

دونوں ہوں بہم یکجا کعبہ بھی مدینہ بھی
گر کعبۂ دل میں ہو نقشہ تری تربت کا

پھر قلب میں ہندو نکے اک زلزلہ پیدا ہو
گر ذکر سنائیں ہم شاہا تری شوکت کا

زنار وصنم توڑے ایمانکے دیے توڑے
اعلان کیا تم نے جس وقت رسالت کا

سورج تو پلٹ آیا اور چاند بنائے دو
صرف ایک اشارہ تھا انگشت شہادت کا

فرزندوں کو جابر کے اک آن میں جاں بخشی
قدرت تو دکھائی تھی اور نام تھا دعوت کا

بندوں کو دیا سب کچھ فاقوں پہ گزاری خود
وہ طور سخاوت کا یہ حال قناعت کا

اعدا نے تو ایذا دی مولےٰ نے دعا یوں کی
دکھلادے انھیں یارب رستہ تو ہدایت کا

جب قبر میں دیکھوں گا کہدونگا یہ آقا سے
یاں کھینچکے لایا ہے ارمان زیارت کا

بوجہل کو شان انکی کس طرح نظر آتی
کذاب کی آنکھوں پر پردہ تھا ضلالت کا

اسی کی زباں پر تو ہے ذکر نبی ہر دم
نجدی کا وظیفہ ہے یہ شرک یہ بدعت کا

کیوں ناز جمیلؔ اپنی قسمت پہ نہ ہو مجھکو
اس نور کا بندہ ہوں مظہر ہے جو وحدت کا

غیر ممکن ہے ثنائے مصطفےٰ
خود ہی واصف ہے خدائے مصطفےٰ

دل میں دے یارب ولائے مصطفےٰ
اور سینہ میں سماجائے مصطفےٰ

تیرے پیارے کا میں دیوانہ ہوں
یہ دعا ہے اے خدائے مصطفےٰ

Marfat.com

مصطفےٰ ہیں ساری خلقت کیلیے ساری خلقت ہی برائے مصطفےٰ
ڈھونڈھتے ہیں سب رضا اللہ کی چاہتا ہے حق رضائے مصطفےٰ
کیا نسیم خلد خوش آئے اسے جس کے سر میں ہو ہوائے مصطفےٰ
رزق کیا ہر چیز کے قاسم ہیں وہ دین رب کی ہے عطائے مصطفےٰ
رہ گئے سدرہ پہ جبرائیل امیں عرش سے بھی پار جائے مصطفےٰ
دشت طیبہ میں بہار خلد ہے جان جنت ہے سرائے مصطفےٰ
منتظر ہیں جنتیں اُس کے لیے ورد ہے جس کا ثنائے مصطفےٰ
میری امت میری امت بخشدے ہے یہی ہر دم دعائے مصطفےٰ
روز محشر اُن کے بندوں کے لیے راہبر ہوگی ضیائے مصطفےٰ
حکم حق ہوگا کہ جائے سب سے قبل خلد میں ہر ہر گدائے مصطفےٰ
پل سے گزریں انکے بندے بے خطر رَبِّ سَلِّمْ ہے صدائے مصطفےٰ
یوں پکاریگا منادی حشر میں عاصیو مژدہ وہ آئے مصطفےٰ
اپنی امت کو چھڑانے کے لیے حشر میں تشریف لائے مصطفےٰ
جانکنی کے وقت از راہِ کرم چہرۂ انور دکھائے مصطفےٰ
پوچھتے کیا ہو فرشتو قبر میں بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
قبر و محشر کا یہی ہے اک جواب بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
مہر محشر مجھ پہ ہو جائے گا سرد بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
کیوں ڈرائیگی مجھے نارِ جحیم بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
دو قدم میں ہوگی طے راہ صراط بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
زہد و طاعت کچھ نہیں ہے میرے پاس بندۂ حق ہوں گدائے مصطفےٰ
روز محشر دھوپ میں ہونگے عدو ہم گدا زیرِ لوائے مصطفےٰ
چاہتا ہوں دل سے احمد کی رضا مجھ سے راضی ہو رضائے مصطفےٰ

ہے تمنائے جمیل قادری
سر ہو میرا اور پائے مصطفےٰ

نام لیوا ترا کوچہ سے ترے شاد آیا کب ترے در سے کوئی لوٹ کے ناشاد آیا

Marfat.com

لے گیا دل کی مرادوں سے وہ بھر کر دامن
جو ترے روضہ پہ کرتا ہوا فریاد آیا

تیرے روضے کو نہ کیوں قبلۂ حاجات کہوں
لوٹ کر شاد گیا جو کوئی ناشاد آیا

نام نے تیرے ہر اک غم سے بچایا ہم کو
رنج سب بھول گئے تو ہمیں جب یاد آیا

جب غلاموں نے مصیبت میں تجھے یاد کیا
آن کی آن میں تو بر سر امداد آیا

تجھ پہ قربان میں اے آئینۂ ذات خدا
اک نظر دیکھ لیا تجھکو خدا یاد آیا

کب وہ دن ہوگا الٰہی کہ یہ احباب کہیں
اے **جمیل رضوی** دیکھ تو بغداد آیا

سلطانِ جہاں محبوبِ خدا تری شان و شوکت کیا کہنا
ہر شئے پہ لکھا ہے نام ترا ترے ذکر کی رفعت کیا کہنا
ہے سر پہ تاج نبوت کا جوڑا ہے تن پہ کرامت کا
سہرا ہے جبیں پہ شفاعت کا امت پہ ہے رحمت کیا کہنا
اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرْ فرمائے ترے حق میں داور
وحدت کا کیا تجھکو مظہر اور دی ہے کثرت کیا کہنا
معراج ہوئی تا عرش گئے حق تم سے ملا تم حق سے ملے
سب راز فاوحیٰ دل پہ کھلے یہ عزت و حشمت کیا کہنا
حوروں نے سبحان اللہ غلماں نے پکارا صلی اللہ
اور قدسی بولے الا اللہ ہے عرش پہ دعوت کیا کہنا
قرآن کلام باری ہے اور تیری زباں سے جاری ہے
کیا تری فصاحت پیاری ہے اور تیری بلاغت کیا کہنا
باتوں سے ٹپکتی لذت ہے آنکھوں سے برستی رحمت ہے
خطبے سے چمکتی ہیبت ہے اے شاہ رسالت کیا کہنا
سب مثل ہتھیلی پیش نظر ہر غیب عیاں ہے سینے پر
یہ نور نظر یہ چشم بصر یہ علم و حکمت کیا کہنا
ہو حسن نبی کی کیسے صفت جسکی ہے خدا کو بھی چاہت
والشمس چمک طٰہٰ رنگت پھر اس میں ملاحت کیا کہنا

ہر ذرہ ترا دیوانہ ہے، ہر دل میں ترا کاشانہ ہے
ہر شمع تری پروانہ ہے اے شمع ہدایت کیا کہنا

صدیق و عمر عثمان و علی اور ان کے سوا اصحاب نبی
قربان رہے آقا پہ سبھی کی خوب رفاقت کیا کہنا

صدیق ہیں جان صداقت کی فاروق ہیں شان عدالت کی
عثمان ہیں کان مروت کی حیدر کی ولایت کیا کہنا

دو پھول نبوی گلشن کے اک سبز ہوئے اک سرخ ہوئے
بغداد و عرب جن سے مہکے ان پھولوں کی نکہت کیا کہنا

گیسوئے کرم کھلجائیں اگر رحمت کی گھٹا برسے جھکر
پیاسے یہ کہیں خوش ہو ہوکر اے ابر رحمت کیا کہنا

آنکھوں سے کیا دریا جاری اور لب پہ دعا پیاری پیاری
رو رو کے گزاری شب ساری اے حامی امت کیا کہنا

عالم کی بھری ہر دم جھولی خود کھائیں تو بس جو کی روٹی
وہ شان عطا و سخاوت کی یہ زہد و قناعت کیا کہنا

شہرت ہے جمیل اتنی تیری یہ سب ہی کرامت مرشد کی
کہتے ہیں تجھے مداح نبی سب اہلسنت کیا کہنا

وہ ماہ عرب آج کعبہ میں چمکا — جو مالک ہے سارے عرب و عجم کا
نہ ہوتا اگر وہ تو کچھ بھی نہ ہوتا — یہ جلوہ ہے عالم میں سب اسکے دم کا
ہوا اس طرف رحمت حق کا دورہ — جدھر ہو گیا ایک پھیرا کرم کا
میں اس عدل و انصاف و رحمت کے قرباں — مٹا نام عالم سے ظلم و ستم کا
کیا سارے عالم کو سرشار وحدت — اٹھا دور دنیا سے کفر و صنم کا
ملی ہم کو اسلام و ایماں کی دولت — یہ ہے فیض سب تیرے جود و نعم کا
ہے کافی ہمارے لیے دو جہاں میں — اشارہ فقط تیری چشم کرم کا
عرب والے آقا کی ذی جاہ وہاں — اسی دم ہوا رنگ فق ہر الم کا
یہاں پر لحد میں قیامت میں پل پر — سہارا ہے بس اک شفیع الامم کا

Marfat.com

عرب کے قمر مجھکو صورت دکھادو
میں دنیا میں مہمان ہوں کوئی دم کا

خدا نے انھیں لامکاں میں بلایا
بیاں کس سے ہو ایسے جاہ و حشم کا

جو رضواں مدینے کو دیکھیں تو کہدیں
کہ نقشہ ہے بالکل یہ باغ ارم کا

ترے علم و سمع و بصیرت کا منکر
وہابی ہے کمبخت اندھا جہنم کا

کہے شرک جسکو اسی میں ہو شامل
ادھر ہی ہے کیا ٹھیک تیرے دھرم کا

جمیل اپنے آقا کا مدحت سرا ہے
کرم ہے رضا کی نگاہ کرم کا

کرتے ہیں جن و بشر ہر وقت چرچا غوث کا
بج رہا ہے چار سو عالم میں ڈنکا غوث کا

نار دوزخ سے بچائیگا سہارا غوث کا
لے چلے گا خلد میں ادنیٰ اشارہ غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں مدد فرمائیں گے
ہو چکا ہے عہد پہلے ہی ہمارا غوث کا

خالق کون و مکاں نے پہلے ہی روز ازل
لکھدیا ہے میری پیشانی پہ بندہ غوث کا

کیا عجب بے پوچھے مجھکو چھوڑ دیں منکر نکیر
دیکھکر میرے کفن پر نام لکھا غوث کا

نزع میں مرقد میں محشر میں کہیں بھی یا خدا
ہاتھ سے چھوٹے نہ داماں معلےٰ غوث کا

ہاں ذرا ٹھہرو فرشتو پھر جو چاہو پوچھنا
کر تو لینے دو مجھے پہلے نظارہ غوث کا

سب خس و خاشاک عصیاں آن میں بہ جائیگا
جوش پر آجائیگا جس وقت دریا غوث کا

جھولیاں پھیلاؤ دوڑو بھیک لو دامن بھرو
بٹ رہا ہے آستاں پر عام باڑا غوث کا

آنکھیں ملنے کیلیے ہاتھ آئے جو چوکھٹ غوث کی
سر رگڑنے کے لیے ملجائے روضہ غوث کا

سجدہ گاہِ جن و انساں آپکا نقش قدم
تاج والوں کیلیے ہے تاج تلوا غوث کا

روشنی شمع سے کیا کام اندھی آنکھ کو
مومنوں کے چشم دل میں ہے اجالا غوث کا

سلطنت شاہ مدینہ نے عطا فرمائی ہے
رائج اقلیم ولایت میں ہے سکہ غوث کا

جلتے ہیں دشمن خدا کے انکے ذکر و فکر سے
ورد سب اللہ والے کرتے ہیں یا غوث کا

کر رہے ہیں اشقیا کوشش گھٹانے کی مگر
روز افزوں ہو رہا ہے بول بالا غوث کا

نقشہ شاہ مدینہ صاف آتا ہے نظر
جب تصور میں جماتے ہیں سراپا غوث کا

صدقے اس بندہ نوازی کے فدا اس دین کے
ہم سے کتنے پل رہے ہیں کھا کے ٹکڑا غوث کا

حشر میں اٹھا ہوا ہے روئے انور سے نقاب
عاشقو دل کھول کر لو نظارہ غوث کا

Marfat.com

عمر بھر رکھنا جمیلؔ قادری وردِ زباں
نام حق کا اور حبیبِ کبریا کا غوث کا

غوث کو کیونکر نہ آئے پیار تم پر اے جمیلؔ
ہے رضا مرشد تمہارا جبکہ پیارا غوث کا

خدا کے فضل سے ہم پر ہے سایہ غوث اعظم کا
ہمیں دونوں جہاں میں ہے سہارا غوث اعظم کا

بلیات و غم و افکار کیونکر گھیر سکتے ہیں
سروں پر نام لیوؤں کے ہے پنجہ غوث اعظم کا

مریدی لا تخف کہکر تسلی دی غلاموں کو
قیامت تک رہے بے خوف بندہ غوث اعظم کا

جو اپنے کو کہے میرا مریدوں میں وہ داخل ہے
یہ فرمایا ہوا ہے میرے آقا غوث اعظم کا

سجل انکو دیا وہ رب نے جسمیں صاف لکھا ہے
کہ جائے خلد میں ہر نام لیوا غوث اعظم کا

ہماری لاج کس کے ہاتھ ہے بغداد والے کے
مصیبت ٹال دینا کام کس کا غوث اعظم کا

جہاز تاجراں گرداب سے فوراً نکل آیا
وظیفہ جب انھوں نے پڑھ لیا یا غوث اعظم کا

گئے اک وقت میں ستر مریدوں کے یہاں آقا
سمجھ میں آ نہیں سکتا معمّا غوث اعظم کا

شفا پاتے ہیں صدہا جاں بلب امراض مہلک سے
عجب دار الشفا ہے آستانہ غوث اعظم کا

نہ کیونکر اولیا اس آستانے کے بنیں منگتا
کہ اقلیم ولایت پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

بلا کر کافروں کو دیتے ہیں ابدال کا رتبہ
ہمیشہ جوش پر رہتا ہے دریا غوث اعظم کا

بِلَادُ اللہِ مُلکِی تَحتَ حُکمِی سے یہ ظاہر ہے
کہ عالم میں ہر اک شے پر ہے قبضہ غوث اعظم کا

وَ وَلَّانِی عَلَی الاَقطَابِ جَمعاً صاف کہتا ہے
کہ ہر اک قطب ہے عالم میں چیلا غوث اعظم کا

فَحُکمِی نَافِذٌ فِی کُلِّ حَالٍ سے ہوا ظاہر
تصرف انس و جن سب پر ہے آقا غوث اعظم کا

سلاطین جہاں کیونکر نہ انکے رعب سے کانپیں
نہ لایا شیر کو خطرے میں کتا غوث اعظم کا

ہوئی اک دیو سے لڑکی رہا اس نام لیوا کی
پڑھا جنگل میں جب اسنے وظیفہ غوث اعظم کا

ہوا مو قوف فوراً ہی برسنا اہل مجلس پر
جو چاہا ابر باراں نے اشارہ غوث اعظم کا

نیا سفینہ بتا دن سال نو جو وقت آتا ہے
ہر اک پہلے بجا لاتا ہے مجرا غوث اعظم کا

جو حق چاہے وہ یہ چاہیں جو یہ چاہیں وہ حق چاہے
تو مٹ سکتا ہے پھر کسطرح چاہا غوث اعظم کا

فقیہوں کے دلوں سے دھو دیا انکے سوالوں کو
دلوں پر ہے بنی آدم کے قبضہ غوث اعظم کا

وہ کہکر قُم بِاِذنِ اللہ جلا دیتے ہیں مردوں کو
بہت مشہور ہے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

جلایا استخوانِ مرغ کو دست کرم رکھکر
بیاں کیا ہو سکے احیائے موتیٰ غوث اعظم کا

Marfat.com

اِلَیَّ یَا مُبَارَکْ آتی تھی آواز خلوت میں
فرشتے مدرسے تک ساتھ پہنچا نیکو جاتے تھے
سفر سے واپسی میں دہن اقدس کو کیا زندہ
جو فرمایا کہ دوش اولیا پہ ہے قدم میرا
دم فرماں خراسانیں معین الدین چشتی نے
زکیو نکر سلطنت دونوں جہانکی انکو حاصل ہو
لعاب اپنا چٹایا احمد مختار نے اُن کو
رسول اللہ نے خلعت پہنایا بر سر مجلس
محرر چار سو مجلس میں حاضر ہو کے لکھتے تھے
اگرچہ مرغ سب کے بول کر خاموش ہوتے ہیں
کھلے ہفتاد در اک آن میں علم لدنی کے
ہمارا ظاہر و باطن کچ اُن کے آگے آئینہ
پڑھی لاحول اور شیطاں کے دھوکے کو کیا غارت
قصیدے میں جناب غوث کے دیکھو نظرت کو
رہے پابند احکام شریعت ابتدا ہی سے
ہے جب عرش الٰہی پہلی منزل اُنکے زینہ کی
محمد کا رسولوں میں ہے جیسے مرتبہ اعلیٰ
عطا کی ہے بلندی حق نے اہل اللہ کے جھنڈونکو
اسی باعث سے ہیں قبروں میں بھی اولیا زندہ
مری جانکندنی کا وقت راحت سے بدلجائے
رہائی ملگئی اسکو عذاب قبر و محشر سے
یہ سنتے ہیں نکیرین اُسپہ کچھ سختی نہیں کرتے
عزیز و کر چکو تیار جب میرے جنازے کو
لحد میں جب فرشتے مجھ سے پوچھیں گے تو کہدونگا
ندا دیگا منادی حشر میں یوں قادریوں کو

یہیں سے جان لے منکر تو رتبہ غوث اعظم کا
یہ دربار الٰہی میں ہے رتبہ غوث اعظم کا
محی الدین ہوا یوں نام والا غوث اعظم کا
لیا سر کو جھکا کر سب نے تلوا غوث اعظم کا
جھکا کر سر لیا آنکھوں پہ تلوا غوث اعظم کا
سروں پر اپنے لیتے ہیں جو تلوا غوث اعظم کا
تو پھر کیسے نہ ہوتا بول بالا غوث اعظم کا
بجے کیوں کر نہ پھر عالم میں ڈنکا غوث اعظم کا
ہوا کرتا تھا جو ارشاد والا غوث اعظم کا
مگر ہاں مرغ بولیگا ہمیشہ غوث اعظم کا
خزینہ بنگیا علموں کا سینہ غوث اعظم کا
کسی شئے سے نہیں عالم میں پردہ غوث اعظم کا
علوم و فضل سے وہ نور چمکا غوث اعظم کا
تو سوجھے دور کی ظاہر ہو رتبہ غوث اعظم کا
نہ چھوٹا شیر خواری میں بھی روزہ غوث اعظم کا
تو پھر کسکی سمجھ میں آئے رتبہ غوث اعظم کا
ہے افضل اولیا میں یوں ہی رتبہ غوث اعظم کا
مگر سب سے کیا اونچا پھریرا غوث اعظم کا
حیات دائمی پاتا ہے کشتہ غوث اعظم کا
سر بالیں اگر ہو جائے پھیرا غوث اعظم کا
یہاں پر ملگیا جسکو وسیلہ غوث اعظم کا
لکھا ہوتا ہے جسکے دل پہ طغرا غوث اعظم کا
تو لکھدینا کفن پر نام والا غوث اعظم کا
طریقہ قادری ہوں نام لیوا غوث اعظم کا
کدھر ہیں قادری کرلیں نظارہ غوث اعظم کا

چلا جائے بلا خوف و خطر فردوسِ اعلیٰ میں	فقط اک شرط ہی ہو نام لیوا غوث اعظم کا
فرشتو روکتے ہو کیوں مجھے جنت میں جانے سے	یہ دیکھو ہاتھ میں دامن ہے کسکا غوث اعظم کا
جنابِ غوث دولہا اور براتی اولیا ہونگے	مزہ دکھلائیگا محشر میں سہرا غوث اعظم کا
یہ کیسی روشنی پھیلی ہے میدانِ قیامت میں	نقاب اٹھا ہوا ہے آج کسکا غوث اعظم کا
یہ محشر میں کھلے ہیں گیسوئے عنبر فشاں کسکے	برستا ہے کرم کا کسکے جھالا غوث اعظم کا
یہ قیدی چھٹ رہے ہیں اس لیے میدانِ محشر میں	خدا خود بانٹتا ہے آج صدقہ غوث اعظم کا
گزاری کھیل میں کل اب ہوئی اعمال کی پرسش	مگر کام آگیا اسدم وسیلہ غوث اعظم کا
کبھی قدمو پہ لوٹونگا کبھی دامن پہ مچلوں گا	بتا دوں گا کہ یوں چھٹتا ہے بندہ غوث اعظم کا
ٹھکانا اُس کے نیچے یا خدا مل جائے ہم کو بھی	کھڑا ہو حشر میں جسوقت جھنڈا غوث اعظم کا
خداوندا دعا مقبول کر ہم روسیاہوں کی	گناہوں کو ہمارے بخش صدقہ غوث اعظم کا
مری پھوٹی ہوئی تقدیر کی قسمت چمک جائے	بنائے مجھکو سگ اپنا جو کتا غوث اعظم کا
لحد میں بھی کھلی ہیں اس لیے عشاق کی آنکھیں	کہ ہو جائے نہیں شاید نظارہ غوث اعظم کا
صدائے صور سنکر قبر سے اٹھتے ہی پوچھوں گا	کہ بتلاؤ کدھر ہے آستانہ غوث اعظم کا
کچھ اک ہم ہی نہیں ہیں آستانِ پاک کے کتے	زمانہ پل رہا ہے کھا کے ٹکڑا غوث اعظم کا
نبی ﷺ نورِ الٰہی اور یہ نورِ مصطفائی ہیں	تو پھر نوری نہ ہو کیونکر گھرانا غوث اعظم کا
نبی ﷺ کے نور کو گر دیکھنا چاہے انھیں دیکھے	سراپا نورِ احمد ﷺ ہے سراپا غوث اعظم کا
رسول اللہ کا دشمن ہے غوث پاک کا دشمن	رسول اللہ ﷺ کا پیارا ہے پیارا غوث اعظم کا
مخالف کیا کرے میرا کہ ہے بیحد کرم مجھ پر	خدا کا رحمۃ للعلمین ﷺ اُسکا غوث اعظم کا

جمیل قادری سو جاں سے ہو قربان مرشد پر
بنایا جس نے تجھ جیسے کو بندہ غوث اعظم کا

مناجات در بارگاہ مرجع انام

درد اپنا دے اس قدر یارب	نہ پڑے چین عمر بھر یارب
میری آنکھوں کو دے وہ بینائی	تو ہی آئے مجھے نظر یارب
ورد میرا ہو تیرا کلمہ پاک	جبکہ دنیا سے سفر یارب

شجرِ نعت دل میں بویا ہے — جلد اس میں لگا ثمر یارب
تیرے محبوب کا میں واصف ہوں — نہ زباں میں مری اثر یارب
بطفیلِ رسول ہر دوسرا — ساتھ میرے رہے ظفر یارب
تیری رحمت جو میرے ساتھ رہے — مجھکو کسکا ہو پھر خطر یارب
ایسا مجھکو گما دے الفت میں — ق — نہ رہے اپنی کچھ خبر یارب
دیکھنے کے لیے مجھے ترسے — عمر بھر میری چشم تر یارب
جان نکلے تو اس طرح نکلے — تیرے در پر ہو میرا سر یارب
قبر میں اور جانکنی کے وقت — ق — جب ہو حالت مری دگر یارب
سختیوں سے مجھے بچا لینا — رکھنا رحمت کی تو نظر یارب
ایسی دے میرے دلکو اپنی تلاش — مجھکو ملجائے تیرا گھر یارب
آستانے کا اپنے رکھ منگتا — نہ پھرا مجھکو دربدر یارب
میں نے پھیلایا دامن مقصود — بھر دے رحمت کے تو گہر یارب
دل ویراں کو نور سے بھر دے — کہ ہو آباد یہ کھنڈر یارب
عرش اس کو کہوں کہ بیت اللہ — میرے دل میں ہے تیرا گھر یارب
نام کو تیرے رٹتے رٹتے روز — شام سے میں کروں سحر یارب
میرے سینے کو اپنی الفت سے — بطفیل حبیب بھر یارب
ذرہ ذرہ سے آشکارا ہے — گو کسی جا نہیں مگر یارب
تیرا جلوہ کہاں نہیں موجود — سب کے دل میں ہے تیرا گھر یارب
نحن اقرب سے کھل گیا تو ہے — رگ جاں سے قریب تر یارب
تیری تحمید کرتے ہیں ہر دم — مور و مار و شجر حجر یارب
کرتے ہیں صبح و شام تیل و نہار — تیری تسبیح خشک و تر یارب
میرے جرم و قصور پر تو نہ جا — اپنی رحمت پہ کر نظر یارب
نہ ٹھکانا مرا لگے گا کہیں — تو نے چھوڑا مجھے اگر یارب
اپنے محبوب کا مجھے واصف — رکھ تو رحمت سے عمر بھر یارب
اڑ کے پہنچوں میں شہر طیبہ میں — میرے لگ جائیں ایسے پر یارب

یوں اٹھوں قبر سے درخشاں رو — جیسے نکلا کوئی قمر یارب
میرے پیارے ترے حبیب جنھیں — ق — تو نے بلوایا عرش پہ یارب
اُنکا اور اُنکی آل کا صدقہ — خاتمہ تو بخیر کر یارب
میری اولاد اور مری بہنیں — ق — اور مرے مادر و پدر یارب
جملہ احباب اور سب اہل سنن — کل پہ رحمت کی رکھ نظر یارب
دشمنوں پر طفیل غوث وری — میرے مرشد کو دے ظفر یارب
میرے استاد تھے حسنؔ مرحوم — نور سے ان کی قبر بھر یارب
اتحاد ایسا سنیوں میں دے — کہ رہیں شیر اور شکر یارب
ذکر محبوب کی یہ محفل ہے — اس میں حاضر ہیں جو بشر یارب
مرد و عورت گدا غریب و امیر — سب کی پوری مرادیں کر یارب
نیک کاموں کی انکو دے توفیق — کر عطا سب کو زور و زر یارب
جنہیں کم رزق مفلس و محتاج — رزق دے انکو پیٹ بھر یارب
لا ولد کی مراد پوری کر — نیک بیٹوں سے گود بھر یارب
بانی مجلس سب ارکان — رہے ٹھنڈا دل و جگر یارب
جو کہ جلتے ہیں ذکر مولد سے — کر عطا اُن کو تو سقر یارب
نیچری و وہابی و رافض — قہر کی اُن پہ کر نظر یارب
اور جتنے ہیں دشمن اسلام — جلد دوزخ میں انکو بھر یارب
مسخ کر دے کہ اُن کی ہو جائے — صورت و صوت مثل خر یارب
دے یہ توفیق تیرے اعدا سے — اہلسنت کریں حذر یارب
زیر ہر دم رہیں ترے دشمن — دین تیرا رہے زبر یارب

قادری ہے جمیل اے غفار
سب گنہ اُس کے عفو کر یارب

چودھویں کا چاند ہے روئے حبیب — اور ہلال عید ابروئے حبیب
جان کو قربان کروں مثل چکور — خواب میں دیکھوں اگر روئے حبیب
عرض کرنا بیکلی میری صبا — ہو گزر تیرا اگر سوئے حبیب

Marfat.com

زاہدو ہے فکر تم کو خلد کی
ہم کو پہنچائے خدا کوئے حبیب

جو فنا ہیں عشق مولیٰ میں انھیں
آتی ہے طیبہ سے خوشبوئے حبیب

وہ مدینے سے اٹھی کالی گھٹا
وہ کھلے پر نور گیسوئے حبیب

بار بار آتے تھے جبریل امیں
اس قدر مرغوب تھا کوئے حبیب

عشق میں پاس شریعت ہو ضرور
عاشقو یہ ہے ترازوئے حبیب

دشمنوں کو ظلم کے بدلے دعا
میں ترے قربان اے خوئے حبیب

اس کو شیروں پر شرف حاصل ہوا
جو بنا ادنیٰ سگِ کوئے حبیب

ڈھونڈھتے ہیں سب رضامندی حق
حق تعالیٰ ہے رضاجوئے حبیب

سب نظر رکھتے ہیں خالق کی طرف
اور خالق کی نظر سوئے حبیب

حضرت خالد کا ہے یہ تجربہ
جنگ میں کام آتے ہیں موئے حبیب

اپنے اوپر بار عالم کا لیا
مرحبا اے زور بازوئے حبیب

اے جمیل قادری ہشیار رہو
موت ہے نزدیک چل سوئے حبیب

عاشقو ورد کرو صل علیٰ آج کی رات
میں پڑھوں شاہ کی کچھ مدح و ثنا آجکی رات

زیب دنیا ہوئے وہ شاہ ہدیٰ آجکی رات
دونوں عالم میں ہے یہ شور بپا آجکی رات

پھیلی عالم میں محمد کی ضیا آجکی رات
مہ و خورشید نے منہ ڈھانک لیا آجکی رات

مانگ لو مانگنا ہو جس کو دعا آجکی رات
وا در پاک اجابت کا ہوا آجکی رات

نار فارس کی بجھی نور الٰہی چمکا
قاطع شرک ہوا جلوہ نما آجکی رات

خشک ساوا ہے ساوا میں ہی دریا جاری
نو زمانہ کا ہوا رنگ نیا آجکی رات

اس لیے نصب کیا سبز علم کعبے پر
ہفت اقلیم کا مالک وہ ہوا آجکی رات

اہل توحید نے تکبیر کا وہ شور اٹھا
کہ صنم خانوں میں کہرام مچا آجکی رات

زلزلہ آگیا شق ہو گیا قصر کسریٰ
ٹوٹ کر کنگروں کا ڈھیر ہوا آجکی رات

شمع توحید سے روشن ہوا سارا عالم
کفر کفار کا کافور ہوا آجکی رات

سرنگوں ہو گئے بت روئے زمیں کے سارے
کعبۂ پاک بھی سجدے میں جھکا آجکی رات

سر افلاک خمیدہ ہے فلک کے آگے
ٹوٹے پڑتے ہیں ستارے ز سما آجکی رات

Marfat.com

آسماں ہوتا ہے قرباں یہ زمیں سے کہکر
کی خدا نے تجھے دولت یہ عطا آجکی رات

جا نور دیتے ہیں آپس میں مبارکبادی
اور شیاطین میں ہے فریاد و بکا آجکی رات

گل وہ پھولا ہے مہک جائینگے دونوں عالم
کہتی گلشن میں ہے یہ باد صبا آجکی رات

خلق پر برسیں گے اب خوب کرم کے جھالے
جھوم کر کعبے سے ہے ابر اُٹھا آجکی رات

آرہے ہیں در اقدس پہ مرادیں لینے
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا آجکی رات

کسی بیکس کی زباں پر یہ صدا ہے پیہم
اس طرف کو بھی نظر بہر خدا آجکی رات

اپنے محبوب کی اللہ نے امت میں کیا
سینبول کے کرد شکر خدا آجکی رات

اے جمیل رضوی وصف نبی کر اتنا
کہ رضا مند ہو احمد کی رضا آجکی رات

مبارک عرض

کروں کیا حال دل اظہار یا غوث
کہ تم ہو عالم الاسرار یا غوث

نکالو بحر غم سے میری کشتی
ہے حائل بیچ میں منجدھار یا غوث

سوا تیرے کہوں کس سے غم اپنا
نہیں میرا کوئی غمخوار یا غوث

مدد کا وقت ہے امداد کیجئے
مری حالت ہوئی ہے زار یا غوث

دل تاریک پر فرمادے صیقل
مرا سینہ ہو پر انوار یا غوث

عطا کر صحت کامل اسے بھی
یہ بندہ ہے ترا بیمار یا غوث

بلا بغداد میں للہ آقا
دکھا اپنا مجھے دربار یا غوث

اشارے سے تری رحمت کے بنجائے
یہ اُجڑا بن مرا گلزار یا غوث

مری آنکھوں کو میرے دل کے اندر
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

نہ گھبرائے دل شب تار لحد سے
نظر آئیں ترے انوار یا غوث

کھلے جب خواب مرقد سے مری آنکھ
مجھے ہو آپکا دیدار یا غوث

تمہارے روئے روشن کو کہوں کیا
قمر یا مطلع انوار یا غوث

رہ وصل ہوئی اک آن میں طے
کرامت آپ کی رفتار یا غوث

مدد فرمائیے یا غوث اعظم
مرا کوئی نہیں ہے یار یا غوث

مدد کا وقت ہے سرکار آؤ ۔ کیا غم نے مجھے لاچار یا غوث
نکالا سیکڑوں ڈوبے ہوؤں کو ۔ مرے بیڑے کو کر دو پار یا غوث
بڑھا کر ہاتھ اک ٹکڑا اٹھا دو ۔ کہ یہ بندہ بھی ہے حقدار یا غوث
اَغِثْنِیْ یَا حَبِیْبِیْ غَوْثَ الْاَعْظَمْ ۔ ہوا ہے غم گلے کا ہار یا غوث
کہاں تک میں پھروں بیکار شاہا ۔ مجھے کر دیجیے باکار یا غوث
پڑا سوتا ہے میرا بخت خفتہ ۔ ذرا کر دیجیے بیدار یا غوث
مئے عرفاں کا اک ساغر پلا کر ۔ مجھے کر دیجیے ہشیار یا غوث
خودی ایسی مٹا دل سے کہ مل جائیں ۔ خدا اور احمد مختار یا غوث
مجھے ایسی عطا کر یاد اپنی ۔ نہ بھولوں میں تجھے زنہار یا غوث
فنا کر یوں کہ بس سوتے میں دیکھوں ۔ ترا دربار پر انوار یا غوث
تمنا بلبل شیدا کی یہ ہے ۔ ملے بغداد کا گلزار یا غوث
مجھے دنیا میں جنت ہو جو ملجائے ۔ تمہارا سایۂ دیوار یا غوث
کہاں جا کر کرے آنکھوں کو روشن ۔ تمہارا طالب دیدار یا غوث
ہوں میں بھی قادری یا عبد قادر ۔ نہ ہوں دونوں جہاں میں خوار یا غوث
رہے سرسبز میرا غنچۂ دل ۔ چبھے کوئی نہ غم کا خار یا غوث
پڑھیں تسبیح تیرے نام کی ہم ۔ رہے جبتک نفس کا تار یا غوث
رہوں ہر وقت سرگرم اطاعت ۔ مجھے ایسا بنا دیندار یا غوث
ترے اک قطرۂ رحمت سے دھل جائے ۔ گناہوں کا مرے طومار یا غوث
پکڑنا ہاتھ میرا دستگیرا ۔ عبور پل نہ ہو دشوار یا غوث
کرو سو مرتبہ اس کی مدد تم ۔ پکارے جو تمہیں اکبار یا غوث
کہے جاؤ مُرِیْدِیْ لَاتَخَفْ تم ۔ پکارے جاؤں میں ہر بار یا غوث
زہے قسمت قیامت تک رہے گا ۔ مریدوں پر تمہارا پیار یا غوث
تمامی اولیا کے تا قیامت ۔ تمہیں ہو قافلہ سالار یا غوث
کریں گے روز محشر ہم پہ سایہ ۔ تمہارے گیسوئے خمدار یا غوث
سفارش کیجیے محشر میں میری ۔ کہ مجھکو بخشدے غفار یا غوث

Marfat.com

مسلماں کیجیے ایسا خدارا ۔ کہ ٹوٹے نفس کا زنار یا غوث
اطبا کر سکیں جس کا نہ چارہ ۔ تو کھو دیتا ہے وہ آزار یا غوث
مریضوں کے لیے دار الشفا ہے ۔ ترا دربار پر انوار یا غوث
ہیں ملتی نامرادوں کو مرادیں ۔ ترا دربار ہے دُربار یا غوث
سلاطین زمانہ کیوں نہ مانگیں ۔ ترا دربار ہے دُربار یا غوث
اغثنی کہکے جو مانگا وہ پایا ۔ ترا دربار ہے دُربار یا غوث
رسول اللہ کا تو لاڈلا ہے ۔ علی کرتے ہیں تجھکو پیار یا غوث
قدم تیرا ہے دوش اولیا پر ۔ تجھے حق نے کیا سردار یا غوث
نبی کے معجزوں کا تو ہے مظہر ۔ بتاتے ہیں ترے آثار یا غوث
رسول اللہ نے سینے میں تیرے ۔ بھرے ہیں غیب کے اسرار یا غوث
علوم مصطفےٰ و مرتضےٰ کے ۔ تمھیں پر ہیں کھلے اسرار یا غوث
لقب ہے مجمع البحرین تیرا ۔ ہیں جاری تجھ سے سب انہار یا غوث
عراق اجمیر و مارہرہ بریلی ۔ نہیں کس جا ترے انوار یا غوث
دل مغموم سے میری بصد آہ ۔ نکلتی ہے صدا ہر بار یا غوث
مے میری تاک میں شیطان مردود ۔ مدد تیری رہے طیار یا غوث
تمھارے دشمنوں کے کاٹنے کو ۔ زباں میری بنے تلوار یا غوث
خدا کا خاص بندہ بن گیا وہ ۔ کیا جس نے ترا اقرار یا غوث
خدا بھی ہوگیا ناراض اُس سے ۔ تو جس سے ہوگیا بیزار یا غوث
بلا شک ہوگیا مقہور ایزد ۔ کیا جس نے ترا انکار یا غوث
ہوئی ذلت اُسے دونوں جہاں میں ۔ پڑی جس پر تری پھٹکار یا غوث
دوبارہ دین کو اب زندہ کیجیے ۔ ہوئی ہے یورش کفار یا غوث
رہیں منگتا ہمیشہ شاد و آباد ۔ اور اعدائے لعیں فی النار یا غوث

جمیل قادری کی لاج رکھنا
حضور واحد قہار یا غوث

Marfat.com

پردہ رخ انور سے جو اٹھا شب معراج
جنت کا ہوا رنگ دوبالا شب معراج

حوروں نے بھی گایا یہ ترانہ شب معراج
خالق نے محمد کو بلایا شب معراج

گیسو کھلے گھنگھور گھٹا اٹھی کہ ہم پر
باران کرم جھوم کے برسا شب معراج

اے رحمت عالم تری رحمت کے تصدق
ہر ایک نے پایا ترا صدقہ شب معراج

جس وقت چلی شاہِ مدینہ کی سواری
سجدے میں جھکا عرش معلّٰی شب معراج

خورشید و قمر ارض و سما عرش و ملائک
کس نے نہیں پایا ترا صدقہ شب معراج

وہ جوش تھا انوار کا افلاک کے اوپر
ملتا نہ تھا نظارہ کو رستہ شب معراج

مہمان بلانے کے لیے اپنے نبی کو
اللہ نے جبریل کو بھیجا شب معراج

یہ شان جلالت کہ نہایت ہی ادب سے
جبریل نے آقا کو جگایا شب معراج

جبریل بھی حیران ہوئے دیکھ کے رتبہ
سدرہ سے قدم جبکہ بڑھایا شب معراج

جبریل تھکے ہو گئے سرکار روانہ
منھ تکتا ہوا رہ گیا سدرہ شب معراج

ہمراہ سواری کے تھیں افواج ملائک
بنکر چلے اس شان سے دولھا شب معراج

یوں مسجد اقصیٰ میں نماز اُس نے پڑھائی
طالب سے ملیں پڑھکے دوگانا شب معراج

ہر ایک نبی بلکہ سب افلاک کے قدسی
پڑھتے تھے شہنشاہ کا خطبہ شب معراج

جان دو جہاں رفعت سرکار پہ قرباں
کہتا تھا یہ بڑھ بڑھ کے رفعنا شب معراج

مدت سے جو ارمان تھا وہ آج نکالا
حوروں نے کیا خوب نظارہ شب معراج

آراستہ ہو خلد مؤدب ہوں فرشتے
یوں ہاتف غیبی نے پکارا شب معراج

پیہم چلی آتی تھیں دعاؤں کی صدائیں
ہر رات نبی کی ہو خدایا شب معراج

ق
تھی راستہ بھر اُنپہ درودوں کی نچھاور
باندھا گیا تسلیم کا سہرا شب معراج

دولھا تھے محمد تو براتی تھے فرشتے
اس شان سے پہنچے مرے مولیٰ شب معراج

اللہ کی رحمت سے وہ مہکا گل وحدت
خوشبو سے بسا عالم بالا شب معراج

روشن ہوئے سب ارض و سما نور سے اسکے
جب ماہ عرب عرش پہ چمکا شب معراج

تھا چرخ چہارم پہ کوئی طور کے اوپر
سرکار گئے عرش سے بالا شب معراج

جب پہنچے مقام فتدلّٰی پہ محمد
خالق سے رہا کچھ بھی نہ پردہ شب معراج

اے صل علیٰ بزم تدلّٰی میں پہنچکر
اس ذات میں گم ہو گئے آقا شب معراج

Marfat.com

ممکن ہی نہیں عقلِ دو عالم کی رسائی
عرش و ملک و ارض و سما جنت و دوزخ
تفصیل سے کی سیر مگر اس پہ یہ طرہ
زنجیرِ درِ پاک کی ہلتی ہوئی پائی
اے ماہِ مدینہ تری تنویر کے قرباں
تو عاصیو وہ تم کو وہاں پر بھی نہ بھولے
اے مومنو مژدہ کہ وہ اللہ سے لائے
بھیجونگا میں امت کو تری خلد میں پہلے

ق

ایسا دیا اللہ نے رتبہ شبِ معراج
اُس شاہ نے ہر چیز کو دیکھا شبِ معراج
اک پل میں یہ طے ہو گیا رستہ شبِ معراج
اور گرم تھا وہ بسترِ اعلیٰ شبِ معراج
چمکا دیا امت کا نصیبہ شبِ معراج
کاٹا گیا عصیاں کا بیابا شبِ معراج
بخشائش امت کا قبالہ شبِ معراج
حق نے کیا محبوب سے وعدہ شبِ معراج

اس میں سے جمیل رضوی کو بھی عطا ہو
رحمت کا بٹا خاص جو حصہ شبِ معراج

ذکرِ حضورِ پاک ہے میرے لیے غذائے روح
قلب کا چین اسی سے ہے کہیے اسے دوائے روح
ایسا مجھے کرے خدا یادِ حضور میں فنا
ہر رگ و پے میں عشقِ شاہ میرے رہے بجائے روح
مدحتِ شاہِ دیں کا نور ہر رگ و پے میں ہے ضرور
قبر میں تھی جو تیرگی پھیل گئی ضیائے روح
طیبہ پہ ہے ادھر نظر جو رونکا اشتیاق ادھر
دیکھیے بعدِ انتقال کونسی سمت جائے روح
کر لو قبول یا نبی عرض جمیل قادری
جبکہ جدا ہو جسم سے طیبہ میں گھر بنائے روح

روشن ہے دو عالم میں مہِ روئے محمد
تاباں ہے ہر اک شئے میں رخِ پاک کا جلوہ
ظاہر یہ ہوا آیہ اللہ رمیٰ سے
جب نائب و محبوب خدا آپ ہی ٹھہرے
کعبے کی طرف کوئی نہ سر اپنا جھکاتا

کونین ہے عکسِ رخِ نیکوئے محمد
ہر گل سے چلی آتی ہی خوشبوئے محمد
ہے قوتِ حق طاقتِ بازوئے محمد
پھر کیوں نہ ہو ہر چیز پہ قابوئے محمد
جھکتا نہ اگر وہ سوئے ابروئے محمد

Marfat.com

مخلوق ہے جو پائے رضامندی خالق
اللہ تعالیٰ ہے رضا جوئے محمد

دیتی ہے دعاؤں سے تو ایذاؤں کا بدلہ
کیا خوب ہی عادت تری اے خوئے محمد

جب حشر میں کوئی بھی کریگا نہ سفارش
گھبرائے ہوئے آئینگے سب سوئے محمد

سب منتظر رحمت معبود ہیں لیکن
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

اُن پر نہ پڑیں کس لیے عالم کی نگاہیں
ہے داور محشر کی نظر سوئے محمد

برسے گی شفاعت کی بھرن امت شہ پر
جسوقت کھلے حشر میں گیسوئے محمد

مرجاؤں مدینے کے بیاباں میں الٰہی
ہو نعش مری اور سگ کوئے محمد

تاریکی مرقد سے جو گھبرائے دل زار
پر نور بنائیں اُسے گیسوئے محمد

جنت تو منائیگی چلو میری طرف کو
اور میں یہ کہونگا کہ نہیں سوئے محمد

تب جان میں جان آئے جمیل رضوی کے
سگ اپنا بنائیں جو سگ کوئے محمد

ہر شئے میں ہے نور رخ تابان محمد
ہر پھول میں خوشبوئے گلستان محمد

اللہ نے محبوب کو بے مثل بنایا
ممکن ہی نہیں ہو کوئی ہمشان محمد

مخلوق کو معلوم ہو کیا اُن کی حقیقت
رب عز وجل جانتا ہے شان محمد

آسکتا ہے کب ہم سے گنواروں کو ادب وہ
جیسا کہ ادب کرتے تھے یاران محمد

سینہ ہے وہی جس میں نبی کی ہو محبت
ہے آنکھ وہی جو کہ ہے جویان محمد

وہ دل ہی نہیں جو نہ جھکے سوئے مدینہ
وہ سر ہی نہیں جو نہ ہو قربان محمد

اعدا کی شقاوت کہ ہوئے آپ کے منکر
اور سنگ و شجر تابع فرمان محمد

محبوب خدا حاکم مخلوق الٰہی
مخلوق خدا تابع فرمان محمد

تفسیر نے لولاک لما کی یہ پکارا
وہ کون ہے جس پر نہیں احسان محمد

رہتا ہے فلک جس کے طوافوں میں شب و روز
واللہ وہ ہے گنبد ایوان محمد

عشاق سمجھتے ہیں اُسے گلشن جنت
کہتے ہیں جسے لوگ بیابان محمد

چلتا ہے جو زائر تو یہ کہتے ہیں فرشتے
دیکھو وہ چلا آتا ہے مہمان محمد

شیروں پہ شرف رکھتے ہیں دربار کے کتے
شاہوں سے بھی بڑھکر ہیں گدایان محمد

لاشہ مرا طیبہ کے بیاباں میں پڑا ہو
اور روح بنے بلبل بستان محمد

Marfat.com

کیا پوچھتے ہو مجھ سے نکیرین لحد میں
تو دیکھ تو دل چیر کے ارمان محمد

ٹکراؤں گا سر تختۂ مرقد سے لحد میں
یاد آئے گا جس وقت بیابان محمد

کیوں ان کے غلاموں کو ہو ڈر حشر و لحد کا
ہاتھوں میں ہیں تھامے ہوئے دامان محمد

قیدی کو چھڑا دیتا ہے اک ان کا اشارہ
مجرم کو چھپا لیتے ہیں دامان محمد

یارب یہ تمنا ہے کہ تا حشر کہیں پر
چھوٹے نہ مرے ہاتھ سے دامان محمد

پہلے ہی خدا حکم قیامت میں یہ دیگا
جنت میں چلے جائیں گدایان محمد

ہم جائیں گے فردوس میں رضواں سے یہ کہکر
روکو نہ ہمیں ہم ہیں غلامان محمد

توصیف و ثنا تجھ سے جمیل رضوی کیا
جب صانع مطلق ہے ثنا خوان محمد

آنکھوں کا تارا نام محمد	دل کا اجالا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ اکبر رب العلا نے	ہر شے پہ لکھا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
ہیں یوں تو کثرت سے نام لیکن	سب سے ہے پیارا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
دولت جو چاہو دونوں جہاں کی	کر لو وظیفہ نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
شیدا نہ کیوں ہوں اس پر مسلماں	رب کو ہے پیارا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
اللہ والا دم میں بنا دے	اللہ والا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
صل علیٰ کا سہرہ سجا کر	دولہا بنایا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
نوح و خلیل و موسیٰ و عیسیٰ	سب کا ہے آقا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
سارے چمن میں لاکھوں گل ہیں	گل ہے ہزارا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
پائیں مرادیں دونوں جہاں میں	جس نے پکارا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
مومن کو کیوں ہو خطرہ کہیں پر	دل پر ہے کندہ نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
رکھو لحد میں جس دم عزیزو	مجھ کو سنانا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
پڑھتی درودیں ہوں گی حوریں	لاشہ جو ہے گا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
روز قیامت میزان و پل پر	دے گا سہارا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
پوچھے گا مولیٰ لایا ہے کیا کیا	میں یہ کہوں گا نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم
غم کی گھٹائیں چھائی ہیں سر پر	کر دے اشارہ نام محمد	صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

رنج والم میں ہیں نام لیوا — کر دے اشارہ نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

بیڑا انکا ہی بن آگیا ہے — دیدے سہارا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

زخمی جگر پہ مجروح دل پر — مرہم لگا جا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دل میں عداوت خرکی بھری ہو — نجدی کی نہ لیگا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے رضا کے قربان جاؤں — جس نے سکھایا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آنکھوں میں آکر دل میں سما کر — رنگت رچا جا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اپنے جمیل رضوی کے دل میں
آجا سما جا نام محمد

دل کہتا ہے ہر وقت صفت انکی لکھا کر — کہتی ہے زباں نعت محمد کی پڑھا کر

اس محفل میلاد میں اے بندۂ سرکار — جب آئے درود اس شہ عالم پہ پڑھا کر

خالی کبھی پھیرا ہی نہیں اپنے گدا کو — اے سائلو مانگو تو ذرا ہاتھ اٹھا کر

خود اپنے بھکاری کی بھرا کرتے ہیں جھولی — خود کہتے ہیں یارب مرے منگتا کا بھلا کر

اعدا سے جفا پر ہو جفا اور یہ دعا دیں — یارب انھیں ایمان کی تو آنکھ عطا کر

کفار بد اطوار سے پڑھواتے ہیں کلمہ — اک چاشنی لذت دیدار چکھا کر

اے ابر کرم بارش رحمت تری ہو جائے — ہو جائیں گنہگار ابھی پاک نہا کر

کیا دور ہے سرکار مدینہ کے کرم سے — تھوڑی سی جگہ دیں ہمیں طیبہ میں بلا کر

گر ہند میں مرتا ہے کوئی عاشق صادق — لیجاتے ہیں طیبہ میں ملک اسکو اٹھا کر

بہکاتا ہے یوں نفس کہ گھر چھوڑ نہ اپنا — ایمان یہ کہتا ہے مدینے میں رہا کر

مطلع
اے باد صبا اتنا کرم ہم پہ خدا کر — لیجا تو مدینے کو مری خاک اڑا کر

جو خلد نہ چاہیں گے مدینے کے عوض میں — لیجائیں گے رضوان انھیں جنت میں منا کر

ہوگا نہ اثر ہم پہ کہ ہم عبد نبی ہیں — ہاں آتش دوزخ ہمیں دیکھے تو جلا کر

کیا مہر قیامت ہمیں دکھلائے گا تیزی — سرکار رکھیں گے ہمیں دامن میں چھپا کر

مجرم سہی بدکار سہی پر ہے یقیں یہ — ہم خلد میں جائیں گے کہ مولیٰ کے ہیں چاکر

ق
ہے نازوں کی پالی ہوئی یہ امت عاصی — مولیٰ یہ کہیں گے کہ رہا اس کو خدا کر

شب حشر میں اللہ نبی سے یہ کہے گا — محبوب جسے چاہے تو دوزخ سے رہا کر

Marfat.com

ہے کون وہ دولت جو نہ دی ان کو خدا نے
وہ کونسی شے ہے جو رکھی اُن سے چھپا کر

مختار بنا کر انھیں فرمایا خدا نے
جو چاہے نہ دے اور جسے جو چاہے عطا کر

یہ عزت و رفعت کہ ہر اک شے پہ خدا نے
نام انکا لکھا نام سے ہے اپنے ملا کر

اللہ نے دی تیرے غلاموں کو یہ قوت
مردوں کو جلا دیتے ہیں لب اپنے ہلا کر

عالم کی خبر رکھتے ہیں گر وہ تو عجب کیا
بھیجا ہے خدا نے انھیں ہر علم سکھا کر

تعلیم دی اک نام کو جبریل امیں نے
عالم کیا اللہ نے خود ان کو پڑھا کر

آجانا مدد کے لیے اے ماہ مدینہ
احباب چلیں قبر میں جب مجھکو سلا کر

مطلع

اک جام مئے عشق کا بندہ کو پلا کر
یا شاہ عرب اپنی محبت میں فنا کر

ق

یہ حکم ملا روح امیں کو شب معراج
جبریل ابھی لا مرے پیارے کو بلا کر

حاضر درِ اقدس پہ ہوئے روح معظم
اور عرض یہ کی رحمت عالم سے جگا کر

حاضر ہے براق اور ہے طالب کا تقاضا
ہے حکم کہ لاؤ مرے محبوب کو جا کر

دولھا بنے تیار ہوئے صاحب معراج
اور لے چلے جبریل سواری کو سجا کر

سدرہ پہ جھکے بازوئے جبریل تو آگے
رفرف نے انھیں چھوڑ دیا عرش پہ لا کر

تنہائی سے خائف ہوئے جب شاہ تو رب نے
تسکین دی صدیق کی آواز سنا کر

پھر عرش سے پار اپنے قریں ان کو بلایا
سب کچھ دیا محبوب کو دیدار دکھا کر

محبوب نے کی عرض کہ ہوئے مری امت
تو آج کی شب نار جہنم سے رہا کر

جانِ دو جہاں رحمت عالم پہ ہو قرباں
آیا شب معراج غلاموں کو چھڑا کر

وہ روز جمیل رضوی کو ہو میسر
کچھ نعت پڑھے روضۂ پُر نور پہ آکر

اُس کو کب ہو گل و گلزار عزیز
ہیں مدینے کے جسے خار عزیز

ہو چمن تجھکو مبارک بلبل
مجھکو طیبہ کا ہے گلزار عزیز

اے طبیبو نہ کرو میرا علاج
مجھکو ہے عشق کا آزار عزیز

بار بار آتے تھے سدرہ کے امیں
کہ ہے ان کو در سرکار عزیز

کیسی تقدیر کہ اللہ کو ہے
امت احمد مختار عزیز

ق

نیچری رافضی و وہابی
سنیوں کو نہیں زنہار عزیز

Marfat.com

یہ ہیں سب دشمن اللہ و رسول
کیسے رکھے انہیں دیندار عزیز

اہلسنت کو ہے جنت مرغوب
اور بدمذہبوں کو نار عزیز

حور کیا دیکھوں **جمیل** رضوی
مجھکو ہے شاہ کا دیدار عزیز

رکھتا ہے جو غوث اعظم سے نیاز
ہوتا ہے خوش ان سے ہونے بے نیاز

ہونگی آساں ساری تیری مشکلیں
صدق دل سے غوث کی کر دے نیاز

ہے فضیلت گیارھویں تاریخ میں
اسلیے افضل ہے اسمیں دے نیاز

ساز و ساماں کی نہیں تخصیص کچھ
جو میسر ہو اسی پر دے نیاز

ہاں ادب تعظیم لازم ہے ضرور
بے ادب ہرگز نہ کھائے یہ نیاز

ہیں جو بدمذہب وہابی رافضی
ہے حرام انکو اگر کچھ دے نیاز

کاندوی بھی بے ادب گمراہ ہے
ہے حرام اسکو اگر کچھ دے نیاز

اے **جمیل** قادری ہشیار باش
عمر بھر چھوٹے نہ یہ تجھ سے نیاز

مجھکو پہنچا دے خدا احمد مختار کے پاس
حال دل عرض کروں سید ابرار کے پاس

جسکو دیکھو وہ اسی در پہ چلا آتا ہے
بھیڑ ہے شاہ و گدا کی در سرکار کے پاس

بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں
سب خزانے ہیں مرے مالک و مختار کے پاس

دولت و فضل و کرم نعمت و جاہ و اقبال
کونسی چیز نہیں ہے مرے سرکار کے پاس

بادشاہان جہاں دست نگر ہیں ان کے
ہاتھ پھیلائے کھڑے رہتے ہیں دربار کے پاس

یہ محبت ہے کہ آواز اغثنی سنکر
دوڑے آتے ہیں وہ ہر ایک گرفتار کے پاس

دل پہ کندہ ہے ترا اسم گرامی شاہا
زہد و طاعت سے نہیں کچھ بھی گنہگار کے پاس

یا خدا حشر ہے یا عید ہے مشتاقوں کی
کر چلے آتے ہیں وہ طالب دیدار کے پاس

یا رسول عربی میری شفاعت کرنا
پیش اعمال ہوں جب واحد قہار کے پاس

دیکھکر روضۂ پر نور کو ایسا تڑپوں
دم نکلجائے مرا آپکی دیوار کے پاس

ہے تہیدی کی طرح عرض **جمیل** رضوی
میری تربت بھی بنے آپکی دیوار کے پاس

Marfat.com

ہے یہ جو کچھ بھی جہاں کی رونق	بانی سب ہے تمہاری رونق
عرش و کرسی ہے تمہیں سے روشن	فرش پر بھی ہے تمہاری رونق
دیکھیں طیبہ کو تو رضواں کہہ دیں	ہم نے دیکھی نہیں ایسی رونق
خلد و افلاک مزین ہیں سبھی	پر ہے طیبہ کی نرالی رونق
مسکرا دیجے یا شاہ کہ ہو	دو جہاں میں ابھی دونی رونق
حور و غلماں ملک و جن و بشر	ہے یہ سب آپکے دم کی رونق
تم نہیں تھے تو نہیں تھا کچھ بھی	تم نہ ہوتے تو نہ ہوتی رونق
میں ہوں محبوب خدا کا مداح	میری تربت پہ بھی ہوگی رونق

ایک دن چل کے جمیل رضوی
دیکھیے اُن کی گلی کی رونق

جان و دل سے تم پہ میری جان قرباں غوث پاک	ہو سلامت تم سے میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا ادنیٰ بھکاری تو مرا سلطان ہے	ہو قسم حق کی یہ میرا دین و ایماں غوث پاک
میں ترا مملوک تو مالک میں بندہ تو ہی شاہ	تو سلیماں اور میں مور سلیماں غوث پاک
سجدہ گاہ اولیائے دہر ہے نقش قدم	اور تری نعل مقدس تاج شاہاں غوث پاک
اولیا ہیں سب سلاطین ہم رعایا و غلام	اولیا سب ہیں رعیت اور سلطاں غوث پاک
ہاتھ خالی روسیہ عاصی یہ سب کچھ ہوں مگر	نام ہی تیرا مرے سینے میں پنہاں غوث پاک
آپکی چشم کرم کا اک اشارہ ہو اگر	دو جہاں کی مشکلیں ہو جائیں آساں غوث پاک
ناز قسمت پر کروں پاؤں جہاں کی سروری	تیری چوکھٹ کا اگر بن جاؤں درباں غوث پاک
کب بلائیں اپنے در پہ کب یہ رخ انور دکھائیں	کب نکالیں گے بھلا میرے دل کا ارماں غوث پاک
میری آنکھیں تیرا گنبد تیری چوکھٹ میرا سر	میرا لاشہ اور ہو تیرا بیاباں غوث پاک
زندگی میں نزع میں مرقد میں حشر و نشر میں	ہر جگہ ہیں اپنے بندوں کے نگہباں غوث پاک
آپکا نام مقدس میرے دل پر نقش ہے	میری بخشش کیلیے کافی ہے ساماں غوث پاک
ہم بھی عصیاں لے کے جائیں گے بدلنے کیلیے	حشر میں کھولیں گے جب رحمت کی دکاں غوث پاک
کوئی پوچھے یا نہ پوچھے بات کچھ خطرہ نہیں	حشر میں ہیں ہم گنہگاروں کے پرساں غوث پاک
پرسش اعمال کا ہے وقت مولےٰ المدد	نام لیوؤں کو چھپا لو زیر داماں غوث پاک

Marfat.com

بھیجا تو نے ہی معین الدین چشتی کو یہاں
ہند میں تیرے سبب سے ہیں مسلماں غوث پاک

تیرے ہوتے سامنے آئے یوں مسلمانوں میں ضعف
المدد یا عبد قادر شاہ جیلاں غوث پاک

کالے کالے کفر کے بادل امنڈ کر آئے ہیں
المدد یا قطب عالم شاہ جیلاں غوث پاک

لٹ رہا ہے قافلہ بغداد والے لے خبر
المدد محبوب سبحاں شاہ جیلاں غوث پاک

ظالموں نے ظلم سے بندوں کو کر ڈالا ہلاک
المدد بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

ہے کدھر آ دیکھ تو بندوں کی کیا حالت ہوئی
اے مرے بغداد والے شاہ جیلاں غوث پاک

لاج والے سنیوں کی لاج تیرے ہاتھ ہے
قادری منزل کے دولھا شاہ جیلاں غوث پاک

ہو رضا پر لطف تیرا ہم پہ اُن کا لطف ہو
اُن کا داماں ہم پہ اُن پر تیرا داماں غوث پاک

کیجیے امداد غوث دو جہاں کی دیجیے
ہے جمیل قادری ادنیٰ ثنا خواں غوث پاک

کیا لکھوں عزّ و علائے غوث پاک
ہو نہیں سکتی ثنائے غوث پاک

شاہ کر دے چور کو اک آن میں
ہیں فدا تجھ پر عطائے غوث پاک

اُس کے قدموں میں سلاطیں سر جھکائیں
اپنے سر پر لے جو پائے غوث پاک

سب کے پھیلے ہاتھ اُس کے سامنے
ہو گئی جس پر عطائے غوث پاک

یا خدا بہر شہید کربلا
ہو ترقی پر ولائے غوث پاک

کیا عجب ہم بیکسوں کو خواب میں
چہرۂ انور دکھائے غوث پاک

قبر سے اٹھوں تو اے رب کریم
میرا سر ہو اور پائے غوث پاک

غوث اعظم ہیں غلاموں کے لیے
ہم بھکاری ہیں برائے غوث پاک

کاش ہم سے رو سیاہوں کو کبھی
اپنے روضہ پر بلائے غوث پاک

کیسے اُس کو مہر محشر کیا ستائے
لاتخف جس کو سنائے غوث پاک

دیکھنا ہم قادریوں پر کرم
حشر میں جس وقت آئے غوث پاک

منکر بد دیں کو دوزخ ہو نصیب
قادری زیر لوائے غوث پاک

قادری دولھا کا دامن حشر میں
ہاتھ میں ہو اے خدائے غوث پاک

نازے گر زاہدوں کو زہد پہ
ہم کو کافی ہے دعائے غوث پاک

نام لیوؤں کی تمنا ہے یہی
تیرے در پر موت آئے غوث پاک

Marfat.com

پوچھنے کیا ہو فرشتو قبر میں ۔ مجھکو کہتے ہیں گدائے غوث پاک
ہم پہ برسا دے خدا کے واسطے ۔ اک بھرن ابر سخائے غوث پاک
کھول دے للہ مشکل کی گرہ ۔ ہیں فدا اندر فنائے غوث پاک
کس طرح وہ راہ بھٹکے دہر میں ۔ راہ حق جسکو دکھائے غوث پاک
کیوں نہ ہو محبوب سبحانی لقب ۔ ہے پسند حق ادائے غوث پاک

اس رضا کا ہے جمیل قادری
ہے رضا جس کی رضائے غوث پاک .

شکر تیرا ہو سکے کس طرح رحمن رسول ۔ مجھ سے عاصی کو کیا تونے ثنا خوان رسول
یا الہی عشق مولیٰ میں مجھے ایسا گما ۔ تا ابد نکلے نہ میرے دل سے ارمان رسول
امر انکا امر رب ہے نہی اُن کی نہی رب ۔ وہ ہے فرمان الہی جو ہے فرمان رسول
دو جہاں میں آفتاب ہاشمی کی ہے ضیا ۔ آئینہ ہیں کیفر و عالم پیش چشمان رسول
ہیں ملک روضے پہ حاضر داب شاہی کیلیے ۔ ورنہ خود مولیٰ تعالیٰ ہے نگہبان رسول
بھول جائے باغ و گل کو چھوڑ دے سیر چمن ۔ عندلیب زار گر دیکھے بیابان رسول
اُن کے در سے بھیک پاتے ہیں سلاطین جہاں ۔ بادشاہان زمانہ ہیں گدایان رسول
ایک ہم ہیں جو فراق و ہجر میں تڑپا کریں ۔ ایک وہ ہیں جو بہ قسمت سے دربان رسول
چلدیے جو روضۂ شہ کی زیارت کیلیے ۔ ہوگئے گھر سے نکلتے ہی وہ مہمان رسول
ہے بیابان مدینہ جان اہل خلد کی ۔ آبروئے جنت الماوی گلستان رسول
سَوۡفَ یُعۡطِیۡکَ فَتَرۡضٰی مہر داس بات پر ۔ خلد میں بے شبہ جائیں گے گدایان رسول
اس طرح آئیں گے اُنکے نام لیوا حشر میں ۔ لب پہ ہوگا نام حق ہاتھوں میں دامان رسول
یا الہی آفتاب حشر جب تیزی دکھائے ۔ سایہ گستر ہو گنہگاروں پہ دامان رسول
کربلا والوں کا صدقہ شاہ جیلاں کا طفیل ۔ عاصیوں کے جرم دھو دے چشم گریان رسول
اُنکے قدموں پر کیے قربان اپنے جان و مال ۔ آفریں صد آفریں اے جان نثاران رسول
منکران مجلس میلاد سے کہدے کوئی ۔ محفل اقدس میں آکر دیکھ لیں شان رسول

جس طرح واصف ہے دنیا میں جمیل قادری
حشر میں بھی ہو یونہیں یارب ثنا خوان رسول

ایسی قدرت نے تری صورت سنواری یا رسول — دونوں عالم کو ہوئی یہ شکل پیاری یا رسول

ہے چمک تیرے در دندان میں جیسی یا نبی — موتیوں میں کب رہی ایسی آبداری یا رسول

اے تری رفعت کہ تیرے رب نے تجھکو عطا — تاجداران جہاں کی تاجداری یا رسول

ہے کہاں مادر کو الفت اسقدر فرزند سے — تجھکو ہے امت کی جتنی پاسداری یا رسول

خواب غفلت میں پڑے سونرات ہم سوتے رہے — تم نے کی غم میں ہماری اشکباری یا رسول

رات کاٹی ہم نے سو کر دن گزارا لہو میں — تم نے روتے روتے ساری شب گزاری یا رسول

وقت پیدائش شب معراج مرقد میں کہیں — تم نے امت کی نہ چھوڑی غمگساری یا رسول

عاصیوں کی ملحدوں کی مشرک و کفار کی — تم نے کی دنیا میں سب کی پردہ داری یا رسول

حق کے پیارے آپ اور امت ہے پیاری آپکو — اسلیے حق کو ہوئی امت بھی پیاری یا رسول

ایک قطرہ ہو عطا جام مئے عرفان سے — دور ہو دل سے مرے غفلت شعاری یا رسول

اس کو کہتے ہیں محبت حیدر کرار نے — تیرے سونے پر نماز عصر واری یا رسول

زندگی بھر بعد مردن روز محشر تک رہے — تیرے در سے مجھکو حاصل ہمکناری یا رسول

شان رحمت جوش پر آئی چھڑایا قید سے — بیکلی کیا ہے جب ہرنی پکاری یا رسول

کوئی بھی دنیا و عقبیٰ میں نہیں پرسان حال — آس ہے ہم عاصیوں کو بس تمہاری یا رسول

ہر مصیبت سے بچایا تیرے نام پاک نے — تیری رحمت نے مری حالت سنواری یا رسول

گر خدا چاہے تو اٹھ جائیگا پردہ قبر سے — مر کے بھی دیکھا کرونگا شکل پیاری یا رسول

کعبۂ دل میں مدینہ اور مدینہ میں ہو تم — میرے سینے میں بھی ہے تربت تمہاری یا رسول

اسلیے عشاق کے سینوں میں ہو تم جلوہ گر — سر جھکا کر دیکھ لیں صورت تمہاری یا رسول

یا حبیب اللہ یا غوث الوریٰ جس دم کہا — نجدیوں کے لگ گئی دل پر کٹاری یا رسول

پڑتی ہے دنیا میں لعنت حشر میں نار جحیم — دونوں عالم میں وہابی کی ہے خواری یا رسول

ہے فقط اتنی تمنا اے جمیل قادری
ہو تری خالص محبت دل میں ساری یا رسول

دل میں ہو میرے جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم — سر میں رہے سودائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

فرش کی زینت رونق جنت باعث خلقت مظہر وحدت — عرش کی عزت پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

طور پہ پہنچے حضرت موسیٰ چوتھے فلک پر حضرت عیسیٰ — عرش معلیٰ جائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

قبلۂ کعبہ روضۂ والا عرش سے اعلیٰ قبرِ معلّیٰ
جانِ جناں صحرائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جن و ملائک حور و غلماں سب ہیں نام پہ انکے قرباں
کون نہیں جو یائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حق نے انہیں بے مثل بنایا پڑتا زمیں پر کیونکر سایہ
نورِ خدا اعضائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جبکہ فرشتے قبر میں آئیں ذکر سوال کا لب پر لائیں
میں یہ کہوں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

نزع میں تھا بیمارِ محبت یاد جو آئی انکی صورت
بر سرِ بالیں آئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تاجِ فترضیٰ سر پہ رکھکر حق نے کہا کہ بروزِ محشر
چاہے جسے بخشائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

قبر سے جس دم سر کو اٹھاؤں ساری مرادیں دل کی پاؤں
دیکھوں رخِ زیبائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

اہلِ معاصی پائیں خلاصی دفترِ بد دھو ڈالیں عاصی
جوش پہ ہے دریائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جب گھر اپنے عاصی ڈر کر رحمتِ حق یہ کہیگی بڑھکر
چین کریں شیدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

خوف ہے گر کچھ روزِ جزا کا دل میں جما کر نام خدا کا
ورد کرو اسمائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سنکے نبی کا ذکرِ ولادت دیکھکے انکی رفعت و شوکت
خاک ہوئے اعدائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہے یہ دعائے جمیلِ مضطر حشر کے دن آ داورِ محشر
سر ہو مرا اور پائے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

جائے صبا تو کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
لاکے سنگھا خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

چاک ہے ہجر سے اپنا سینہ دل میں بسا ہو شہرِ مدینہ
چشم لگی ہے سوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

حشر کا خوف ہے سب پر غالب سب ہیں رضائے حق کے طالب
حق کی نظر ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

تشنہ دہان و غم کی تپش میں کیا ابرِ کرم اب جھوم کے برسا
لو وہ کھلے گیسوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

رنگ ہے انکا باغِ جہاں میں انکی مہک ہے خلد و جناں میں
سب میں بسی خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

شمس و قمر میں ارض و فلک میں جن و بشر میں حور و ملک میں
عکس فگن ہے روئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

مشک و گلاب و عود و عنبر خاک میں ڈالوں سب کے اوپر
پاؤں اگر خوشبوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ کبھی تا حشر نمایاں ایسا ہلالِ عید ہو قرباں
دیکھے اگر ابروئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

سیفِ خدا ہر جنگ میں آساں ہو غزوات میں فتح نمایاں
اے تری شوکت ہوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

دین کے دشمن انکو ستائیں دیں یہ ہمیشہ انکو دعائیں
سب سے نرالی خوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

ہو نہ جمیل قادری مضطر ہاتھ اٹھا کر حق سے دعا کر
مجھکو دکھائے کوئے محمد صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

اے شہنشاہ مدینہ الصلوٰۃ والسلام / زینتِ عرشِ معلّٰی الصلوٰۃ والسلام
ربِّ ہب لی اُمتی کہتے ہوئے پیدا ہوئے / حق نے فرمایا کہ بخشا الصلوٰۃ والسلام
دست بستہ سب فرشتے پڑھتے ہیں اُن پر درود / کیوں نہ ہو پھر ورد اپنا الصلوٰۃ والسلام
مومنو پڑھتے نہیں کیوں اپنے آقا پر درود / ہے فرشتوں کا وظیفہ الصلوٰۃ والسلام
بت شکن آیا یہ کہکر سر کے بل بت گر گئے / جھوم کر کہتا تھا کعبہ الصلوٰۃ والسلام
سر جھکا کر با ادب عشقِ رسول اللہ میں / کہہ رہا تھا ہر ستارہ الصلوٰۃ والسلام
غنچے چٹکے پھول مہکے چہچہائیں بلبلیں / گُل کھلا باغِ احد کا الصلوٰۃ والسلام

میں وہ سنی ہوں جمیلِ قادری مرنے کے بعد
میرا لاشہ بھی کہے گا الصلوٰۃ والسلام

شہِ عرشِ اعلیٰ سلامٌ علیکم / حبیبِ خدا یا سلامٌ علیکم
مرے ماہِ طیبہ سلامٌ علیکم / شہنشاہِ بطحا سلامٌ علیکم
خبر جن کے آنے کی سنتی مدتوں سے / ہوا جلوہ فرما سلامٌ علیکم
جب تشریف لائے وہ سلطانِ عالم / تو کعبہ پکارا سلامٌ علیکم
دو عالم کا آقا وہ مولیٰ بنا کر / تمھیں حق نے بھیجا سلامٌ علیکم
یہ آواز ہر سمت سے آرہی ہے / شہِ دین و دنیا سلامٌ علیکم
تمنا ہے اپنی مدینے پہنچکر / کہوں پیشِ روضہ سلامٌ علیکم
دعا ہے کہ جب وقت ہو جانکنی کا / ہو لب پر وظیفہ سلامٌ علیکم

جمیل اپنے آقا شفیع الامم پر
پڑھے جا ہمیشہ سلامٌ علیکم

ترے جد کی ہے بارہویں غوثِ اعظم / ملی ہے تجھے گیارہویں غوثِ اعظم
کوئی ان کے رتبہ کو کیا جانتا ہے / محمد کے ہیں جانشیں غوثِ اعظم
تو ہے نورِ روئے آئینہ مصطفائی / نہیں تجھ سا کوئی حسیں غوثِ اعظم
ہوئے اولیا ذی شرف گرچہ لاکھوں / مگر سب سے ہیں بہتریں غوثِ اعظم
جہاں اولیا کرتے ہیں جبہ سائی / وہ بغداد کی ہے زمیں غوثِ اعظم
ترے روضۂ پاک کے دیکھنے کو / تڑپتا ہے قلبِ حزیں غوثِ اعظم

Marfat.com

مجھے بھی بلا لو خدارا کہ میں بھی
گھسوں آستاں پر جبیں غوث اعظم

مرے قلب کا حال کیا پوچھتے ہو
یہ دل ہے مکاں اور مکیں غوث اعظم

جو اہلِ نظر ہیں وہی جانتے ہیں
کہ ہر دم ہیں سب سے قریں غوث اعظم

ہماری بھی لِلّٰہ بگڑی بنا دو
غلاموں کے تم ہو معیں غوث اعظم

ہیں گھیرے ہوئے چار جانب سے دشمن
خدارا بچا میرا دیں غوث اعظم

چھپائے مجھے اپنے دامن کے نیچے
کہ غم کی گھٹائیں اٹھیں غوث اعظم

وہ ہے کونسا اُن کے در کا بھکاری
مددگار جس کے نہیں غوث اعظم

حسین و حسن کی تو آنکھوں کا تارا
وہ خاتم ہیں اور تو نگیں غوث اعظم

حکومت تری نافذہ ہے کہ حق نے
تجھے دی ہے فتحِ مبیں غوث اعظم

تجھے سب نے جانا تجھے سب نے مانا
تری سب میں دھومیں مچیں غوث اعظم

تو وہ ہے ترے پاک تلووں کے آگے
کھنچی گردنیں جھک گئیں غوث اعظم

نہ تھے اولیا مطلقاً جس سے واقف
تجھے نعمتیں وہ ملیں غوث اعظم

تری ذات سے اے شریعت کے حامی
طریقت کی رمزیں کھلیں غوث اعظم

شریعت طریقت کے ہر سلسلے میں
ہیں تیری ہی نہریں بہیں غوث اعظم

سلاسل کی سب منزلوں میں ہے پھیلی
تری رہ دستی بالیقیں غوث اعظم

غم و رنج میں نام تیرا لیا جب
تو کلیاں دلوں کی کھلیں غوث اعظم

کرم گر کرو میرے مدفن میں آ کر
تو ہو قبر خلدِ بریں غوث اعظم

الٰہی ترا کلمہ پاک مجھ کو
سکھائیں دمِ واپسیں غوث اعظم

بسوئے جمیل از نگاہِ عنایت
ببیں غوث اعظم ببیں غوث اعظم

ہے دل کو تری جستجو غوث اعظم
زباں پر تری گفتگو غوث اعظم

ترا ذکر گلشن میں بلبل کے لب پر
گلوں میں ترا رنگ و بو غوث اعظم

نظر میں کوئی خوبرو کیا سمائے
بسا میری آنکھوں میں تو غوث اعظم

ہیں سورج اگر مصطفےٰ چاند ہے تو
ہیں جلوے ترے چار سو غوث اعظم

لگا زخم تیغِ معاصی کا دل پر
تو رحمت سے کر دے رفو غوث اعظم

مدد کر میں ہوں ناتواں اور تنہا
ہیں اعدا بہت جنگجو غوث اعظم

قوی کر تو ہی مجھکو دے ایسی قوت
کہ ہو سرنگوں ہر عدو غوث اعظم

عمل پوچھے جاتے ہیں مجھ سے لحد میں
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

طفیل حسین و حسن لاج رکھ دے
ترے ہاتھ ہے آبرو غوث اعظم

حساب و کتاب اور مرا ہاتھ خالی
تو آجا مرے روبرو غوث اعظم

نہ مجھ سا کوئی تیرہ دل پر معاصی
نہ تجھ سا کوئی ماہرو غوث اعظم

نکیرین اب مجھ سے جو چاہو پوچھو
کہ آئے مرے روبرو غوث اعظم

خدا جانے کیا حال ہوتا ہمارا
نہ ہوتا اگر سر پہ تو غوث اعظم

بچالے غلاموں کو بہر پیمبر
چلی کفر و بدعت کی لو غوث اعظم

خدا کی قسم میرے دل میں بھری ہے
تری دید کی آرزو غوث اعظم

ملیں اب تو اللہ کی مجھکو گلیاں
میں کب تک پھروں کو بکو غوث اعظم

جمیل اپنے مرشد کے قربان جاؤں
کہ وہ گل ہیں اور ان میں بو غوث اعظم

نہیں میرے اچھے عمل غوث اعظم
مگر تم پہ رکھتا ہوں بل غوث الاعظم

ترا دامن پاک مجھ سے نہ چھوٹا
یہ ہے عمر کا ماحصل غوث الاعظم

حسین و حسن پھول باغ نبی کے
اسی باغ کا تو ہے پھل غوث الاعظم

ہے قول خضر یہ کہ سب اولیا میں
نہیں تیرا کوئی بدل غوث الاعظم

بھکاری ترے شمس و زہرہ عطارد
گدا مشتری و زحل غوث الاعظم

ترے نام کا جو بھی تعویذ باندھے
نہ ہو اس کو کوئی خلل غوث الاعظم

کیا تو نے آرام اس جان بلب کو
وہ تھے دست و پا جسکے شل غوث الاعظم

شفاخانہ عام دربار عالی
تو شافی جملہ علل غوث الاعظم

کیا اک نگاہ کرم نے تمھاری
کوئی قطب کوئی بدل غوث الاعظم

جو دنیا میں ہوگا مدد خواہ ان سے
سنبھالیں گے کل اسکی کل غوث الاعظم

کھلادے کلی دل کی میں تیرے صدقے
پریشان ہوں آجکل غوث الاعظم

دلاسے کو رکھ ہاتھ سینے پہ میرے
کہ دل پر ہے رنجوں کا دل غوث الاعظم

Marfat.com

ہیں مشکل کشا جد امجد تمھارے
کرو میرے عقدوں کو حل غوث الاعظم

کرم کے ہیں پیاسے ترے نام لیوا
کھلے آب رحمت کا نل غوث الاعظم

تری خاک در کا بنائیں جو سرمہ
تو آنکھیں ہوں میری کھل غوث الاعظم

تمنا ہے دل میں کہ بغداد پہنچوں
وہیں مجھکو آئے اجل غوث الاعظم

ترے در پہ رکھا ہوا ہو مرا سر
جب آئے پیام اجل غوث الاعظم

مجھے شکل اپنی دکھا نا خدارا
جب آئے پیام اجل غوث الاعظم

بہار آئے جس سے ہوا وہ چلادے
کھلے میرے دل کا کنول غوث الاعظم

ہوئی چار جانب سے اعدا کی یورش
ذرا تیغ لیکر سنبھل غوث الاعظم

کچھ ایسا ہوا تیری عزت کا شہرہ
کہ گونج اٹھے دشت و جبل غوث الاعظم

یہ قادر کے گھر سے ملی تجھکو عزت
قضا خواب سے دی بدل غوث الاعظم

عطا دین اسلام کو ہو ترقی
مٹا سارے جھوٹے ملل غوث الاعظم

جمیل آرزو ہے کہ تجھکو بلاکر
سنیں مجھ سے خود یہ غزل غوث الاعظم

گل بوستان نبی غوث اعظم
مہ آسمان علی غوث اعظم

جسے چاہے کردے عطا سربلندی
ملی ہے تجھے خسروی غوث اعظم

ولی ہو گیا وہ اشارے سے تیرے
سدا جس نے کی رہزنی غوث اعظم

بڑھا ہاتھ تیری طرف مفلسوں کا
نظر تیری جانب اٹھی غوث اعظم

ولی بن گئے دم میں فساق و رہزن
نظر تیری جب پڑ گئی غوث اعظم

ق
ولی قطب و ابدال و اوتاد و کامل
کریں تجھ سے کیا ہمسری غوث اعظم

تو وہ گل ہے باغ حسین و حسن کا
کہ بو تیری سب میں بسی غوث اعظم

قدم کیوں نہ لیں اولیا چشم و سر پہ
کہ ہیں والی ہر ولی غوث اعظم

خدا تک نہ کیونکر ہو اس کی رسائی
کرے جس کی تو رہبری غوث اعظم

تو ہے شیخ کل اور سب تیرے چیلے
ترے زیر پا ہر ولی غوث اعظم

ولایت کا ہے ملک زیر حکومت
ملی تجھکو شاہنشہی غوث اعظم

ولایت کرامت کو ہے ناز جن پر
وہ تجھ سے ہوئے ملتجی غوث اعظم

Marfat.com

ملے ہیں ترے جد امجد سے تجھکو
علوم خفی و جلی غوث اعظم

تمہیں سب ہے معلوم تم پر ہے روشن
ہوئی ہے جو حالت مری غوث اعظم

ہزاروں الم سر پہ اور میں اکیلا
مری دیکھ لو بے بسی غوث اعظم

ہے بگڑی ہوئی آجکل میری قسمت
تو چاہے تو سنبھلے ابھی غوث اعظم

بدلدے تو اچھی سے اچھے کا صدقہ
جو ہے مجھ میں خصلت بری غوث اعظم

اشارے سے تیری نگاہ کرم کے
ہزاروں کی بگڑی بنی غوث اعظم

مری جھولیاں بھی مرادوں سے بھردے
سخی ہے تو ابن سخی غوث اعظم

پھرے دربدر کیوں بھکاری بھٹکتا
ترے گھر میں ہے کیا کمی غوث اعظم

تو خون شہیداں کے صدقے میں دھودے
ہوئی مجھ سے جو کچھ بدی غوث اعظم

لگادے سہارا مدد کر خدارا
تلاطم میں کشتی پھنسی غوث اعظم

ہو سرسبز شاداب باغ تمنا
رہے شاخ دل کی ہری غوث اعظم

طفیل پیمبر یہی مدعا ہے
کہ ہو سرنگوں مدعی غوث اعظم

اگر تیری امداد آئے مدد کو
مقدر کی نکلے کجی غوث اعظم

ترے ذکر میں عیش و عزت سے گزرے
جو باقی ہے کچھ زندگی غوث اعظم

خدا کے لیے ایسا بیخود بنادے
کہ مٹ جائے ساری خودی غوث اعظم

مرے مولا آجاؤ دل میں کہ نکلے
جو ہے دل میں حسرت بھری غوث اعظم

میں سمجھوں کہ اب جان میں جان آئی
جو آئیں دم جانکنی غوث اعظم

ہوں ایمان کے ساتھ دنیا سے رخصت
یہی عرض ہے آخری غوث اعظم

سنا لاتخف تیرا فرمان عالی
غلاموں کی ڈھارس بندھی غوث اعظم

قیامت کے دن ہونگے تیری بدولت
ترے نام لیوا بری غوث اعظم

سیہ کار کی قبر میں ہے اندھیرا
تو آجا کہ ہو چاندنی غوث اعظم

ذرا کھولدے اپنا نورانی چہرہ
کہ مٹ جائے سب تیرگی غوث اعظم

اگر میرا امداد دل سے پکارے
ہوں تشریف فرما ابھی غوث اعظم

جو زنجیر تھی قبضے میں دیو لعیں کے
ترے نام سے وہ کٹی غوث اعظم

صبا دست بستہ سلام عرض کرنا
جو ملجائیں تجھکو کبھی غوث اعظم

Marfat.com

جمیل اپنی جھولی کو پھیلا بھریں گے
کہ داتا ہیں تیرے سخی غوث اعظم

تری مدح خواں ہر زباں غوث اعظم
ترا نام مومن کی جاں غوث اعظم

پناہ غریباں تری ذات والا
ترا گھر ہے دارالاماں غوث اعظم

زمانہ نہ کیونکر ہو مہماں کہ تم نے
بچھایا ہے رحمت کا خواں غوث اعظم

تری مجلس وعظ میں آتے اکثر
عرب سے شہ مرسلاں غوث اعظم

جسے تشنگی ہو وہ خضر سے پوچھ دیکھے
تری مجلسوں کا سماں غوث اعظم

ترے بھول کر نام بلبل چمن کا
جو دیکھے ترا گلستاں غوث اعظم

ہے بزم حسین و حسن تجھ سے روشن
تو ہے نور کا شمعداں غوث اعظم

ترے جد امجد ہیں نور الٰہی
ہے نوری ترا خانداں غوث اعظم

علوم و فیوض شہنشاہ طیبہ
ہیں سینے میں تیرے نہاں غوث اعظم

ترے سامنے حالت دل ہے روشن
کروں زور سے کیوں فغاں غوث اعظم

تمھاری ولایت سیادت کرم کا
ہوا شور تا لامکاں غوث اعظم

ترے وعظ میں آکے شاہ عرب نے
بڑھائی تری عز و شاں غوث اعظم

ہوئے دیکھکر تجھ کو کافر مسلماں
ہے سنگدل موم ساں غوث اعظم

قلوب خلائق کی باب جناں کی
ملی ہیں تجھے کنجیاں غوث اعظم

بخارا و اجمیر و مارہرہ کلیر
یہ سب ہیں تری ندیاں غوث اعظم

کریں جبہ سائی جہاں تاج والے
وہ ہے آپ کا آستاں غوث اعظم

مٹائے ترے در پہ جو اپنی ہستی
رہے اس کا نام و نشاں غوث اعظم

ملے اب تو گلزار بغداد مجھکو
میں بلبل ہوں بے آشیاں غوث اعظم

ملیگی ہمیں تیرے دامن کے نیچے
دو عالم میں امن و اماں غوث اعظم

دو عالم میں ہے کون حامی ہمارا
یہاں غوث اعظم وہاں غوث اعظم

ذرا صدق دل سے پکارو تو انکو
ابھی جلوہ گر ہوں یہاں غوث اعظم

نہ ہو مبتلا وہ کبھی رنج و غم میں
کرے جس کو تو شادماں غوث اعظم

اگر ذکر میں تیرے گزرے تو بہتر
یہ تھوڑی سی عمر رواں غوث اعظم

Marfat.com

ملے رنج و افکار سے مجھکو مہلت
کہ ہوں آپکا مدح خواں غوث اعظم

مرے دم میں جبتک رہی دم رہو نہیں
ترے ذکر سے تر زباں غوث اعظم

دم صور مرقد سے کہتا اٹھوں نگا
وہاں لیچلو ہیں جہاں غوث اعظم

ہمارے قصور و خطا بخشوا کر
دلائیں قصور جناں غوث اعظم

کیا مرغ سوکھی ہوئی ہڈیوں کو
یہ رکھتے ہیں تاب و تواں غوث اعظم

جمیل اب ہو ساکت مقام ادب ہے
کہاں تیرا مونھ اور کہاں غوث اعظم

حق کے محبوب کی ہم مدح و ثنا کرتے ہیں
اپنے اس آئینہ دل کی جلا کرتے ہیں

راہ میں انکی جو زر اپنا فدا کرتے ہیں
گویا فردوس بریں مول لیا کرتے ہیں

جو شب و روز ترا نام جپا کرتے ہیں
نیز کب انکی دعاؤں کے خطا کرتے ہیں

ہم وہ بندے ہیں کہ دن رات خطا کرتے ہیں
یہ وہ آقا ہیں کہ سب بخشدیا کرتے ہیں

وہی پاتے ہیں بہت جلد مقاصد دل کے
تیری ہی سمت جو منھ کرکے دعا کرتے ہیں

کر دیا اپنے خزانوں کا خدا نے مالک
بے طلب جسکو جو چاہیں وہ عطا کرتے ہیں

میں تری دین کے قربان کہ تیرے منگتا
تجھسے جو چاہتے ہیں مانگ لیا کرتے ہیں

مرحمت ہو نہ انھیں کس لیے عمر جاوید
جو قضاؤں کو ترے در پہ ادا کرتے ہیں

سننا فریاد غریبوں کی جلانا مردے
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

خلد دیدینا۔ فقیروں کو غنی کردینا
آپکے در کے گداؤں کے گدا کرتے ہیں

انکی گردش پہ مہ و مہر فدا ہوتے ہیں
تیرے کوچہ میں جو دن رات پھرا کرتے ہیں

بے زباں طائر و وحشی بھی الم کی اپنی
تیرے دربار میں فریاد و بکا کرتے ہیں

انگلیوں سے وہ بہا دیتے ہیں ایسے چشمے
سیکڑوں جس سے کہ سیراب ہوا کرتے ہیں

جا کے دیکھیں گے کسی روز بہار طیبہ
اسی امید پہ عشاق جیا کرتے ہیں

ساتھ لیلو ہمیں اے قافلے والو یثرب
ہند میں بے سر و سامان پھرا کرتے ہیں

ہم غلاموں کے پڑا کرتی ہے دل میں ٹھنڈک
آپکے ذکر سے مرد وجیلا کرتے ہیں

ناز قسمت پہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
لوگ مداح نبی تجھکو کہا کرتے ہیں

Marfat.com

اے شکیب جان مضطر رحمۃ للعلمین
رحم گستر بندہ پرور رحمۃ للعلمین

ابکہ نورت ماہ پرور رحمۃ للعلمین
بردرِ تو مہر جا کر رحمۃ للعلمین

من رانی قد رأ الحق ست فرمان شما
کاش بینم روئے انور رحمۃ للعلمین

از سموم رنج و غم زہر درد و الم من سوختم
شد دل من مثل اخگر رحمۃ للعلمین

قطرۂ ز آب کرم کافیست یک قطرہ بدہ
چوں دلے دارم چو مجمر رحمۃ للعلمین

تیرہ و تار ست شامِ ما غریباں صبح کن
آفتاب ذرہ پرور رحمۃ للعلمین

گر جمالِ احمدی خواہی در اصحابش ببیں
آنچناں کانوار حق در رحمۃ للعلمین

او ست گر رب جہاں اینست رحمت خلق را
رحمت و صلوات حق بر رحمۃ للعلمین

چوں برآرم سر ز گور خود ببینم روئے او
چشم بادا یا خدا بر رحمۃ للعلمین

دامن احمد رضا خاں داد در دست فقیر
جان ما باد افدا بر رحمۃ للعلمین

من جمیل مضطرم بر درگہ تو حاضرم
رحم کن بر حال مضطر رحمۃ للعلمین

میرے مولا میرے سرور رحمۃ للعلمین
میرے آقا میرے رہبر رحمۃ للعلمین

لائے ہی تشریف فرمایا کہ ھب لی امتی
اے شفیع روز محشر رحمۃ للعلمین

دست اقدس سینہ پر ہو روح کھنچتی ہو مری
لب پہ جاری ہو برابر رحمۃ للعلمین

روز محشر شان رحمت کے کرشمے دیکھنا
ہے عجب پر نور منظر رحمۃ للعلمین

میں پیام زندگی سمجھوں اگر یوں موت آئے
آپ کا در ہو مرا سر رحمۃ للعلمین

قدر میں رب نے تمہارے تم کو دی ہیں بیشمار
میرا چمکا دو مقدر رحمۃ للعلمین

مدح خوانی کا صلہ دیدار حق خلد بریں
ہو عطا یا شاہ کوثر رحمۃ للعلمین

عالم علم لدنی آپ کو حق نے کیا
حال سب روشن ہے تم پر رحمۃ للعلمین

کفر کی ظلمت چھنٹی جب نور چمکا آپکا
حق کے خورشید منور رحمۃ للعلمین

اپنے دامن میں چھپا لینا خدا کیواسطے
تیز ہو جب مہر محشر رحمۃ للعلمین

دل میں آنکھوں میں جگہ دی آپ ہی کیواسطے
آسلیماں ہو رہے گھر رحمۃ للعلمین

میں بھکاری در بدر کب تک پھروں خستہ خراب
اب بلا لو اپنے در پر رحمۃ للعلمین

ہم کمینے روز و شب سوتے ہیں بالکل بے خبر
رات بھر روتے تھے سرور رحمۃ للعلمین

Marfat.com

مظہر ذات خدا محبوب رب دو سرا
بادشاہ ہفت کشور رحمۃ للعلمین

جس نے دیکھی تیری صورت حق اسی یاد آگیا
کیوں نہ ہوں آنکھیں منور رحمۃ للعلمین

تو نے فرمایا ھو المعطی و انی قاسم
کیوں نہ مانگوں تیرے در پر رحمۃ للعلمین

روز محشر عاصیونکو بخشوانے کے لیے
ڈھونڈھتے ہیں مثل مادر رحمۃ للعلمین

ہمکو خواہش ہے نہ دنیا کی نہ کچھ عقبیٰ کی فکر
بس گئے ہیں دل کے اندر رحمۃ للعلمین

ہے نہ کوئی تیرا ثانی اور نہ ہوگا تا ابد
ہر صفت میں سب سے بڑھکر رحمۃ للعلمین

دور نے نزدیک نے آواز یکساں ہی سنی
جب ہوئے بالائے منبر رحمۃ للعلمین

ہم سیہ کاروں کی بخشش کی کوئی صورت نہیں
ناز ہے تیرے کرم پر رحمۃ للعلمین

ہر گھڑی طاعت اور محبت میں رہو بستہ کمر
بس یہ ہے ارشاد سرور رحمۃ للعلمین

دین کو چھوڑو نہ دنیا کے لیے اے مومنو
دین و دنیا دینگے یکسر رحمۃ للعلمین

جالیاں ہوں ہاتھ میں اور التجائیں لب پہ ہوں
ہو مقدر یاوری پر رحمۃ للعلمین

تیرے تیری آل کے صدقے میں ای جان جہاں
ہو میسر حج اکبر رحمۃ للعلمین

تیرا جلوہ تھا شب اسری کہ عرش و فرش میں
نور حق تھا جلوہ گستر رحمۃ للعلمین

کیا زمین و آسمان کیا انبیا کیا اولیا
سب ہیں مشتق تو ہے مصدر رحمۃ للعلمین

بس خدا انکو کہنا اور جو چاہو کہو
سب سے بالا سب سے برتر رحمۃ للعلمین

ذکر تیرا دلکشا اور نام تیرا جانفزا
فکر تیری روح پرور رحمۃ للعلمین

سب فصیحان زمانہ دم بخود حیرت میں ہیں
کون ہے تیرا سخنور رحمۃ للعلمین

رمز محبوب و محب میں تیرے کو دخل کیا
سر حق ہے ذات اطہر رحمۃ للعلمین

پنجتن میں ہیں فاطمہ خیر النسا شیر خدا
سبط اکبر سبط اصغر رحمۃ للعلمین

سایۂ عرش الٰہی میں کھڑا کرنا مجھے
ہیں سیہ عصیاں سے دفتر رحمۃ للعلمین

بے پڑھے عالم نے ہر عالم پہ علم القا کیے
علم غیب حق کے مظہر رحمۃ للعلمین

پنجۂ قدرت سنواری جنکو وہ ہیں مشک ساں
تیرے گیسوئے معنبر رحمۃ للعلمین

تم سخی داتا ہو میں ادنیٰ بھکاری آپکا
دیدو ٹکڑا ہاتھ اٹھا کر رحمۃ للعلمین

نیک بندہ تیرا تو رہتی ہے عنایت روز و شب
روسیہ پر بھی کرم کر رحمۃ للعلمین

سنتے ہی جاؤ در استغفار میں کہنے لگا
ہوں احمد اثم عفو تکیسر رحمۃ للعلمین

Marfat.com

خادم درباں بنا ہو بندۂ درگاہ کو
پھر رہا ہوں خوار در در رحمۃ للعلمین

تشنگی شربت دیدار سے مضطر ہوں میں
ہو عطا للہ ساغر رحمۃ للعلمین

خوف محشر کیوں جمیل قادری رضوی کو ہو
دونوں عالم میں ہیں سر پر رحمۃ للعلمین

امنگیں جوش پر آئیں ارادے گدگداتے ہیں
جمیل قادری شاید حبیب حق بلاتے ہیں

جگا دیتے ہیں قسمت چاہتے ہیں جس کی دم بھر میں
وہ جسکو چاہتے ہیں اپنے روضے پر بلاتے ہیں

انھیں ملتا ہے گویا وہ سایہ عرش اعظم کا
تری دیوار کے سایہ میں جو بستر جماتے ہیں

مقدر اسکو کہتے ہیں فرشتے عرش سے آکر
غبار فرش طیبہ اپنی آنکھوں میں لگاتے ہیں

خدا جانے کہ طیبہ کو ہمارا کب سفر ہوگا
مدینے کو ہزاروں قافلے ہر سال جاتے ہیں

شہ طیبہ یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
جلا دیتے ہیں مردوں کو وہ جب دم لب ہلاتے ہیں

مرے مولی یہ قوت ہے ترے در کے گداؤں میں
وہ جسکو چاہتے ہیں تا دم بھر میں بناتے ہیں

مدینے کی طلب میں جو نہیں لیتے ہیں جنت کو
انھیں تشریف لاکر حضرت رضواں مناتے ہیں

تصدق جان عالم اس کریمی و رحیمی کے
گنہ کرتے ہیں ہم وہ اپنی رحمت سے چھپاتے ہیں

وہابی قادیانی کاندھوی و نیچری سب کی
خبر لینا یہ ہر دم اہلسنت کو ستاتے ہیں

جمیل قادری کو دیکھکر جو روز غل ہوگا
یہی ہیں وہ کہ جو نعت حبیب حق سناتے ہیں

ہوا ہے جلوہ نما وہ نگار آنکھوں میں
کہ آج پھول رہی ہے بہار آنکھوں میں

نقاب اٹھ گیا کیا روئے ماہ طیبہ سے
کہ گلشن جنت سے ہے نور آشکار آنکھوں میں

نظر میں ایسا سمایا ہے گلشن طیبہ
کھلا ہوا ہے عجب لالہ زار آنکھوں میں

عروج پر ہو ہمارا ستارہ قسمت
بنے تمھارا اگر رہگزار آنکھوں میں

تمھارے عارض پر نور دیکھنے کیلیے
ہے جان زار بہت بیقرار آنکھوں میں

پروئے جاتے ہیں مژگاں میں وقت ذکر نبی
بھرے ہیں در عدن آبدار آنکھوں میں

ہے وقت نزع تسلی جان مضطر ہو
ذرا تو کھینچیے دم بھر قرار آنکھوں میں

نہ کیوں لحد میں مری جنت کا اک مکاں بنجائے
میں لیکے آیا ہوں تصویر یار آنکھوں میں

جنھوں نے دیکھا تمھارا جمال ایک نظر
ہوا ہے جلوہ حق آشکار آنکھوں میں

Marfat.com

میں لیکے کیا کروں گا اے خلد اے زاہد
بسے ہوئے ہیں مدینے کے خار آنکھوں میں

پسند اور نہیں کچھ بھی جز تصور یار
ہیں پتلیاں بھی بڑی ہوشیار آنکھوں میں

زمین طیبہ کو یوں فخر ہو گیا حاصل
لگائی خاک قدم بار بار آنکھوں میں

یہ کس نے نام مدینہ لیا مرے آگے
کہ اشک آ گئے بے اختیار آنکھوں میں

یہ مدینہ کا دیکھا نہ چہرۂ انور
نگاہ رہتی ہے یوں زار زار آنکھوں میں

زمین طیبہ نہ کیوں آسماں سے اونچی ہو
بنایا اس نے نبی کا مزار آنکھوں میں

رضا کے ہاتھ سے پی ہے جمیل نے وہ مے
کہ جس کا روز بڑھے گا خمار آنکھوں میں

ہم رسول مدنی کو نہ خدا جانتے ہیں
اور نہ اللہ تعالیٰ سے جدا جانتے ہیں

دونوں عالم تمہیں محبوب خدا جانتے ہیں
حق یہ ہے بعد خدا سب سے بڑا جانتے ہیں

اپنی ہستی جو ترے در پہ مٹا جانتے ہیں
کچھ وہی لطف فنا اور بقا جانتے ہیں

نہ ادب اور نہ تری مدح و ثنا جانتے ہیں
ہاتھ پھیلائے ترے در پہ سدا جانتے ہیں

میرے داتا مرے مولیٰ مجھے ٹکڑا مل جائے
بینوا اسکے سوا اور نہ صدا جانتے ہیں

وصل و فرقت کا کوئی حال تو ان سے پوچھے
تیرے در پر جو تڑپنے کا مزہ جانتے ہیں

آنکھوں والوں کو نظر آتے ہیں انکے جلوے
ان کے دیدار کو دیدار خدا جانتے ہیں

اصل کو چھوڑ کے کس واسطے شاخیں پکڑیں
ہم تو ایمان فقط تیری رضا جانتے ہیں

یا رسول عربی کیوں نہ رکھیں ورد زباں
آپکے نام کو ہم نام خدا جانتے ہیں

سر ہے کعبہ کی طرف دل ہے تمہاری جانب
ایسے سجدہ کو تو عشاق روا جانتے ہیں

جان عیسیٰ ترے اعجاز کا کہنا کیا ہے
جبکہ بندے ترے مردوں کو جلا جانتے ہیں

تیرے زوار کو رہبر کی ضرورت کیا ہے
تیری خوشبو سے ترے گھر کا پتا جانتے ہیں

کیوں بھٹکتے پھریں سرکار کے بندے در در
بگڑیاں سب کی وہ اک پل میں بنا جانتے ہیں

در اقدس پہ تمہارے جو پڑے رہتے ہیں
بڑھکے جنت سے مدینے کی فضا جانتے ہیں

قبر و محشر سے ڈریں کس لیے عاصی انکے
جو اشارے سے اسیروں کو چھڑا جانتے ہیں

حق نے تمکو دیا نعم بانٹتے ہو عالم میں
جو ملا جسکو تمہارا ہی دیا جانتے ہیں

بے ادب دشمن دیں محفل میلاد ہے یہ
انکے عشاق ہی کچھ اس کا مزہ جانتے ہیں

Marfat.com

بے بصر انکی وجاہت کو بھلا کیا جانے — اہل ایمان انھیں شانِ خدا جانتے ہیں

عالم الغیب فلا یظہر آیت پڑھ لو — تب یہ معلوم ہو تم کو کہ وہ کیا جانتے ہیں

عالم الغیب نے ہر غیب سکھایا انکو — ذرہ ذرہ کی خبر شاہ ہدیٰ جانتے ہیں

آیۂ علمک ہے مرے دعوے کی دلیل — اسکا منکر ہی کہیگا کہ وہ کیا جانتے ہیں

سامنے ان کے دو عالم ہیں مثالِ کفِ دست — انکے ارشاد کو ہم حق بخدا جانتے ہیں

اولیا کے لیے فرماتے ہیں مولینا روم — لوح محفوظ میں جو کچھ ہے لکھا جانتے ہیں

ہم یہ کب کہتے ہیں ذاتی ہے علوم سرکار — از ازل تا بہ ابد سب بعطا جانتے ہیں

علم سرکار ہے حادث تو خدا کا ہے قدیم — اب نہ کہنا یہ کبھی تم کہ وہ کیا جانتے ہیں

اسکو جو شرک بتاتے ہیں وہابی مرتد — تو خدا ہی کو وہ ظالم نہ خدا جانتے ہیں

دولۃ المکیہ نے اپنے قیامت توڑی — اب وہابی نہ کہیں گے کہ وہ کیا جانتے ہیں

مژدہ نا رسنا ان کو جمیل رضوی
ذات رحمٰن سے جو انکو جدا جانتے ہیں

قمر کے دو کیے انگلی سے طاقت اسکو کہتے ہیں — ہوا اکدم میں عود الشمس قدرت اسکو کہتے ہیں

جو پھیلا تھا اندھیرا اس جہاں میں کفر و بدعت کا — وہ اکدم میں مٹا شمع ہدایت اسکو کہتے ہیں

جو دیکھیں حضرت یوسف جمال سید عالم — تو فرمائیں قسم حق کی ملاحت اسکو کہتے ہیں

بنایا انکو مختار دو عالم اُن کے مولے نے — خلافت ایسی ہواتی ہے نیابت اسکو کہتے ہیں

شب معراج یہ غل تھا ملائک حور و غلماں میں — حسیں ہوتے ہیں ایسے خوبصورت اسکو کہتے ہیں

کوئی چوتھے فلک پر طور پر کوئی مگر آقا — گئے عرش معلی پر وجاہت اسکو کہتے ہیں

لگایا سرمۂ مازاغ حق نے انکی آنکھوں میں — وہ ہیں ہر چیز کے ناظر بصارت اسکو کہتے ہیں

نہیں ہے اور نہ ہوگا بعد آقا کے نبی کوئی — وہ ہیں شاہ رسل ختم نبوت اسکو کہتے ہیں

لگا کر پشت پر مہر نبوت حق تعالیٰ نے — انھیں آخر میں بھیجا خاتمیت اسکو کہتے ہیں

بھکاری بنکے اس در پر جو مانگوگے وہ پاؤگے — کہ ارباب نظر باب اجابت اسکو کہتے ہیں

بلا سے پہلے آتی ہے مدد تیرے غلاموں پر — ترے صدقے عرب والے اعانت اسکو کہتے ہیں

جو عالم کے شکم کو نعمتوں سے سیر فرمائیں — وہ خود فاقے کریں دو دو قناعت اسکو کہتے ہیں

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو ظلم کے بدلے — حلیم ایسے ہوا کرتے ہیں رحمت اسکو کہتے ہیں

Marfat.com

طفیلِ سرورِ عالم مدینہ ہم جو دیکھیں گے
کھِلیں گے دل میں خوش ہو کر کہ جنت اسکو کہتے ہیں

تمہارا سبز گنبد دیکھکر ہے عرش سکتے میں
بلندی کس قدر پائی ہے رفعت اسکو کہتے ہیں

غلامانِ نبی کو حضرت موسیٰ نے جب پوچھا
تو فرمایا خدا نے خیرِ امت اسکو کہتے ہیں

عرب کے چاند کی جب روشنی پھیلے گی محشر میں
کہیں گے انبیا ماہِ رسالت اسکو کہتے ہیں

تری شانِ رحیمی جوش پر جس وقت آئیگی
اٹھیگا شور محشر میں کہ رحمت اسکو کہتے ہیں

رفیقِ مصطفےٰ صدیق اکبر غار تیرہ میں
ہیں جاں دینے کو آمادہ رفاقت اسکو کہتے ہیں

کٹا کر سر حسین ابن علی راہِ الٰہی میں
شہید و بچے ہوئے سر شہادت اسکو کہتے ہیں

فرشتو یاد رکھنا نام اس عاصی کا محشر میں
جمیل قادری سب اہلسنت اسکو کہتے ہیں

خدا کے پیارے نبی ہمارے رؤف بھی ہیں رحیم بھی ہیں
شفیع بھی ہیں رسول بھی ہیں مطاع بھی ہیں قسیم بھی ہیں

اٹھاتے تکلیفیں کافروں سے دعا ہدایت کی انکی کرتے
تمام اوصاف ہیں ہیں یکتا شکور بھی ہیں حلیم بھی ہیں

یہ لا دوا ہے مرض ہمارا طبیب کیوں کر کریں گے چارہ
علاج میرا کریں گے آقا طبیب بھی ہیں حکیم بھی ہیں

نہیں ہے کچھ عرض کی ضرورت کہ انپہ روشن ہے سب کی حالت
رسولِ اکرم سمیع بھی ہیں بصیر بھی ہیں علیم بھی ہیں

انھیں کے در کے ہیں ہم بھکاری انھیں کی یہ نعمتیں ہیں ساری
انھیں کے ہیں سلسبیل و کوثر انھیں کے قصرِ نعیم بھی ہیں

وہ عرش کے تاجدار انوکی صفت ہے یٰسین شنا ہے طٰہٰ
غنی و معطی ہے نام انکا عرب کے دُرِ یتیم بھی ہیں

ہر ایک گل میں ہے رنگ انکا زبان بلبل پہ اُن کا نغمہ
ہے سب کی آنکھوں میں نور انکا وہ سب کے دلمیں مقیم بھی ہیں

عطا کیے ہیں لقب خدا نے ہمارے آقا کو کیسے پیارے
امین بھی ہیں مکین بھی ہیں عزیز بھی ہیں عظیم بھی ہیں

میں ان کا بندہ وہ میرے مولیٰ وہ میرے مالک میں انکا بردہ
خدا کے فضل و کرم سے آقا حفیظ بھی ہیں کریم بھی ہیں

انھیں کے سر پر ہے تاج عزت انھیں کے باعث ہے ساری خلقت
نہ کیوں ہوں مالک وہ عرش حق کے حبیب بھی ہیں کلیم بھی ہیں

عفو ہو تم عزیز ہو تم وکیل ہو تم کفیل ہو تم
تمھارے بندے ہیں ہم اگرچہ سقیم بھی ہیں اثیم بھی ہیں

جمیل رضوانی قادری کو غم عذاب الیم کیوں ہو
مدینے والے ہیں اُن کے یکر پہ مدد پہ غوث عظیم بھی ہیں

یہ وہ محفل ہے جسمیں احمد مختار آتے ہیں
زیارت کے لیے بنکر ملک زوار آتے ہیں
غلامان شہ دیں بزم میں یوں آتے ہیں جیسے
وہ لیجاتے ہیں بخشش کی سند سرکار طیبہ سے
جلوے ہے میزبانی جوش پر سرکار طیبہ کی
نگاہ کور باطن قاصر و مجبور ہے لیکن
منافق جانتے ہیں شرک گر اس بزم اقدس کو
مخالف بے ادب اس ذکر کی رفعت کو کیا سمجھے
قیام محفل مولد سے جلتے ہیں بہت سنکر
یہ اُنکے سبز گنبد پر بخط نور لکھا ہے
اٹھیگا شور محشر میں گنہگارو نہ گھبراؤ
خریدیں گے جو رحمت کے عوض انبار عصیاں کے
جو کہتے ہیں مصیبت میں اغثنی یا رسول اللہ
شب تاریک مرقد سے نہ گھبرائے دل مضطر

ملائک لیکے رحمت کے یہاں انوار آتے ہیں
نبی کو دیکھیے یاں طالب دیدار آتے ہیں
بھکاری بھیک لینے بر سر دربار آتے ہیں
معاصی کے جو مومن لیکے یاں طومار آتے ہیں
لیے رحمت کے خوانوں میں ملک انوار آتے ہیں
شہ کون و مکاں ہر دل میں سو سو بار آتے ہیں
تو خود کیوں شرک کرنے کے لیے مکار آتے ہیں
یہاں پر سر کے بل اہل سنن دیندار آتے ہیں
مگر سوہن پہنکر یاں ادب کے ہار آتے ہیں
وہ اچھے ہو کے جاتے ہیں جو یاں بیمار آتے ہیں
وہ دیکھو شاہ کھولے گیسوئے خمدار آتے ہیں
خریدار گنہ اب بر سر بازار آتے ہیں
مدد کو نیکو اُن کی سید ابرار آتے ہیں
کوئی دم میں نظر وہ چاند سے رخسار آتے ہیں

خداوندا دم آخر یہ عزرائیل فرمائیں
جمیل قادری ہوشیار ہو سرکار آتے ہیں

نہ میں باغی ہوں نہ منکر نہ نگاروں میں ۔۔۔ نام لیوا ہوں ترا تیرے گنہگاروں میں
سر رگڑتے ہیں سلاطین زمانہ آکر ۔۔۔ دبدبہ ایسا نہ دیکھا کہیں درباروں میں
انکا بندہ جو بنا ہو گیا آزاد وہی ۔۔۔ ان سے جو کوئی پھرا وہ ہے گرفتاروں میں
انکا بندہ جو ہوا خلد ہے اس کی خواہاں ۔۔۔ ان کے دشمن ہیں جہنم کے سزاواروں میں
آج جو جاہیں کہیں پیرو نجدی لعیں ۔۔۔ کل کو کھل جائیگا اٹھیں گے جو مکاروں میں
شرم کر پھر قیامت مجھے آنکھیں نہ دکھا ۔۔۔ انکو دیکھا ہی میں ہوں جنکے گنہگاروں میں
آنکھ تو کھول کے دیکھو نگہ ایماں سے ۔۔۔ شان والشمس نظر آتی ہے رخساروں میں
خوبی بخت سے ہو جائے زیارت جو نصیب ۔۔۔ نام لکھ جائے مرا آپکے زواروں میں
آپکے صدقے میں اے روح جنان جان چمن ۔۔۔ خرمن گل ہی نظر آتے ہیں انگاروں میں
اک نبوت تو نہیں باقی ہیں جتنے اوصاف ۔۔۔ جمع ہیں اے شہ لولاک ترے یاروں میں
بے طلب اپنے بھکاری کی بھرے جو جھولی ۔۔۔ ایسی سرکار بتا دے کوئی سرکاروں میں
ہاتھ اٹھا کر مرے داتا مجھے ٹکڑا دیدو ۔۔۔ اے کرم عرفی میں بھی ہوں حقداروں میں

کوہ غم کاہ نہ کیوں کر ہو جمیل رضوی
رحمت شاہ عرب جب ہے گنہگاروں میں

کیے کون و مکاں روشن تری تنویر کے قرباں ۔۔۔ تو پہنچا لامکاں پیارے تری توقیر کے قرباں
رخ و زلف نبی کو دیکھکر کہتا ہے آئینہ ۔۔۔ عرب کے چاند میں بھی ہوں تری تنویر کے قرباں
نبی کی خاک پا اکسیر اعظم سے بھی بڑھکر ہے ۔۔۔ میں کیوں لے کیمیا گر ہوں تری اکسیر کے قرباں
فصیحان عرب حیران ہو ہو کر یہ کہتے تھے ۔۔۔ رسول اللہ کی تقریر پر تنویر کے قرباں
ہزاروں دشمنوں کو اکدم میں کرلیا بندہ ۔۔۔ رسول اللہ کے خطبے تری تاثیر کے قرباں
ملائک انس و جن کیا جانور بھی ہو گئے شیدا ۔۔۔ ہوئے سنگ و شجر گویا تری تسخیر کے قرباں
عطا کیں نعمتیں دونوں جہانکی حق تعالیٰ نے ۔۔۔ خدا کے نائب مطلق تری جاگیر کے قرباں
وطن اپنا کیا طیبہ میں جب محبوب اکرم نے ۔۔۔ تو مکہ کیوں مدینہ کی نہ ہو تقدیر کے قرباں
کروں میں اسقدر یارب رخ مولیٰ کا نظارہ ۔۔۔ کہ ہوں آنکھیں مری والشمس کی تفسیر کے قرباں
مسلمانوں پہ ایسا تو نے دام مکر پھیلایا ۔۔۔ کہ ہے ابلیس بھی نجدی تری تزویر کے قرباں
وہ شیخ احمد رضا خاں جسنے راہ راست دکھلائی ۔۔۔ جمیل قادری کیوں ہو نہ ایسے پیر کے قرباں

Marfat.com

عالم میں کیا ہے جسکی کہ تجھکو خبر نہیں — ذرہ ہے کونسا تری جس پر نظر نہیں

ارض و سما نہیں ہیں کہ شمس و قمر نہیں — کس چیز پر حبیب خدا کا اثر نہیں

نجدی شقی خبیث لعین کا یہ قول ہے — مخلوق کی تو کیا انھیں اپنی خبر نہیں

قائل ہو علم غیب نبی کا وہ کیوں شقی — مرتد کے دل میں حب نبی کا اثر نہیں

دنیا میں ہو ذلیل تو عقبیٰ میں خوار ہو — جو خاکپائے حضرت خیر البشر نہیں

انوار کا ورود ہے بزم رسول میں — منکر ہے بے بصر اُسے آتا نظر نہیں

یہ علم غیب ہے کہ رسول کریم نے — خبریں وہ دیں کہ جنکی کسی کو خبر نہیں

کہتے ہیں جبرئیل بہشت میں نے کی تلاش — تجھسا جہان بھر میں کوئی تاجور نہیں

معراج میں خدا نے بلایا انھیں جہاں — واللہ اس جگہ پہ کسی کا گزر نہیں

تقسیم کر رہا ہے تو عالم میں نعمتیں — ظاہر میں گو کہ پاس ترے مال و زر نہیں

منگتا ہیں ہم رسول کے کیوں در بدر پھریں — کیا ہمکو بھیک کے لیے مولی کا در نہیں

بیشک رہِ مدینہ میں نجدی کو خوف ہے — سنی کو ان کی راہ میں مطلق خطر نہیں

اللہ کے حبیب کا دامن ہے ہاتھ میں — محشر کی سختیوں کا ہمیں کچھ خطر نہیں

سنکر جمیل قادری تیرا کلام نعت
بھولیں گے تجھکو طالب حق عمر بھر نہیں

یا رسول اللہ آ کر دیکھ لو — یا مدینے میں بلا کر دیکھ لو

سیکڑوں کے دل منور کر دیے — اس طرف بھی آنکھ اٹھا کر دیکھ لو

کشتۂ دیدار زندہ ہو ابھی — جان عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

کلمہ پڑھتے جی اٹھیں مردے ابھی — جانِ عیسیٰ لب ہلا کر دیکھ لو

رنج و غم درد و الم کی میرے گرد — بھیڑ ہے سرکار آ کر دیکھ لو

چھیڑے جاتے ہیں مجھے منکر نکیر — گور میں تشریف لا کر دیکھ لو

میری آنکھوں میں تمھیں ہو جلوہ گر — چلمن مژگاں اٹھا کر دیکھ لو

یہ کبھی انکار کرتے ہی نہیں — بینواؤ آزما کر دیکھ لو

چاہے جو مانگو عطا فرمائینگے — نامرادو ہاتھ اٹھا کر دیکھ لو

سیر جنت دیکھنا چاہو اگر — روضۂ انور پہ آ کر دیکھ لو

Marfat.com

دو جہاں کی سرفرازی ہو نصیب — ان کے آگے سر جھکا کر دیکھ لو
طور پر جلوہ جو دیکھا تھا کلیم — آج یاں پردہ اٹھا کر دیکھ لو
اُن کی رفعت کا پتا ملتا نہیں — مہر و مہ چکر لگا کر دیکھ لو

اس جمیل قادری کو بھی حضور
اپنے در کا سگ بنا کر دیکھ لو

ہر جگہ ہیں جلوہ گستر دیکھ لو — ہر مکاں ہر دل کے اندر دیکھ لو
انکا جلوہ ہر جگہ موجود ہے — چاہو جب دم آنکھ اٹھا کر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں ہی میں نہیں — بلکہ ہر ذرہ کے اندر دیکھ لو
اس قدر رکھو تصور ہر گھڑی — اُن کی صورت دل کے اندر دیکھ لو
رویت حق کی تمنا ہے اگر — شاہ کا روئے منور دیکھ لو
چودھویں کا چاند بھی شرمائیگا — خاک طیبہ منہ پہ ملکر دیکھ لو
خلد آئے گی منانے کیلئے — آستاں پر اُنکے مر کر دیکھ لو
چاہتے ہو گر رہے باقی نشاں — آستاں پر انکے مٹ کر دیکھ لو
یوں منادی حشر میں دیگا ندا — کشتی امت کا لنگر دیکھ لو
پیاس سے باہر زبانیں آ گئیں — بہر حق یا شاہ کوثر دیکھ لو
عرش و فرش و لامکاں سب ملک ہیں — ایسے ہوتے ہیں تونگر دیکھ لو
عرض حاجت کی ضرورت ہی نہیں — حال سب روشن ہے تم پر دیکھ لو

ہے پھنسا غم میں جمیل قادری
رحم گستر بندہ پرور دیکھ لو

باغ دو عالم دم سے تمہارے ہے گلزار رسول اللہ
کون و مکاں ہیں رخ سے تمہارے پرانوار رسول اللہ

تم ہو حشر کے راج دلارے نور الٰہی عرش کے تارے
بنا موری لگا دو کنارے کھیون ہار رسول اللہ

سو لی تم نے ہمارے غم میں شب بھر رو کر گی ہیں آہیں
امت پر ہے روز ازل سے کتنا پیار رسول اللہ

Marfat.com

بھولی بھیڑیں ہم ہیں تمھاری چاروں طرف ہیں گرگ شکاری
کوئی نہیں ہے بچانے والا ہو غمخوار رسول اللہ

ہائے نہ کی کچھ ہم نے کمائی لہو ولعب میں عمر گنوائی
اب جو گھڑی پرسش کی آئی تم ہو یار رسول اللہ

چاہو بگاڑ دیا کہ سنبھالو چاہو ڈباؤ یا کہ نکالو
تم ہو ہمارے مالک وحاکم ہم لاچار رسول اللہ

ہوئی چشم وقلب میں آجا للہ بخت سیہ چمکا جا
اُجڑا بن ہے ہمارے دل کا کر گلزار رسول اللہ

کرکے شفاعت تم بخشاؤ دامن ڈھک کر عیب چھپاؤ
حشر میں اپنا کوئی نہیں ہے حامی کار رسول اللہ

راہ کٹھن اور دور ہے منزل سر پر عصیاں پاؤں ہیں گھائل
ہائے چلیں ہم لیکر کیونکر یہ انبار رسول اللہ

کھولدو گیسو برسے رحمت ڈھلکر عصیاں پاک ہو امت
چمکے سیہ بختوں کی قسمت شب ہے تار رسول اللہ

ڈوبا ہوا سورج پلٹایا چاند کو ٹکڑے کرکے دکھایا
حکم سے تیرے کرسکے کوئی کب انکار رسول اللہ

چاہو جسے فردوس میں جادو چاہو جسے دوزخ میں بھیجو
جنت و نار ہیں ملک تمھاری ہو مختار رسول اللہ

خود ہی خدا نے تمکو پڑھایا علم نہ تم سے کوئی چھپایا
رب نے تمھارے کھولے ہیں تم پر سب اسرار رسول اللہ

آج جمیل قادری دل سے ذکر اپنے آقا کا کرلے
دور کریں گے بیشک تیرے سب افکار رسول اللہ

تمھیں نے تو کیا ہمکو مسلماں یا رسول اللہ	تمھیں تو ہو ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ
نہ بھولے اور نہ بھولو گے قیامت تک غلاموں کو	نہ کیوں ہوں اہلسنت تم پہ قرباں یا رسول اللہ
فقط یہ آرزو ہے نزع میں مرقد میں محشر میں	کہیں ہم سے نہ چھوٹے تیرا داماں یا رسول اللہ

Marfat.com

لوا الحمد کے نیچے بنے مولیٰ قیامت میں
مرا ہر رونگٹا تیرا ثنا خواں یا رسول اللہ

ترے حسن و ملاحت پر دو عالم کیوں نہ ہوں قرباں
خدائے پاک ہے جب تیرا خواہاں یا رسول اللہ

مکان و لامکاں حور و ملک عرش و فلک کرسی
تمہارے ہی لیے یہ سب ہے ساماں یا رسول اللہ

تری تربت کے آگے عرش کا بھی سر خمیدہ ہے
بلند افلاک سے ہے تیرا ایواں یا رسول اللہ

سلاطین زمانہ آستاں پر سر رگڑتے ہیں
تمہاری خاک در ہے تاج شاہاں یا رسول اللہ

کروروں نعمتوں سے بے طلب ادنیٰ اشارے میں
بھرے عالم کے تم نے جیب و داماں یا رسول اللہ

مریضانِ جہاں کو تم شفا دیتے ہو دم بھر میں
خدارا درد کا ہو میرے درماں یا رسول اللہ

میں اک ادنیٰ بھکاری آپ سلطان زمانہ ہیں
سلیماں آپ میں مور سلیماں یا رسول اللہ

تمہارے نور سے حق نے کیے کون و مکاں ظاہر
تمہیں ذرات عالم میں ہو تاباں یا رسول اللہ

لیا تمھارا روز میثاق انبیا سے حق تعالیٰ نے
تمہاری پیروی کا عہد و پیماں یا رسول اللہ

بنایا ہے خدا نے دونوں عالم کا تجھے حاکم
سروں پر لیتے ہیں سب تیرا فرماں یا رسول اللہ

تو ہے بندہ خدائے پاک کا میں تیرا بندہ ہوں
توسط سے ترے ہوں عبد رحمٰں یا رسول اللہ

خدا کے بعد افضل جاننا تم کو دو عالم سے
یہی تو ہے ہمارا دین و ایماں یا رسول اللہ

ترے فضل و کرم سے دور کیا ہے گر میں بنجاؤں
تری چوکھٹ کے دربانوں کا درباں یا رسول اللہ

صدائے صور سنکر آپ کا پڑھتا ہوا کلمہ
میں اٹھوں قبر سے شاداں و خنداں یا رسول اللہ

غلاموں کی ہر اک مشکل میں تم امداد کرتے ہو
مری بھی مشکلیں ہو جائیں آساں یا رسول اللہ

جمیل قادری کی دو جہاں میں لاج رکھ لینا
طفیل حضرت احمد رضا خاں یا رسول اللہ

ترے دربار کے جبریل درباں یا رسول اللہ
تری سرکار کے خادم ہیں رضواں یا رسول اللہ

ہزاروں ناظرہ پڑھ پڑھ کے حافظ ہو گئے اسکے
تمہارا مصحف رخ ہے کہ قرآں یا رسول اللہ

تری سیرت نے لاکھوں بت پرستوں کو کیا مومن
تری صورت دوائے دردمنداں یا رسول اللہ

در دندان اقدس کی جھلک کا ایک پرتو ہے
جو ہیں افلاک پر انجم درخشاں یا رسول اللہ

مصیبت دور بھاگے مشکلیں آسان ہوں فوراً
پکارے جو کوئی تم کو مسلماں یا رسول اللہ

ترا اک قطرۂ دریائے رحمت سرخرو کر دے
گناہوں نے کیا بیحد پشیماں یا رسول اللہ

شہید کربلا کی پیاس کا صدقہ برس جائے
سیہ کاروں پہ تیرا ابر نیساں یا رسول اللہ

Marfat.com

اثر کیوں کر کرے گی آفتاب حشر کی گرمی
مرے سر پر تو ہوگا تیرا داماں یارسول اللہ

تجھے دیکھوں ترے یاروں کو دیکھوں اور ترے رب کو
مجھے ہو عید گر محشر کا میداں یارسول اللہ

قیامت میں مدد کرنا مری اے شافع محشر
بجز تیرے وہاں ہے کون پرساں یارسول اللہ

براتی ساتھ ہوں دولہا کے جب میدان محشر میں
تو اسمیں میں بنوں تیرا ثنا خواں یارسول اللہ

خریداروں میں اس عاصی کو فرمائیے شامل
کھلے جب حشر میں رحمت کی دکاں یارسول اللہ

اجل نزدیک ہے اس سبز گنبد کی زیارت کا
کہیں دل ہی میں لیجاؤں نہ ارماں یارسول اللہ

سنہری جالیوں کے سامنے گر میرا دم نکلے
میسر ہو مجھے لطف فراواں یارسول اللہ

جو منکر ہیں وہ جلتے ہیں نبی کے نام نامی سے
پکارا کرتے ہیں ہر دم مسلماں یارسول اللہ

جمیل قادری دربار حق میں پیش ہو جس دم
تو کہہ دینا یہ ہے میرا ثنا خواں یارسول اللہ

کیونکر نہ ہو مکے سے سوا شان مدینہ
وہ جبکہ ہوا مسکن سلطان مدینہ

مکے کو شرف ہے تو مدینے کے سبب سے
اس واسطے مکہ بھی ہے قربان مدینہ

ہوتا ہے فلک کا سر تسلیم یہاں خم
اللہ رے بلندی تری ایوان مدینہ

آتے ہیں سر عجز جھکائے ہوئے لاکھوں
شاہان جہاں پیش گدایان مدینہ

بلبل کبھی بھولے سے نہ لے نام چمن کا
دیکھا ہی نہیں جس نے گلستان مدینہ

لاکھوں نے لگائے ہیں ترے کوچے میں بستر
تھوڑی سی جگہ ہمکو بھی دے جان مدینہ

پہنچا دے تو محبوب کے در پر مجھے یارب
لیجاؤں نہ دنیا سے میں ارمان مدینہ

سمجھونگا ہوئی عید مبارک مجھے جس دم
ہو جائے گا یہ سر مرا قربان مدینہ

اتراتی ہے کیوں باد صبا تو مرے آگے
دیکھیں گے کبھی ہم بھی گلستان مدینہ

سر دے کے غلامان نبی راہ خدا میں
آرام سے سوئے تہ دامان مدینہ

شاہان جہاں کانپتے ہیں نام سے تیرے
اللہ یہ صولت تری سلطان مدینہ

کیا وصف کروں خوبی اخلاق کا ان کے
بے مثل ہے دنیا میں ہر انسان مدینہ

سرسبز کسی کی بھی نہ ہو کشت تمنا
برسے نہ اگر خلق پہ نیسان مدینہ

مخلوق خداوند ہے سب زیر حکومت
ہے حاکم کونین سلیمان مدینہ

آرام سے ٹھہراتا ہے زوار نبی کو
گویا کہ یہ چھوٹا سا ہے احسان مدینہ

Marfat.com

پیش آتے ہیں رحمت کے فرشتے بتواضع
اللہ کے مہمان ہیں مہمان مدینہ

ہوجائے جو سرکار کی رحمت کا اشارہ
سگ اپنا بنائیں مجھے دربان مدینہ

مرنے پہ بھی چھوڑیں گے نہ محبوب کا کوچہ
عشاق کی جنت ہے بیابان مدینہ

گھبرائیں گے سب مہر قیامت کی تپش سے
بےخوف مگر ہوں گے گدایان مدینہ

سبطین کی جب حشر میں آئیگی سواری
غل ہوگا کہ وہ آتے ہیں خوبان مدینہ

ہے عرض جمیل رضوی کا یہ خلاصہ
لاشہ ہو مرا اور بیابان مدینہ

عشاق یہ کہتے ہیں جمیل رضوی کو
ہے نغمہ سرا بلبل بستان مدینہ

یارب مرے دل میں ہے تمنائے مدینہ
ان آنکھوں سے دکھلا مجھے صحرائے مدینہ

نکلے نہ کبھی دل سے تمنائے مدینہ
سر میں رہے یارب مرے سودائے مدینہ

ہر ذرہ میں ہے نور تجلائے مدینہ
ہے مخزن اسرار سراپائے مدینہ

ایسا مری نظروں میں سما جائے مدینہ
جب آنکھ اٹھاؤں تو نظر آئے مدینہ

پھرتے ہیں یہاں ہند میں ہم بے سروساماں
طیبہ میں بلالو ہمیں آقائے مدینہ

اس درجہ ہیں مشتاق زیارت مری آنکھیں
دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ

یاد آتا ہے جب روضۂ پرنور کا گنبد
دل سے یہ نکلتی ہے صداہائے مدینہ

میں وجد کے عالم میں کروں چاک گریباں
آنکھوں کے مرے سامنے جب آئے مدینہ

کیونکر نہ جھکیں خلق کے دل اسکی طرف کو
ہے عرش الٰہی بھی تو جویائے مدینہ

سر عرش کا خم ہے ترے روضے کے مقابل
افلاک سے اونچے ہیں مکانہائے مدینہ

طیبہ کی زمیں جھاڑتے آتے ہیں ملائک
جبریل کے پر فرش معلائے مدینہ

قرآن قسم کھاتا نہ اس شہر کی ہرگز
گر ہوتا نہ وہ گل چمن آرائے مدینہ

سلطان دو عالم کی مرے دل میں ہے تربت
ہوتے ہیں یہ کعبے سے سنہائے مدینہ

کیوں گور کا کھٹکا ہو قیامت کا ہو کیا غم
شیدائے مدینہ ہوں میں شیدائے مدینہ

کیوں طیبہ کو یثرب کہو ممنوع ہے قطعاً
موجود ہیں جب سیکڑوں اسمائے مدینہ

جاتے نہیں حج کرکے جو کعبے سے مدینہ
مردود شیاطین ہیں اعدائے مدینہ

بلوائے مدینے میں جمیل رضوی کو
سگ اپنا بنالو اسے مولائے مدینہ

Marfat.com

کیا لکھوں میں بھلا رسول اللہ
آپ کا مرتبہ رسول اللہ

کوئی دکھلا تو دے زمانے میں
آپ سا با عطا رسول اللہ

کھلی تفسیر ہے رفعنا کی
آپ کا تذکرہ رسول اللہ

سارا عالم بنا تمہارے سبب
تم ہو سب کی بنا رسول اللہ

تم نہ ہوتے تو کچھ نہیں ہوتا
تم سے ہے میں دوسرا رسول اللہ

نہ تو پیدا ہوا نہ ہوگا کبھی
آپ سا دوسرا رسول اللہ

سب نے تجھ سے سنا کلام خدا
تو نے رب سے سنا رسول اللہ

وصل حق کے لیے ملا واللہ
خوب یہ سلسلہ رسول اللہ

میں رضا کا رضا تمہارے ہیں
یوں ہوا آپ کا رسول اللہ

ہیں رضا پر خدا رضا تم پر
تم حبیب خدا رسول اللہ

تم کو پایا خدائے برتر سے
تم سے پایا خدا رسول اللہ

ماسوے اللہ حق تعالیٰ نے
سب تمھیں دیدیا رسول اللہ

سگ در حکم کے خلاف کرے
پھر بھی دو تم غذا رسول اللہ

سب سلاطین دہر دیتے ہیں
تیرے در پر صدا رسول اللہ

بادشاہان دہر پر بیٹھا
آپ کا دبدبہ رسول اللہ

دیا بندوں کو تم نے بخشش کا
مژدۂ جاں فزا رسول اللہ

مظہر ذات حق تمہاری ذات
حق کے تم آئینہ رسول اللہ

گو ہو ظاہر میں تم بشکل بشر
پر ہو نور خدا رسول اللہ

تم مرے بادشاہ بندہ نواز
میں تمھارا گدا رسول اللہ

سارا عالم تمھارا پرتو ہے
تم ہو ظل خدا رسول اللہ

سب ہدایت کے آپکی محتاج
آپ ہیں رہنما رسول اللہ

قدرت رب کا آئینہ ٹھہرا
تیرا ہر معجزہ رسول اللہ

انبیا دیتے ہیں خدا کے حضور
آپ کا واسطہ رسول اللہ

حشر تک تم سے فیض پائیں گے
انبیا اولیا رسول اللہ

ہم غلاموں پہ ہے تمھارا فضل
تم پہ فضل خدا رسول اللہ

Marfat.com

بو البشر کیا کہ سارے عالم کے — تم ہو عقدہ کشا رسول اللہ
سب تمھارے حضور فریادی — تم حضور خدا رسول اللہ
ہاتھ خلقت کا مانگنے کے لیے — تیری جانب اٹھا رسول اللہ
پاتے شمس و قمر ہیں لیل و نہار — آپ ہی سے ضیا رسول اللہ
جاں نثاروں کی سجدہ گاہ کہوں — پا ترا نقش پا رسول اللہ
تیرے در پر مروں تو آجائے — زندگی کا مزہ رسول اللہ
خاک سے تیرے آستانہ کی — ہر مرض کی دوا رسول اللہ
ہے فرشتوں کی آنکھ کا سرمہ — آپ کی خاک پا رسول اللہ
کلمہ لا الہ الا اللہ — تم سے ظاہر ہوا رسول اللہ
حق کی توحید کا دو عالم میں — تم سے ڈنکا بجا رسول اللہ
دین اسلام کلمہ توحید — سب کو تم سے ملا رسول اللہ
تم سے اسلام کی ملی دولت — تم سے ایماں ملا رسول اللہ
کہوں ایمان سے خدا کی قسم — تم ہو ایماں مرا رسول اللہ
تم نے بانٹا دیا سو ارب کا — سب تمھیں سے ملا رسول اللہ
کیا نظر آئے دل کے اندھوں کو — اختیار آپ کا رسول اللہ
تم جو چاہو کرو کہ ہو مختار — تم پہ پیارا خدا رسول اللہ
تم کو رب نے کیا سمیع و بصیر — حاجت عرض کیا رسول اللہ
تم ہو واقف تمام غیبوں سے — تم سے کیا ہے چھپا رسول اللہ
ذرہ ذرہ نہ کیوں ہو تم پہ عیاں — رب نہ تم سے چھپا رسول اللہ
کیا کروں عرض تم پہ ظاہر ہے — حال سب کچھ مرا رسول اللہ
ہاں ہمارا بھی بخت چمکا دو — تم ہو شمس الضحیٰ رسول اللہ
ہے تو ہی قاسم حیات و ممات — دل مردہ جلا رسول اللہ
نور دے قلب و چشم روشن کر — تیرے بدر الدجیٰ رسول اللہ
چشم رحمت کے اک اشارے سے — آنکھ والا بنا رسول اللہ
جدھر اٹھے نگاہ آئے نظر — تم ہو جلوہ نما رسول اللہ

Marfat.com

ذات اقدس میں اپنی کرکے فنا — رحمت ہو بقا رسول اللہ
تو ہی تو میرے قلب میں بسجائے — ایسی دیدے فنا رسول اللہ
میرے قلب و دماغ میں مولیٰ — اپنی خوشبو بسا رسول اللہ
ہم پہ برسادو فضل کی بارش — تم ہو ابر سخا رسول اللہ
کھول گیسو کہ تیری امت پر — برسے نوری گھٹا رسول اللہ
اپنی رحمت سے کیجیے للہ — سینوں کا بھلا رسول اللہ
رہنمائی کرو کہ مل جائے — آپ کا راستہ رسول اللہ
پیش رب جس سے ہوں نہ شرمندہ — ایسی دیدو حیا رسول اللہ
بھر دو کشکول میرا رحمت سے — تم ہو بحر عطا رسول اللہ
المدد! المدد پریشاں ہم — فضل برحال ما رسول اللہ
بھر دو جھولی کہ در سے ہے کھڑا — آپ کا بے نوا رسول اللہ
تم کو قاسم کیا ہے رازق نے — تم نے سب کچھ دیا رسول اللہ
رزق رب کا ہے تم کھلاتے ہو — سارے عالم کو یا رسول اللہ
تم ہو مختار جس کو چاہو دو — نائب کبریا رسول اللہ
تم سوا کون ہے زمانے میں — میرا حاجت روا رسول اللہ
بطفیل حسین کردو رہا — ہوں اسیر بلا رسول اللہ
کون بخشائے گا بروز جزا — ہمکو تیرے سوا رسول اللہ
ہے دعا تیرے نام نامی پر — ہو مرا خاتمہ رسول اللہ
تیری چوکھٹ پہ دم نکل جائے — تیرے بندے کا یا رسول اللہ
بہر تسکین ہاتھ رکھ دیجیے — میرے دل پر ذرا رسول اللہ
نزع میں اور گور میں مجھکو — پیاری صورت دکھا رسول اللہ
پیش منکر نکیر مجھکو جواب — کردو تلقین یا رسول اللہ
پار بیڑا مرا لگا دیجیے — آپ ہیں ناخدا رسول اللہ
وہ ہے منکر خدائے برحق کا — جو ہے منکر ترا رسول اللہ
وہ جہنم کا بن گیا کندہ — تجھ سے جو پھر گیا رسول اللہ

Marfat.com

جو ترے دوستوں سے بغض رکھے ۔۔۔ اُس پہ قہر خدا رسول اللہ
جو ترے دشمنوں کو سمجھے دوست ۔۔۔ اُس پہ بجلی گرا رسول اللہ
جو کہ گنگوہی کی کرے تعریف ۔۔۔ اسکو اندھا اٹھا رسول اللہ
تھانوی کو جو پیشوا جانے ۔۔۔ اسکو نیچا دکھا رسول اللہ
قادیانی کو جو کہے مومن ۔۔۔ بھیج اُس پر بلا رسول اللہ
پیر نیچر کو سمجھے جو مسلم ۔۔۔ خوک اُس کو بنا رسول اللہ
ان خبیثوں کو جو کہے کافر ۔۔۔ اُسپہ فضل خدا رسول اللہ
ان شیاطیں پہ جو کرے لعنت ۔۔۔ اُسپہ رحم خدا رسول اللہ
کاندھویہ وہابیہ کے عدو ۔۔۔ چین پائیں سدا رسول اللہ
میرے احباب اہلسنت سے ۔۔۔ دور کر ہر بلا رسول اللہ

دعا بر اختتام مجلس

کرلو مقبول یا رسول اللہ ۔۔۔ یہ مری التجا رسول اللہ
بانی مجلس مبارک کو ۔۔۔ دیجئے بہتر صلہ رسول اللہ
جتنے سنی شریک مجلس ہیں ۔۔۔ سب پہ کردو عطا رسول اللہ
آپ کے آستاں کے بندے ہیں ۔۔۔ بخشدو ہر خطا رسول اللہ
ہر مصیبت میں کیجیے امداد ۔۔۔ جب پکاریں کہ یا رسول اللہ
اُس کی فوراً مراد بر آئی ۔۔۔ جس نے دل سے کہا رسول اللہ
قبر میں حشر و نشر و میزاں پر ۔۔۔ ہر الم سے بچا رسول اللہ
خلد میں اپنے ساتھ لے لینا ۔۔۔ اپنے بندوں کو یا رسول اللہ
تیرے بندے لگائے بیٹھے ہیں ۔۔۔ تیرا ہی آسرا رسول اللہ
پیر و مرشد مرے جناب رضا ۔۔۔ اُن پہ سایہ ترا رسول اللہ
ان کی اولاد سب پھلے پھولے ۔۔۔ حشر تک دائما رسول اللہ
حامد و مصطفیٰ رضا کے پھول ۔۔۔ مہکیں تا حشر یا رسول اللہ
اُن کی اولاد کا قیامت تک ۔۔۔ رہے گلشن ہرا رسول اللہ

Marfat.com

اُن کے اعدا پہ رکھ انھیں غالب اور عزت بڑھا رسول اللہ
اُن کے اعدا پہ قہر کی بارش تا ابد دائما رسول اللہ
شاد و آباد اُن کے دوست رہیں پھلیں پھولیں سدا رسول اللہ
نیچری گاندھوی وہابی سے سنیوں کو بچا رسول اللہ
سب مریضان اہلسنت کو دید و کامل شفا رسول اللہ
اہلسنت کے ناتوانوں کو کر دو طاقت عطا رسول اللہ
ہر جگہ میرے والدین پہ ہو رحم و فضل آپکا رسول اللہ
میرے اہل و عیال پر رحمت آپکی دائما رسول اللہ
کریں احمد حمید اور رشاد حمد تیری سدا رسول اللہ
عمر و علم و عمل دوامی عیش انکو کیجے عطا رسول اللہ
رنج و غم کی نہ دیکھیں شکل کبھی تیری رحمت سے یا رسول اللہ
میرے احباب پر بھی فضل رہے ہر گھڑی آپ کا رسول اللہ
غوث اعظم کا واسطہ ہو قبول میری ہر التجا رسول اللہ

اپنے بندے جمیل رضوی کو
خاص بندہ بنا رسول اللہ

بیاں ہو کس سے کمال محمد عربی ہے بے مثال جمال محمد عربی
درود کیوں نہیں پڑھتے خوش نصیب ہو بیان ہوتا ہے حال محمد عربی
مجال کیا ہے کہ انس و ملک کریں تعریف خدا سے پوچھیے حال محمد عربی
بہ جان کیا دو جہاں گر مجھے میسر ہوں کروں فدا بجمال محمد عربی
نرفت لا بزبان مبارکش ہرگز عجب ہے جود و نوال محمد عربی
زمانہ پلتا ہے اس آستان عالی پر عجب ہے جود و نوال محمد عربی
نبی کے نام سے تھراتے ہیں شہان جہاں بڑا ہے رعب و جلال محمد عربی
زیارت نبوی دید حق تعالیٰ ہے وصال حق ہے وصال محمد عربی
الٰہی امت عاصی مری مجھے دیدار یہی ہے رب سے سوال محمد عربی
لگا رہے ہیں ہمیشہ سے مہر و مہ چکر ملا نہ کوئی مثال محمد عربی

بجائے سر لگاؤں اُسی میں آنکھوں میں
ملے جو خاک نعال محمد عربی

میں لیکے کیا کروں حور و قصور رضواں
کھبا نظر میں جمال محمد عربی

فرشتو قبر میں مجھ سے سمجھ کے کرنا سوال
میں ہوں غلام بلال محمد عربی

اندھیری رات نہ ہوگی مری لحد کی کبھی
میں ہوں غلام بلال محمد عربی

گیاہ و خار و خس و خاک سے وہ بدتر ہے
نہیں ہے جسکو خیال محمد عربی

جمیل قادری شکر خدا کہ تو بھی ہوا
غلام عترت و آل محمد عربی

بشر سے غیر ممکن ہے ثنا حضرت محمد کی
خدا کرتا ہے خود قرآن میں مدحت محمد کی

پسند حق ہوئی صل علیٰ صورت محمد کی
نہ کیوں دونوں جہاں کو دل سے ہو چاہت محمد کی

ہے مژدہ مومنوں کو مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ
خدا دیکھا جسے حاصل ہوئی رویت محمد کی

بشر جن و ملک ہرگز نہیں ممکن کہ پہچانیں
خدا ہی جانتا ہے رفعت و شوکت محمد کی

خدا سے اپنی امت کیلئے پوچھا جو موسیٰ نے
تو فرمایا کہ افضل سب سے ہے امت محمد کی

ہوئے بت سرنگوں آتشکدہ میں زلزلہ آیا
دلوں پر چھا گئی کفار کے ہیبت محمد کی

الٰہی بندۂ ناچیز کی تجھ سے دعا یہ ہے
ترقی پر رہے دل میں سدا الفت محمد کی

بھکاری نعمتوں سے بھر رہے ہیں جھولیاں اپنی
مساکین جہاں پر وقف ہے دولت محمد کی

یہ رحمت ہے کہ دیتے ہیں دعائیں دشمنوں کو بھی
نرالی سارے عالم سے ہے ہر عادت محمد کی

چمکتی تھی وہ بجلی تیغ سلطان رسالت کی
فرشتے دیکھتے تھے جنگ میں صولت محمد کی

بھرے ہیں جیب و داماں نعمتوں سے دونوں عالم کے
مگر دینے سے بھر سکتی ہے کب نیت محمد کی

محبت رکھتے ہیں محبوب حق اپنے غلاموں سے
خدا کو اس لیے محبوب ہے امت محمد کی

خدا اس واسطے قائم کرے گا بزم محشر کو
کہ دیکھیں اولین و آخرین عزت محمد کی

دکھائی اپنی تیزی آفتاب حشر نے جس دم
غلامان نبی پر چھا گئی رحمت محمد کی

گنہگارو کہاں پھرتے ہو سرگرداں ادھر آؤ
تمہاری جستجو میں پھرتی ہے رحمت محمد کی

جسے کہتے ہیں محشر عید ہے وہ اہلسنت کی
کبھی دیکھیں گے حق کو اور کبھی صورت محمد کی

بنائے جائیں گے مہماں غلامان رسول اللہ
ٹھہرنے کو ملیگی حشر میں جنت محمد کی

نہ کیوں ہو ناز قسمت پر اگر اسطرح دم نکلے
زمیں پر میرا سر ہو سامنے تربت محمد کی

Marfat.com

دعا ہے یہ جمیل قادری کی حق تعالیٰ سے
رہے کونین میں ہم پر فزوں شفقت محمد کی

غزل اک اور بھی پڑھ اے جمیل قادری رضوی
کہ برسے جھوم کر حضار پر رحمت محمد کی

ہمارے سر پہ ہے سایہ فگن رحمت محمد کی
ہمارے دل میں ہے جلوہ کناں صورت محمد کی

گوارا ہی نہیں عشاق کو فرقت محمد کی
رہے دونوں جہاں میں یا خدا قربت محمد کی

زہے قسمت اشارہ پا کے انکی چشم رحمت کا
غلاموں کو لبھا کر لے چلی جنت محمد کی

نبی کے نام لیوا آنے والے ہیں بھٹکے ہارے
سجائی جاتی ہے اس واسطے جنت محمد کی

گنہگا رو نہ گھبراؤ سیہ کا رو نہ شرماؤ
وہ آئی مجرموں کو ڈھونڈھتی رفعت محمد کی

اغثنی یا رسول اللہ کے نعرے ہیں محشر میں
رفعنا کہہ رہا ہے دیکھ لو رحمت محمد کی

فدا جان جہاں فکر دو عالم اور اکیلا دم
اسے کہتے ہیں چاہت اور یہ ہے ہمت محمد کی

ملائک روکتے ہیں اسلیے اور انکو جنت سے
کہ لائی جائے پہلے خلد میں امت محمد کی

عرب والا چلا ہے بخشوانے اپنی امت کو
مچی ہے سارے خاص و عام میں شہرت محمد کی

کسے معلوم ہے وہ جانیں یا انکا خدا جانے
جو ہے درگاہ حق میں عزت و وقعت محمد کی

علوم اولیں و آخریں کا کر دیا مالک
خدا نے دھوم سے کی عرش پر دعوت محمد کی

رسائی ہو نہیں سکتی وہاں تک عقل عالم کی
حضور حق ہے جتنی منزلت وقعت محمد کی

اشارے سے قمر کے دو کیے سورج کو لوٹایا
زمانے میں ہے اشہر طاقت و قدرت محمد کی

بتاتا ہے یہ فرمان ھُوَ الْمُعْطِی اَنَا قَاسِم
بٹے گی حشر تک کونین میں نعمت محمد کی

فقیر و بینوا آؤ مانگ لو جو کچھ ضرورت ہو
جھڑکنا پھیرنا خالی نہیں عادت محمد کی

ازل میں نعمتیں تقسیم کیں جب حق تعالیٰ نے
لکھی جبریل کی تقدیر میں خدمت محمد کی

فرشتو قبر میں اپنی سند ہمراہ لایا ہوں
یہ دیکھو دل کے آئینہ میں ہے صورت محمد کی

فدا کیوں کر نہ ہو جانِ جہاں اُس سبز گنبد پر
کہ اسمیں ہے سجی پیاری دلہن تربت محمد کی

ہزاروں قدسیوں کی بھیڑ ہے روضے کی جالی پر
ہزاروں آ رہے ہیں چومنے تربت محمد کی

اجل جلدی نہ کر اتنی مدینے آ ہی پہنچے ہیں
خدا را دیکھ لینے دے ہمیں تربت محمد کی

خلاف اہلسنت سیکڑوں مذہب ہوئے پیدا
مگر غالب ہے سب ادیان پر ملت محمد کی

ابوجہلی کہے بدعت و لیکن ذکر مولد سے
دلوں میں عاشقوں کے بڑھتی ہے الفت محمد کی

Marfat.com

اسے بدعت سمجھتا ہے تو کیوں آتا ہے محفل میں
ہمیں تو کھینچ لاتی ہے یہاں الفت محمد کی

قیام ذکر مولد میں کھڑے ہوتے ہیں اسلئے بھی
یہ ہے اس ذکر کی رفعت یہ ہے شوکت محمد کی

جمیل قادری رضوی تجھے کیوں خوف محشر ہو
کہ تیرے دیکھے آئینے میں ہے صورت محمد کی

آئینہ منفعل ترے جلوے کے سامنے
ساجد ہیں مہر و مہ ترے تلوے کے سامنے

جاری ہے حکم یہ کہ دوپارہ قمر ہوا
انگشت مصطفےٰ کے اشارے کے سامنے

کیوں در بدر فقیر تمہارا کرے سوال
جب تم ہو بھیک مانگنے والے کے سامنے

یہ وہ کریم ہیں کہ جو مانگو وہی ملے
اے سائلو چلو تو دعا ہے کے سامنے

منگتا کی عرض شاہ مدینہ قبول ہو
تربت بنی ہو آپکے روضے کے سامنے

رب کریم ہے یہ دعا میری روز حشر
محجوب میں نہ ہوں ترے پیارے کے سامنے

وزن عمل کا خوف ہو کیوں مجھ اثیم کو
سرکار ہونگے خود مرے پلے کے سامنے

جنت تو کھینچتی ہے کہ میری طرف چلو
ایمان کھینچتا ہے مدینے کے سامنے

شاہ و گدا فقیر سلاطین روزگار
موجود ہے ہر اک ترے روضے کے سامنے

آنکھیں ہوں بند لب پہ دعا دل میں ہو درود
پھیلے ہوں ہاتھ آپکے قبے کے سامنے

اس طرح موت آئے تو ہو زندگی مری
کعبے میں میں ہوں منہ ہو مدینے کے سامنے

کیا لطف ہو جو خاک مدینہ پہ میں مروں
موجود تم بھی ہو مرے مرنے کے سامنے

تو قیر ان کے گھر کی ہے منظور اس قدر
کعبہ کا منہ کیا ہے مدینے کے سامنے

اہل نظر نے غور سے دیکھا تو یہ کھلا
کعبہ جھکا ہوا تھا مدینے کے سامنے

وہ دن جمیل قادری رضوی کو ہو نصیب
پڑھتا ہو نعت آپکے روضے کے سامنے

شہنشاہ زمانہ بابزاراں کرو فر آئے
کیا عالم پہ قبضہ ملک میں سب خشک و تر آئے

الٰہی میرے مرنے کی مدینے سے خبر آئے
فدا ہو جاؤں روضے پہ نہ واپس میرا سر آئے

وہ تنگ و تار گوشہ قصر جنت ہی نظر آئے
جو میری قبر میں ماہ مدینہ جلوہ گر آئے

مجھے عمر ابد حاصل ہو اور دنیا میں جنت ہو
وہ جان خضر و عیسیٰ نعش پر میری اگر آئے

چمک جائے مقدر یا وری پر میری قسمت ہو
جو انکی رہگذر میں یہ مرا نا چیز سر آئے

Marfat.com

فرشتہ سے قضا کے راہ طیبہ میں یہ کہدوں گا
ذرا ٹھہرو ذرا ٹھہرو مرے آقا کا در آئے

لحد میں دیکھکر تمکو یہ کہدوں گا فرشتوں سے
میں جنکا نام لیوا ہوں یہ وہ جان قمر آئے

منور دل کلیجہ شاد آبادی میسر ہو
جو اُنکی رہگذر میں میری آنکھوں کا ٹھنڈ آئے

حیات باطنی حاصل ہو میری روح مضطر کو
اگر خواب عدم میں آپکا جلوہ نظر آئے

پہنچ جاؤں میں طیبہ کو زیارت انکی حاصل ہو
الٰہی میری قسمت میں کوئی ایسا سفر آئے

میں بیہوشی کے عالم میں گریباں چاک کر ڈالوں
وہ پیارا سبز گنبد دور سے جسدم نظر آئے

لکھا ہے خامۂ قدرت نے اُنکے سبز گنبد پر
جسے جو کچھ ضرورت ہو یہاں سے لے ادھر آئے

سگانِ در تمھارے گر بنالیں مجھکو سگ اپنا
تمنا میری پوری ہو مرا مقصود بر آئے

تمھارا نام نامی نقش ہے دل کے نگینے پر
مجھے دوزخ سے پھر کس بات کا خوف و خطر آئے

جو ہو خورشید محشر لاکھ روشن منفعل ہوگا
قیامت میں لیے جو وقت ہم داغ جگر آئے

تمھارے در کے ذروں کی ضیا ہو جسکی آنکھوں میں
بھلا اُسکی نظر میں کیا کوئی رنگ قمر آئے

تمھارے نام سے روشن ہوئیں کونین کی آنکھیں
تمھیں نور نظر آئے تمھیں نور بصر آئے

نہ دیکھا مثل تیرا کوئی صورت میں نہ سیرت میں
ہزاروں انبیا آئے کروروں ہی بشر آئے

خداوند جہاں نے جب کیا رائج حکومت کو
نیابت کے لیے محبوب حق خیر البشر آئے

تمھارے نام سے روشن ہیں اِکے بزم وحدت کے
تمھارے آستاں پر بھیک لینے تاجور آئے

پڑھا خطبہ اُنھیں کے نام کا حور و ملائک نے
جو وہ محبوب خالق بنکے دولھا عرش پر آئے

مدینے کی زیارت سے نہ کر انکار اے جاہل
تجھے حاصل نہ ہوگا کچھ جو کے عمر بھر آئے

وہابی قادیانی نیچری سب رہگئے تکتے
غلامان شہ دیں پل سے اک پل میں اُتر آئے

جمیل قادری رضوی کو جب دیکھیں گے محشر میں
کہیں گے حشر والے واصف خیر البشر آئے

پہنچوں اگر میں روضۂ انور کے سامنے
سب حال دل بیاں کروں سرور کے سامنے

جالی پکڑ کے عرض کروں حال دل کبھی
آنسو بہاؤں میں کبھی منبر کے سامنے

ہر دم یہ آرزو ہے مدینے کے چاند سے
بستر فقیر کا ہو ترے در کے سامنے

جنت کی آرزو ہے نہ خواہش ہے حور کی
ٹکڑا ملے زمیں کا ترے در کے سامنے

ہے آرزوئے دل کہ میں ہندوستاں کو چھوڑ کر
بستر جماؤں روضۂ انور کے سامنے

Marfat.com

شاہ مدینہ طیبہ میں مجھکو بلا تو لیں ۔ ہو ٹوٹنگا خاک پاک پہ میں در کے سامنے

یوں میری موت ہو تو حیات ابد ملے ۔ خاک مدینہ سر پہ ہو سر در کے سامنے

نکلے جو جاں تو دیکھ کے گنبد حبیب کا ۔ مدفن ہے تو روضۂ اطہر کے سامنے

منگتا کی کیا شمار سلاطین روزگار ۔ آتے ہیں بھیک لینے ترے در کے سامنے

دونوں جہاں کی نعمتِ کونین بانٹنا ۔ کچھ بات بھی ہو میرے تونگر کے سامنے

یوں انبیا ہیں شاہ دو عالم ہیں جلوہ گر ۔ جیسے ہو چاند انجم و اختر کے سامنے

مطلع

خوشبوئے مشک زلف معنبر کے سامنے ۔ ایسی ہے جیسے خاک ہو گوہر کے سامنے

گلزار باغ گل کی نہ خواہش رہی مجھے ۔ اے عندلیب میرے گل تر کے سامنے

کیوں روکتے ہو خلد سے مجھکو ملائکہ ۔ اچھا چلو تو شافع محشر کے سامنے

جاری ہے العطش کی صدا ہر زبان پر ۔ میلا لگا ہے چشمۂ کوثر کے سامنے

دکھلا رہے ہیں سوکھی زبانیں حضور کو ۔ پیاسے کھڑے ہیں ساقی کوثر کے سامنے

جو کوئی بھی کرے گا شفاعت وہ انکے پاس ۔ یہ ہیں شفیع داور محشر کے سامنے

انکار کر نہ فضل نبی سے تو اے شفیق ۔ جانا ہے تجھکو داور محشر کے سامنے

ہے قادری جمیل کی یہ عرض آخری
ہو قبر اس کی روضۂ اطہر کے سامنے

دو عالم گونجتے ہیں نعرۂ اللہ اکبر سے ۔ اذانوں کی صدائیں آرہی ہیں ہفت کشور سے

کروں یاد نبی میں ایسے نالے دیدۂ تر سے ۔ کہ دھل جائیں گناہ لا تقنطوا میرے رہبر سے

خدا نے نور مولا سے کیا مخلوق کو پیدا ۔ سبھی کون و مکاں مشتق ہوئی اس ایک مصدر سے

وہ صورت جس سے حق کا خاص جلوہ آشکارا ہی ۔ اُسے تشبیہہ دے سکتے ہیں کب ہم ماہ و اختر سے

کچھ ایسا جوش پر ہے من رانی فقد رای الحق ۔ خجل ہیں مہر و مہ بھی آپکے روئے منور سے

نہیں ہے اور نہ ہو سکتا ہے بعد انکے نبی کوئی ۔ ہوا ظاہر یہ ختم الانبیا کی مہر انور سے

جہاں میں آکے ایسا خنجر توحید چمکایا ۔ کہ بت بول اٹھے اللہ احد ہر ایک مندر سے

مٹی نا رہی کفر و ضلالت روشنی پھیلی ۔ ابوبکر و عمر عثمان علی شبیر و شبر سے

بنایا حق تعالیٰ نے انھیں کونین کا مالک ۔ فقیر و مانگ تو ہر شے مرے محتاج پرور سے

کرم سے انکے لاکھوں بنگئے بگڑے ہوئے دم میں ۔ غنی صدہا ہوئے اُنکی نگاہِ بندہ پرور سے

Marfat.com

مجھے ایسا گما دے اپنی ذات پاک میں مولیٰ
کہ میری آنکھ میرے دیکھنے کو حشر تک ترسے

مدینہ کیا ہے اور اسمیں بہاریں کیسی کیسی ہیں
کوئی پوچھے ہماری آرزوئے قلب مضطر سے

ہمیں طیبہ میں پہنچا کر گرادے یا خدا ایسا
نہ اٹھیں ہم قیامت تک رسول اللہ کے در سے

الٰہی راہ طیبہ میں کچھ ایسی بے خودی چھائے
کہ گر جائے گناہوں کی کہیں گٹھری مرے سر سے

چھپائیں گے سیہ کار انکو وہ دامان رحمت میں
ڈریں پھر کیوں غلامان نبی خورشید محشر سے

تشنہ کو تر زبانیں پیاس سے باہر نکل آئیں
حسین پاک کا صدقہ ملے اک جام کوثر سے

اتارا جب نبی کو قبر انور میں۔ تو آئی بھی
صدائے امتی یا امتی لبہائے سرور سے

صحابہ جب جنازہ حضرت صدیق کا لائے
چلے آؤ مرے پیارے ندا آئی یہ اندر سے

جمیل قادری جس دم سنائے نعت محشر میں
معافی کی سند ملجائے مولیٰ تیرے دفتر سے

جو صدق دل سے تمہارا غلام ہو جائے
تو اس پہ آتش دوزخ حرام ہو جائے

نزول رحمت حق بھی اسی طرف کو ہو
جدھر وہ سرور عالی مقام ہو جائے

الٰہی جس کے سبب سے یہ عرش و فرش بنے
اسی کا میرے بھی دلمیں قیام ہو جائے

خدا کرے کہ مدینہ کا ہو سفر ہر سال
ہماری عمر اسی میں تمام ہو جائے

تمہارے روضۂ اقدس پہ میرا دم نکلے
فراق و وصل کا قصہ تمام ہو جائے

نہ کیوں ہو مجھکو مقدر پہ اپنے ناز اگر
سگان طیبہ میں میرا بھی نام ہو جائے

نظر سے دور ہو اک پل اگر جمال حضور
مریض عشق کا جینا حرام ہو جائے

یہ کہہ رہا ہے فرضی کہ غیر ممکن ہے
خلاف مرضی محبوب کام ہو جائے

ادب سے شرم سے منہ ڈھانک لے کرے سجدہ
جو سامنے کبھی ماہ تمام ہو جائے

شکار مجھکو نہ کر نفس ہوں غلام حضور
نہ ٹکڑے ٹکڑے کہیں تیرا دام ہو جائے

جمیل قادری رضوی کا خاتمہ بالخیر
طفیل حضرت خیر الانام ہو جائے

عمل سب سے بڑا طاعت حبیب کبریا کی ہے
ہے ایماں نام جسکا وہ محبت مصطفےٰ کی ہے

تمہارے دشمنوں پر تا ابد لعنت خدا کی ہے
جو عبد المصطفےٰ ہے اوس پہ رحمت کبریا کی ہے

ترے یاروں نے تجھ پر جان تک اپنی فدا کی ہے
اسی باعث سے شہرت چار یار باصفا کی ہے

Marfat.com

کہیں مزمل مدثر طٰہٰ کہیں یٰسین
ترے مولیٰ نے قرآں میں تری کیا کیا ثنا کی ہے

زہے شان جلالت جب چلے معراج کو مولیٰ
تو اقصیٰ میں رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی ہے

نہ پھیرا ہے کبھی خالی مرادیں دی ہیں منہ مانگی
تمہارے آستاں پر جب گدا نے التجا کی ہے

اوسی دم درجۂ مقبولیت حاصل ہوا اسکو
توسل سے تمہارے جب کسی نے جو دعا کی ہے

محبت اس کو کہتے ہیں کہ مولائے ولایت نے
نماز عصر آرام محمد پر فدا کی ہے

اویس اللہ اکبر ہو گئے عاشق بلا دیکھے
ابو جہل آپکا تابع نہ ہو قدرت خدا کی ہے

سفینہ میرا چکراتا ہے گرداب معاصی میں
اَغِثْنِیْ یَا رَسُوْلَ اللہ گھٹا سر پر بلا کی ہے

نبی حاکم نبی مالک خدا کے نائب مطلق
تو پھر کیوں فکر تمکو عاصیو روز جزا کی ہے

گنہگارو سیہ کارو خطا دارو نہ گھبراؤ
سواری آنیوالی شافع روز جزا کی ہے

جمیل قادری نازاں نہ کیوں ہو اپنی قسمت پر
نوازش اسپہ ہر دم حضرت احمد رضا کی ہے

مچی ہے دھوم تحمید و ثنا کی
صدائیں آتی ہیں صلِ علیٰ کی

محبت جسکو ہے خیر الوریٰ کی
عنایت اسپہ ہے ہر دم خدا کی

جنھوں نے خلق کی حاجت روا کی
انھیں سے ہم نے اپنی التجا کی

مدد کر نامری اے ناصر خلق
کہ میرے نفس کافر نے دغا کی

مدد کی ہر مصیبت سے بچایا
دوہائی جب بھی دی شاہ ہدیٰ کی

میں ہوں جنکا وہی ہیں میرے شافع
تو پھر کیوں فکر ہو روز جزا کی

گنہگارو مبارکباد تم کو
وہ رکھتے ہیں محبت انتہا کی

خدا فرمائے جب قرآں میں دیکھیں
ثنا پھر کیا ہو درِ بے بہا کی

ہیں تاباں مہر و مہ انجم درخشاں
ضیا ہے عارض بدر الدجیٰ کی

تمامی انبیا آگے مکبّر
خبر اول سے تھی اس مبتدا کی

شب معراج جب اقصیٰ میں پہنچے
رسولوں نے انھیں کی اقتدا کی

دو عالم نعمتوں سے بھر دیا ہے
بھلا کچھ انتہا ہے اس عطا کی

دعائیں دے رہے ہیں دشمنوں کو
یہ شان حلم ہے کان سخا کی

اوسی کے ہیں ہم منگتا بھکاری
جہاں پر بھیڑ ہے شاہ و گدا کی

Marfat.com

سمیعٌ ناصرٌ جن کے ہیں القاب — وہ سنتے ہیں پکار اپنے گدا کی
ہیں سب ارض و سما و عرش روشن — چمک سے جلوہ ہائے جانفزا کی
کہا جاؤ کے نے آؤ یہاں پر — معافی ملتی ہے ہر اک خطا کی
تصوف چاہیے گر تجھکو صوفی — اطاعت کر امام الاصفیا کی
عطا فورا کیا جو کچھ بھی مانگا — یہاں حاجت اگر کی ہر نہ لا کی
ازل کے روز سے کون و مکاں میں — انھیں کے نام کی نوبت بجا کی
فرشتوں نے کیا آدم کو سجدہ — یہ تھی تعظیم نور مصطفےٰ کی
ہوا مردود و لعنت کا پڑا طوق — عبادت کی بھی نجدی نے تو کیا کی
کرم انکا عنایت ہے یہ اون کی — خبر لیتے ہیں مجھ جیسے گدا کی
مجھے بندہ کیا شاہ ہدیٰ کا — بڑی رحمت ہوئی رب العلا کی
ہو مژدہ عاصیوں کو روز محشر — صدائیں آئیں گی انا لہا کی
بدولت نقش پائے مصطفےٰ کے — بڑھی عزت حریم کبریا کی
تمھارا آستانہ مل گیا جب — مجھے خواہش ہو کیوں دارالشفا کی
ہمیشہ میں نے نافرمانیاں کیں — عنایت تم نے مجھ پر دائما کی
خدا نے کر لیا محبوب اپنا — خوشا قسمت محب مصطفےٰ کی
مری تقدیر میں لکھا ہوا ہے — کرم حق کا شفاعت مصطفےٰ کی
تمھارا روئے انور دیکھتے ہی — نظر آنے لگی قدرت خدا کی
یہ فرمایا شب اسریٰ خدا نے — کہ تیری امت عاصی رہا کی
کیا افلاک کو دو گام میں طے — یہ تیزی ہے براق برق پا کی
سلاطین زمانہ نے بصد عجز — تمھارے در پہ عرض مدعا کی
وہ پہنچی درجۂ مقبولیت پر — تمھارا نام لے کر جو دعا کی
ابھی جی اٹھیں مردے کلمہ پڑھتے — ہوا پہنچے جو دامان قبا کی
اٹھا کر لے گئیں حوریں جناں میں — قدم پر اُن کے جس نے جان فدا کی
اندھیری رات ہے وقت مدد ہے — گھٹا چھائی ہوئی ہے کس بلا کی
لٹا جاتا ہے جنگل میں اکیلا — خدارا لو خبر اس بے نوا کی

Marfat.com

بھنور میں پھنس گئی کشتی ہماری / دہائی ڈوبتوں کے ناخدا کی

جمیل قادری تقدیر چمکی / کہ خدمت مل گئی مرشد رضا کی

آؤ محفل میں غلامان رسول عربی / آج ہے جوش پہ فیضان رسول عربی
جھومتے پھرتے ہیں مستان رسول عربی / ہے مہک پر چمنستان رسول عربی
کیسے عشاق تھے یاران رسول عربی / اپنے سر کر دیئے قربان رسول عربی
ایسی وسعت سے بچھا خوان رسول عربی / سارا عالم ہوا مہمان رسول عربی
کعبہ و ارض و سما شمس و قمر حور و ملک / ہیں سبھی تابع فرمان رسول عربی
حور و غلماں کی تمنا ہو نہ شوق جنت / جس نے دیکھا ہے بیابان رسول عربی
اپنی قسمت پہ نہ کیوں فخر کروں لاکھوں بار / دیکھوں جب گنبد ایوان رسول عربی
اس نے اللہ کے جلووں کا کیا نظارہ / جس نے دیکھا رخ تابان رسول عربی
انکی مدحت نہیں کچھ انس و ملک پہ موقوف / ذرہ ذرہ ہے ثنا خوان رسول عربی
کسکو سرکار سے نعمت نہ ملی کون ہے وہ / جو نہیں بندۂ احسان رسول عربی
رمز محبوب و محب کون سمجھ سکتا ہے / حکم رحمن ہے فرمان رسول عربی
قبر و محشر کا انھیں غم ہی نہیں تھے اصلا / جنکے ہاتھوں میں ہے دامان رسول عربی
ان کا بندہ ہوا اللہ کا محبوب بنا / صاف فرماتا ہے قرآن رسول عربی
تیرہ بختوں کے مقدر کو ذرا چمکا دے / اے ضیائے در دندان رسول عربی
دین و دنیا کی میسر ہوئی انکو شاہی / جو ہوئے دل سے گدایان رسول عربی
چھوڑ کر سلطنتیں انکے ہے خاک نشیں / آفریں باد فقیران رسول عربی
رند بر دوش کف دست میں دونوں عالم / کیسی پر نور ہیں چشمان رسول عربی
بادۂ حب نبی خوب جمائی رنگت / ہو گئے مست غلامان رسول عربی
چشم دل گور غریباں کو منور کر دے / میں فدا شمع شبستان رسول عربی
قبر میں جبکہ نکیرین کریں مجھ سے سوال / بس کہوں بندہ و دربان رسول عربی
داخل خلد کیے جائیں گے اہل عصیاں / جوش پر آئیگی جب شان رسول عربی
فاتح باب شفاعت کے سبب حکم ملا / جائیں جنت میں گدایان رسول عربی

Marfat.com

یا الٰہی یہ دعا ہے کہ بروز محشر
سر پہ ہو سایۂ دامان رسول عربی

اے جمیل رضوی تیری حقیقت کیا ہے
جب خدا خود ہے ثنا خوان رسول عربی

یہ رضا کا ہے تصدق کہ جمیل رضوی
ہوا مشہور ثنا خوان رسول عربی

ہاں سنا کوئی غزل اور جمیل رضوی
کہ ہیں مشتاق محبان رسول عربی

عزت عرش و فلک پائے رسول عربی
عرش رحمٰن بنا جائے رسول عربی

سر میں یارب ہے سودائے رسول عربی
اور آنکھوں میں تجلائے رسول عربی

جنکے دل میں ہے تولائے رسول عربی
کیوں نہ بھائے انھیں صحرائے رسول عربی

داغ عشق شہ دیں روز ترقی پر ہے
میری آنکھیں رہیں جویائے رسول عربی

اس قد پاک کا سایہ نظر آتا کیونکر
نور ہی نور ہیں اعضائے رسول عربی

تشنہ کاموں تمھیں مژدہ کہ بروز محشر
جوش پہ آگیا دریائے رسول عربی

عید ہو مجھکو کہ دیکھوں کبھی دیدار خدا
اور کبھی صورت زیبائے رسول عربی

کیوں دکھاتا ہے تپش مہر قیامت ہمکو
دیکھ ہشیار کہ وہ آئے رسول عربی

اب بنی ہے شفاعت کی پھبن امت پر
بخشوانے کے لیے آئے رسول عربی

امتی ورد زباں تاج کرامت بر سر
یوں شفاعت کیلئے آئے رسول عربی

کیوں نہ محشر میں پریشان پھرے وہ کمبخت
جس کے سر میں نہیں سودائے رسول عربی

حکم ہوگا کہ اسے داخل جنت کردو
جسکے دلمیں ہے تمنائے رسول عربی

زیر دامان نبی حشر میں ہم دیکھیں سیر
جب جلیں نار میں اعدائے رسول عربی

چشم صدیق سے دیکھے کوئی انکی صورت
نور ہی نور نظر آئے رسول عربی

اپنی آنکھوں کو ملوں جان تصدق کردوں
دیکھوں گر نقش کف پائے رسول عربی

گر سوالات نکیرین سے وحشت ہو مجھے
منہ سے نکلے کہ ہوں شیدائے رسول عربی

حور و غلمان و جناں کیوں نہ ہوں تیرے مشتاق
ہے وظیفہ مرا اسمائے رسول عربی

ہے تمنائے جمیل رضوی یا اللہ
میرا مسکن بنے صحرائے رسول عربی

Marfat.com

یا خدا ہر دم نگہ میں انکا کاشانہ رہے
دونوں عالم میں خیال روئے جانانہ رہے

اے عرب کے چاند تیرے ذرے کا ذرہ ہوں میں
تا ابد پر نور میرے دل کا کاشانہ رہے

کیوں معطر ہو نہ خوشبو سے دو عالم کا دماغ
پنجۂ قدرت ترے گیسو کا جب شانہ رہے

جس مکاں کی اینٹ پائے پاک سے عزت بڑھائیں
کیوں نہ سب امراض کا وہ گھر شفاخانہ رہے

زندگی میں بعد مردن انکے نام پاک سے
یا خدا آباد میرے دل کا ویرانہ رہے

عین ایماں ہے یہی اور ہے ہر اک مومن پہ فرض
انکے نام پاک کا دنیا میں مستانہ رہے

ورد لب مصرع ہو یہ جب اسیر ہوں پیاسی ترے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

مست انکے جھومتے ہیں جوش میں کہتے ہوئے
ساقی کوثر ترا آباد میخانہ رہے

کیوں جلائے نار دوزخ اسکو اے شمع ہدیٰ
جو فدا دنیا میں تم پر مثل پروانہ رہے

محو نظارہ رہیں تا حشر آنکھیں یا خدا
اور دل وحشی رخ و گیسو کا دیوانہ رہے

کر بلند ایسا علم اسلام کا اے شاہ دیں
مسجدیں آباد ہوں ویران بتخانہ رہے

ہے جمیل قادری کے ورد لب نعت نبی
بعد مردن بھی لحد میں ذکر جانانہ رہے

یہ دل عرش اعظم بنا چاہتا ہے
کہ اس میں نبی کا ہوا چاہتا ہے

نہ پوچھو کہ بندے تو کیا چاہتا ہے
فقط اک تمھاری رضا چاہتا ہے

عجب کیا جو انس و ملائک ہیں شیدا
تجھیں تو تمھارا خدا چاہتا ہے

غلاموں پہ کیونکر نہ تیرا کرم ہو
تو دشمن کا بھی کب برا چاہتا ہے

سبھی کی نظر ہے ترے دامنوں پر
ہر اک انکی ٹھنڈی ہوا چاہتا ہے

خدا کی رضا کا ہے ہر ایک طالب
خدا تیرا تیری رضا چاہتا ہے

نہ کیوں دونوں عالم ہیں اسکے منگتا
عرب والا سب کا بھلا چاہتا ہے

ہر اک پیش خالق ازل سے ابد تک
وسیلہ اسی ذات کا چاہتا ہے

عجب پیارا مژدہ ہے حبیب اللہ
کہ بندوں کو انکے خدا چاہتا ہے

کنارہ بہت دور کشتی شکستہ
معاصی کا دریا چڑھا چاہتا ہے

خدارا خبر لو کہ وہ گیتا ہاں
سر ناتواں پر گرا چاہتا ہے

عطا اسکو ہوتی ہے فی الفور صحت
جو اس در سے آکر دوا چاہتا ہے

Marfat.com

نہ دنیا کی خواہش نہ جنت کا طالب — فقط اک تمہاری رضا چاہتا ہے
رہے ورد دنیا میں نام مبارک — قیامت میں ظل لوا چاہتا ہے
سہارا لگا ناخدائے غریباں — کہ اب غرق بیڑا ہوا چاہتا ہے
خدارا بلا لو کہ بندہ تمہارا — مدینے کی آب و ہوا چاہتا ہے
مدینے پہنچکر دعا یہ کرونگا — کہ بندہ یہیں پر مرا چاہتا ہے
دم نزع للّٰہ صورت دکھا دو — کہ دنیا سے بندہ اٹھا چاہتا ہے
غلاموں کی قبروں کو پر نور کردو — کہ بندوں کا اب دم گھٹا چاہتا ہے
نکیرین پردہ اٹھا کر یہ کہدو — کہ بندہ یہیں دیکھنا چاہتا ہے
فرشتو مرا حال دیکھے تو جاؤ — مدینہ سے پردہ اٹھا چاہتا ہے
منادی پکاریگا روز قیامت — کہ دربار رحمت کھلا چاہتا ہے
فترضی ہی شاہد کہ روز قیامت — وہی ہوگا جو مصطفے چاہتا ہے
تو ہو پہلے بندہ حبیب خدا کا — اگر بندہ حق بنا چاہتا ہے

جمیل اپنی جھولی بہت جلد پھیلا
کہ طیبہ سے صدقہ ملا چاہتا ہے

دست قدرت نے عجب صورت بنائی آپکی — واہ وشیدا ہوئی ساری خدائی آپ کی
آپ پر صدقے نہ کیونکر ہوں حسینان جہاں — صانع مطلق کو شکل پاک بھائی آپ کی
آپ محبوب خدا کونین کے مختار ہیں — جب خدا ہے آپکا ساری خدائی آپ کی
بادشاہانِ جہاں کو بھی یہی کہتے سنا — سلطنت دنیا کی چھوڑو لو گدائی آپ کی
ناروا ایکدم میں نو روا ہوگئے — رحمت عالم عجب ہے رہنمائی آپ کی
ساری مخلوق الٰہی آپ کی فرماں پذیر — میں بھی بندہ آپ کا ساری خدائی آپ کی
امت عاصی کی بخشش آپ پر موقوف ہی — مخلصی دلوائیگی مشکل کشائی آپ کی
جمع ہونگے روز محشر اولین و آخریں — سب پہ روشن ہوگی شان مصطفائی آپ کی
ابتو بلوالو مدینے میں خدا کے واسطے — پارہ پارہ دل کو کرتی ہے جدائی آپ کی
یا الٰہی روز محشر لب پہ جاری ہو مرے — المدد اے شافع محشر دہائی آپ کی
جمع کرے توشۂ عقبے جمیل قادری — کام دیگی حشر میں مدحت سرائی آپ کی

حبیب خدا عرش پر جانے والے وہ اک آن میں جا کے پھر آنے والے
خدا کو ان آنکھوں سے دیکھ آنے والے وہ تفصیل سے سیر فرمانے والے
وہ اقصیٰ میں معراج کی شب پہنچکر امامت نبیوں کی فرمانے والے
وہ امی ہیں ایسے کہ فضل خدا سے ہیں علم مغیبات سکھلانے والے
انھیں کی ہے عالم میں نافذ حکومت یہی ہیں درختوں کے بلوانے والے
اشارے سے انکے قمر ٹکڑے ہوئے دو یہ ہیں دم میں سورج کو لوٹانے والے
انھیں کا لقب ہے شفیع غلاماں یہ ہیں اہل عصیاں کے بخشانے والے
رہا ان کے ماتھے شفاعت کا سہرا یہی ہیں گناہوں کے بخشانے والے
یہی تو ہیں ہر قسم کی نعمتوں کے زمانے میں تقسیم فرمانے والے
نہ کیونکر غنی دل ہوں انکے کہ جو ہیں حضور نبی ہاتھ پھیلانے والے
جو چاہو وہ مانگو جو مانگو وہ پاؤ نہیں ہیں یہ انکار فرمانے والے
تمنا کجا۔ سلطنت چھوڑتے ہیں ترے در پہ جھولی کو پھیلانے والے
نہ کیوں چمکیں کونین میں بدر ہو کر ترے نام اقدس پہ مٹ جانے والے
پہنچتے ہیں مقصود کو اپنے جلدی قدم راہ مولیٰ میں دوڑانے والے
اجل سر پہ ہے تیز چل سوئے طیبہ مدینے کے رستے میں سستانے والے
کریں آگے نظارۂ سبز گنبد جو اونچا فلک کو ہے بتلانے والے
ہمارے ہی ہیں منتظر حور و غلماں ہیں پہلے ہمیں خلد میں جانے والے
ہمیں ناز ہے دشت طیبہ پہ زاہد جو ہیں آپ جنت پہ اترانے والے
گل خلد سے بدلوں میں خار طیبہ ارے واہ شاباش للچانے والے
ہیں مجرم سہی پر نبی کے کرم سے نہ روکیں گے مجھکو کہیں تھانے والے
ہے سایہ فگن سر پہ پرچم نبی کا نہیں مہر محشر سے گھبرانے والے
منادی کرے گا نہ گھبرائیں مجرم اب آتے ہیں امت کے بخشانے والے
گنہگار کیا بلکہ ہیں انبیا بھی تری ذات پر فخر فرمانے والے
جگادے خدا را مرا بخت خفتہ غلاموں کی قسمت کو چمکانے والے
جو عالم کو کرتے ہیں روشن مہ و خور وہ ہیں تیرے ذروں سے شرمانے والے

Marfat.com

ادھر بھی کوئی بوند گیسو کا صدقہ
مرے ابر رحمت کے برسانے والے

جو اچھوں کی قسمت میں ہے جام تیرا
بدوں کو بھی اک بوند پہنچانے والے

ہے جن کا وظیفہ اغثنی حبیبی
یہ ہیں ان کی امداد فرمانے والے

جو دنیا میں ہیں منکر استعانت
وہ ہوں گے قیامت میں پچھتانے والے

ادب دل سے لازم ہے اے اہل محفل
حبیب خدا ہیں یہاں آنے والے

جلیں اور توصیف سرکار سنکر
جہنم کی آتش میں جل جانے والے

سناتا ہے قرآن موتوا کا مژدہ
جلیں غیظ میں اپنے جل جانے والے

بنے گا تو بیشک جہنم کا کندہ
ارے نائب حق سے پھر جانے والے

جو کہتے ہیں ان کو نہ تھا علم بالکل
وہ بے شبہ دوزخ میں ہیں جانے والے

دعا ہے کہ احباب میں ہو یہ چرچا
جمیل اب مدینے کو ہیں جانے والے

وہیں پر رہوں اور وہیں جان نکلے
مدینے کے ہوں لوگ دفنانے والے

کس سے ممکن ہے صفت حضرت رسول اللہؐ کی
جبکہ خالق خود کرے مدحت رسول اللہ کی

مَن رَّاٰنِی فَقَد رَاَی الحَق ہیں کے جلوہ نثار
ہے بلا شک دید حق رویت رسول اللہ کی

یوں تو انکی عام رحمت سے کوئی خالی نہیں
مومنوں پر خاص ہے رحمت رسول اللہ کی

لے گئے تشریف جس کوچے سے شاہ مرسلاں
اس گلی میں بس گئی نکہت رسول اللہ کی

راہ بھٹکیں کس لیے جویائے محبوب خدا
رہبر عشاق ہے نکہت رسول اللہ کی

دامن امید بھر کر کیوں نہ لائیں نامراد
پھیرنا خالی نہیں عادت رسول اللہ کی

جانور سنگ و شجر انس و ملک عرش و فلک
ق
جانتے ہیں جیسی ہے قدرت رسول اللہ کی

اسکو ٹوٹا یا تو اک ایما سے اسکے دو کیے
مہر و مہ سے پوچھیے طاقت رسول اللہ کی

واہ وا از ور یداللہی کہ مشت خاک سے
چھا گئی کفار پر ہیبت رسول اللہ کی

سب فرشتوں میں انھیں اسواسطے افضل کیا
کرتے تھے روح الامیں خدمت رسول اللہ کی

جمع ہونگے روز محشر اولین و آخریں
اور دکھائی جائیگی عزت رسول اللہ کی

ہم بھکاری بھول جائینگے مصائب حشر کے
دیکھ لیں گے جس گھڑی صورت رسول اللہ کی

اک اکیلی جان خود معصوم فکر دو جہاں
مرحبا صد مرحبا ہمت رسول اللہ کی

Marfat.com

انبیا و اولیا و اولین و آخرین — کون ہے جسکو نہیں حاجت رسول اللہ کی
اے زہے رحمت سیہ کاران امت کے لیے — ہوگئی آراستہ جنت رسول اللہ کی
داور محشر بروز حشر یوں فرمائے گا — جائے پہلے خلد میں امت رسول اللہ کی
اہل محشر کی نظر انکی طرف کو کیوں نہ ہو — دیکھتا ہے خود خدا صورت رسول اللہ کی
اُس کو حاصل ہوگیا قرب خدا کا مرتبہ — جس کے ہاتھ آئی یہاں صحبت رسول اللہ کی
ختم کر دی جان نثاری حضرت صدیق نے — جبکہ مکے سے ہوئی ہجرت رسول اللہ کی
قرب دنیا میں تھا اُس سرکار سے صدیق کا — بعد رحلت بھی رہی قربت رسول اللہ کی
اے غلام چار یار و باصفا و غوث پاک — ہے حمایت پر تری عترت رسول اللہ کی
راستہ پوچھو نجوم مصطفے سے گمرہو — اور سفینہ نوح کا عترت رسول اللہ کی
ہیں اسی حالت سے زندہ جس طرح دنیا میں تھے — ظاہری صورت سے تھی رحلت رسول اللہ کی
آرزوئیں دل کی کرتی ہیں دعا اللہ سے — ہم بھی دیکھیں گے کبھی تربت رسول اللہ کی
آتے ہیں لاکھوں ملک جسکی زیارت کو انھیں — جان مومن کہیے یا تربت رسول اللہ کی
پیش منبر خارج مسجد اذان خطبہ ہو — ہے مسلمانو یہی سنت رسول اللہ کی
دیکھ لو نے نجدیو رفعت رسول اللہ کی — عرش اعظم پر ہوئی دعوت رسول اللہ کی
ڈھل گئے سانچے میں تو جہل لعین کے جو قلوب — کیا نظر آئے انھیں قدرت رسول اللہ کی
دل کے اندھو نجدیو دنیا میں جو چاہو کہو — حشر کے دن دیکھنا عزت رسول اللہ کی
جھونک دیگی نار میں تنقیص شان مصطفے — خلد میں لیجائیگی الفت رسول اللہ کی
علم ہونے سے بڑھایا علم شیطان لعین — اسپہ دعوی یہ کہ ہوں امت رسول اللہ کی
منکر علم نبی کے واسطے نار جحیم — اور غلاموں کیلیے جنت رسول اللہ کی

کر دیا تیرا لقب مرشد نے مداح الحبیب
کر جمیل قادری مدحت رسول اللہ کی

یا نبی لب پہ آہ و زاری ہے — روز و شب تیری یادگاری ہے
آستانے پہ تیرے سر رگڑیں — ایسی قسمت کہاں ہماری ہے
تیرا دربار دیکھنے کے لیے — ایک عالم کو بے قراری ہے
صف میں عشاق ہیں کمر بستہ — حکم کی تیرے انتظاری ہے

عرش تا فرش ہیں ترے محکوم
ہر جگہ تیرا حکم جاری ہے

جو ترا ہو گیا بنا مومن
تجھ سے جو پھر گیا وہ ناری ہے

ہم کو بندہ بنا دیا تیرا
واہ کیا شان کردگاری ہے

تم ہو قاسم تمہارا رب معطی
دین رب کی عطا تمہاری ہے

کر دیا تاجور جسے چاہا
واہ کیا تیری تاجداری ہے

تیرے صدقے میں یا رسول اللہ
تیری امت بھی حق کو پیاری ہے

نہ اتارا عذاب دنیا میں
حق کو تیری یہ پاسداری ہے

عقل کل بھی رہے جہاں حیراں
حق سے تیری وہ رازداری ہے

بلبل اس جا وطن بنا کہ جہاں
دائما موسم بہاری ہے

در دنداں میں ہے چمک جیسی
کس گہر میں یہ آبداری ہے

کیوں نکیرین کرتے ہو جلدی
مجھکو آقا کی انتظاری ہے

ق

مجھ سے پوچھیں وہ حشر میں یارب
کچھ تو کہہ کیسی بے قراری ہے

میں کروں عرض یا رسول اللہ
سر پہ گٹھری گنہ کی بھاری ہے

ٹوٹی جاتی ہے پیٹھ عصیاں سے
اس سبب سے فغان و زاری ہے

پھر تو فرمائیں یوں شفیع امم
بحر بخشش ہمارا جاری ہے

تو ہمارا ہی نام لیوا ہے
تجھکو ہر غم سے رستگاری ہے

شور ہو حشر میں کہ صل علیٰ
کیا غلاموں کی غمگساری ہے

لاج رکھ لے جمیل رضوی کی
یہ بھی ادنیٰ ترا بھکاری ہے

محمد مصطفٰے جب حشر میں تشریف لائینگے
تو اپنے نام لیوؤنکو اشاروں میں چھڑائیں گے

جو محشر میں پکاریں گے اغثنی یا رسول اللہ
تو ان کی دستگیری کیلیے سرکار آئیں گے

اگرچہ خاطی و عاصی ہیں ہم لیکن یقیں یہ ہے
رسول اللہ ہماری حشر میں بگڑی بنائیں گے

جہنم چیختا جب عرصۂ محشر میں آئے گا
سیہ کاروں کو وہ دامان رحمت میں چھپائیں گے

گنہگاروں کی بھی بخشش کا رہے گا انکے سر سہرا
شفاعت کا رسول اللہ کو دولہا بنائیں گے

محمد ورد لب دامان احمد دونوں ہاتھوں میں
گدایان نبی اس شان سے محشر میں آئیں گے

Marfat.com

گزر جائیں گے پل سے رب سلم کی صدا سنکر
وہ بیڑا پار خود اپنے غلاموں کا لگائیں گے

تمامی اہل محشر انبیا کے پاس سے پھر کر
اسی سرکار میں آکر مرادیں اپنی پائیں گے

بحمد اللہ بچا کر نار سے فردوس اعلیٰ میں
وہ اپنے سامنے ایک ایک کو داخل کرائیں گے

شفاعت کرکے ہر امت کی درگاہ الٰہی میں
خدائے پاک سے شاہ مدینہ بخشوائیں گے

گنہ امت کے اڑ جائیں گے محشر میں ہوا ہو کر
نظر رحمت کی ہم پر ڈالکر جب مسکرائیں گے

مچل جائیں گے انکے دامن اقدس پہ جب عاصی
انھیں تشریف لاکر حضرت رضواں منائیں گے

بجا ہے جس قدر روئیں غم عشق محمد میں
وہ رو کر پیش خالق ہم غلاموں کو منائیں گے

جو ہونگی حشر میں سوکھی زبانیں پیاس سے باہر
تو شاہ خلد کوثر جام بھر بھر کے پلائیں گے

اغثنی یا رسول اللہ محشر میں مدد کیجیے
ترے دست و پا یکسطرح بار غم اٹھائیں گے

وہ جب آئیں گے محشر میں فن رضی کی سند لیکر
جو چاہیں گے وہی ہوگا جو مانگیں گے وہ پائیں گے

جو جلتے ہیں یہاں سنکر صدائے یا رسول اللہ
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

جلائیں گے یہاں ہم منکروں کو یا نبی کہکر
وہاں انکو فرشتے نار دوزخ میں جلائیں گے

نہیں گو مال و زر لیکن مدینے میں پہنچکر ہم
درودوں کے پرو کر ہار روضے پر چڑھائیں گے

خدا چاہے تو پیش حق عدالت میں کھڑے ہو کر
جمیل قادری نعت اپنے مولی کی سنائینگے

ہے کونین کے سر پر رحمت نبی کی
گرے پھر نہ کیوں ناز امت نبی کی

نہ کیونکر رہے ہر جگہ سنیوں پر
خدا کا کرم اور عنایت نبی کی

ہمیں جائینگے خلد میں سب سے پہلے
نبی کے ہیں ہم اور جنت نبی کی

بنائے گئے ہم شفاعت کی خاطر
ہمارے لیے ہے شفاعت نبی کی

وہی لطف پائیں گے روز قیامت میں
جو رکھتے ہیں دنیا میں الفت نبی کی

قیامت کا دن صرف اس واسطے ہے
کہ دکھلائیں اس روز عزت نبی کی

یہ رضواں کو حکم خدا ہے کہ پہلے
چلی جائے جنت میں امت نبی کی

فقط ایک عالم نہیں انپہ شیدا
خدا کو بھی پیاری ہے صورت نبی کی

وہ فرماتے ہیں من رآنی رأی الحق
کچھ ایسی بنائی ہے صورت نبی کی

چلے جائیں گے خلد میں زہد والے
گنہگار دیکھیں گے صورت نبی کی

Marfat.com

زمانہ ہے شاہ عرب کا بھکاری
دو عالم میں بٹتی ہے دولت نبی کی

نہ کیوں سبز گنبد پہ عالم ہو قرباں
کہ اسمیں ہے پیاری تربت نبی کی

عجب جالیاں ہیں سنہری سنہری
عجب پیاری پیاری ہے تربت نبی کی

نہ لگتا تھا سدرہ پہ جبریل کا دل
گوارا نہ تھی اُن کو فرقت نبی کی

فرشتوں میں افضل کیا یوں خدا نے
کہ کرتے تھے جبریل خدمت نبی کی

بلایا خدا نے انہیں لامکاں میں
ہوئی عرش اعظم پہ دعوت نبی کی

نہ ہوگا کوئی بعد اُنکے پیغمبر
بتاتی ہے مہر نبوت نبی کی

صحابہ ہیں سب مثل انجم درخشاں
سفینہ ہے امت کا عترت نبی کی

ابوبکر کی شان وعزت تو دیکھو
رہی بعد رحلت بھی قربت نبی کی

دوشنبہ کو افضل کیا یوں خدا نے
کہ اسمیں ہوئی ہے ولادت نبی کی

بحکم احادیث ایمان یہ ہے
کہ ہو سب سے بڑھکر محبت نبی کی

ہے تصدیق وحدانیت جزو ایماں
مگر اصل ایماں ہے الفت نبی کی

کتاب الٰہی یہ فرما رہی ہے
ہے طاعت خدا کی اطاعت نبی کی

نبی کے محب ہو تو محبوب رب ہو
خدا کو ہے اتنی محبت نبی کی

کسیکی کسی کو نہیں ہے نہ ہوگی
خدا کو ہے جتنی محبت نبی کی

دھائی وہ آئی وہ آئی وہ آئی
شفاعت شفاعت شفاعت نبی کی

نہ گھبراؤ بندو نہ گھبراؤ بندو
یہ کہتی ہے ہم سے وجاہت نبی کی

رآنی رأی الحق یہ فرما رہا ہے
ہے رویت خدا کی زیارت نبی کی

دمک کر چمک کر یہ کہتی ہے صورت
کہ جلوہ خدا کا ہے طلعت نبی کی

ملا جسکو جو کچھ یہیں سے ملا ہے
ہے مشہور عالم سخاوت نبی کی

نہیں ہوتی کم خرچ کرنے سے کچھ بھی
عجب بڑھتی دولت ہے نعمت نبی کی

خدا نے دیا ہے اگر انکے ہاتھوں
عطا تو خدا کی ہے قسمت نبی کی

عذاب خدا منکروں پر اترتا
نہ ہوتی اگر عام رحمت نبی کی

عوض ظلم کے دشمنوں کو دعا دی
جہاں سے نرالی ہے عادت نبی کی

اشارے سے اک چاند کے دو بنائے
ہے تا عرش نافذ حکومت نبی کی

Marfat.com

مہ و مہر ارض و سما عرش و کرسی
نہیں جانتا کون قدرت نبی کی

گرے آکے اشجار قدموں پہ انکے
جمادات نے دی شہادت نبی کی

دم نزع مرقد میں روز قیامت
خدایا میسر ہو قربت نبی کی

نہ چھوڑا کسی کو بھی دست عطا نے
ملا سب کو سب کچھ بدولت نبی کی

عدو کے جلانے کو اے سنیو تم
کرو جس سے ظاہر ہو شوکت نبی کی

جمیل اپنے ایمان کا یہ ہے
کہ ہو دل میں خالص محبت نبی کی

نہ چھیڑو ذکر جنت اب مدینہ یاد آیا ہے
نبی کا سبز گنبد دیکھ آنکھوں میں سمایا ہے

بلا کر دی ہمیں منہ مانگی مرادیں تیرے روضہ پر
غلاموں نے ترے در سے جو مانگا ہو وہ پایا ہے

نظر آتا ہے اونچا آسمانوں سے ترا گنبد
بلند عرش معظم سے تری تربت کا پایا ہے

نہ ہوتا تو اگر تو این و آں کچھ بھی نہیں ہوتا
ترے باعث یہ سارا باغ عالم لہلہاتا ہے

خدا کی سلطنت کے تم ہو دولہا یا رسول اللہ
تمہارے واسطے رب نے یہ سب عالم سجایا ہے

شب اسرا سماں کیا دیکھتی یہ حور و غلماں میں
محمد کو خدائے پاک نے دولہا بنایا ہے

تو ہے آئینۂ وحدت کوئی کب مثل ہے تیرا
تو ہی سایہ خدا کا دو جہاں پر تیرا سایہ ہے

نمازوں میں اذاں میں کلمہ میں و عرش پر ہر جا
خدا نے نام تیرا نام سے اپنے ملایا ہے

علوم اولین و آخرین سے بھر دیا سینہ
خدا نے تجھکو ہر اک بات کا عالم بنایا ہے

زمیں کو چیرتے دوڑے ہوئے آئے ہیں خدمت میں
درختوں نے اشارہ آپکا جس وقت پایا ہے

اجابت نے کیا بوسہ تمہارے پیارے ہونٹوں کا
دعا کے واسطے جس وقت تم نے لب ہلایا ہے

یہ ممکن ہی نہیں بگڑی نہ کاٹو تم غلاموں کی
کہ جب قیدی ہرن کو قید سے تم نے چھڑایا ہے

تمہاری ذات پر کیونکر بھروسہ ہو نہ عالم کو
گنہگاروں کو تم نے نار دوزخ سے بچایا ہے

کوئی پرسان حال اپنا نہیں ہے یا رسول اللہ
جو اپنا ہے تو تو ہی اور باقی سب پرایا ہے

ثنائے مصطفےٰ وہ بھی روایات صحیحہ سے
جمیل قادری کیا خوب تیرے پاس مایہ ہے

مدینہ میں بلانے رہنے والے سبز گنبد کے
بدوں کو بھی نبھانے رہنے والے سبز گنبد کے

سنہری جالیوں کے سامنے بستر لگے اپنا
وہیں آئے قضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

Marfat.com

جسے عشاق کی جنت کہا کرتے ہیں اہل حق
وہ ہی صحرا ترا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھبرائے جاتے ہیں تیرے نام لیوا بار عصیاں سے
تو گر تو نکو اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کنارہ دور ہے کشتی شکستہ اور بھنور حائل
خبر لے میں چلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دو عالم کی مرادوں کیلیے کافی و وافی ہے
ترا دست عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

اگر ملجائے چھینٹا قطرۂ رحمت سے عالم کو
تو ہو سب کا بھلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلیں جس سے یہ مرجھائی ہوئی کلیاں مرے دل کی
چلا ایسی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

رضائے حق کے طالب دو جہاں لیکن ترا مولیٰ
تری چاہے رضا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گنہگاروں کی جانب سے خطاؤں پر خطائیں ہیں
مگر تجھ سے عطا اے رہنے والے سبز گنبد کے

در دنداں کا صدقہ قبر تیرہ کو بنا روشن
ذرا پردہ اٹھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مہ بے داغ تیرے نور سے روشن زمانہ ہے
تو ہے بدر الدجیٰ اے رہنے والے سبز گنبد کے

تو ہی ظاہر تو ہی باطن تو ہی ہی انتدا پیارے
تو ہی ہے انتہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

مدینے میں عرب میں عرش پر دنیا و عقبیٰ میں
تری پھیلی ضیا اے رہنے والے سبز گنبد کے

فرشتوں کا جھکا سر سوئے آدم کس کے باعث سے
ترا ہی نور تھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

گھٹا چاروں طرف سے کفر کی اسلام پر چھائی
نظر فرما ذرا اے رہنے والے سبز گنبد کے

شہنشاہ مدینہ تو ہی حاکم سارے عالم کا
جہاں تیرا گدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

سلاطین جہاں دیتے ہیں آکر بھیک لینے کو
ترے در پر صدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

ہزاروں کو حیات جاوداں بخشی تو میرا بھی
دل مردہ جلا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کھلا دیتی ہے مرجھائی ہوئی کلیاں غلاموں کی
مدینے کی ہوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

تری خوشبو ہے جب رہبر تو زائر کس لیے پوچھیں
ترے در کا پتا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کہیں بازار محشر میں نہ میرے عیب کھل جائیں
تو دامن میں چھپا اے رہنے والے سبز گنبد کے

وہ روضہ جس پہ ہیں جبریل بھی سو جان سے قرباں
ان آنکھوں سے دکھا اے رہنے والے سبز گنبد کے

جناب نوح نے کی ناخدائی ایک کشتی کی
تو سب کا ناخدا اے رہنے والے سبز گنبد کے

دکھائے آفتاب حشر جب تیزی غلاموں کو
تو لے زیر لوا اے رہنے والے سبز گنبد کے

کرم والے تری چشم عنایت کے اشارے میں
ہوئے عاصی رہا اے رہنے والے سبز گنبد کے

خدا ہے تیرا واصف پھر جمیل قادری کیونکر
کرے تیری ثنا اے رہنے والے سبز گنبد کے

Marfat.com

اے دل تو درود ونکی اول تو سجا ڈالی | پھر جا کے مدینہ میں روضے پہ چڑھا ڈالی
کیا نذر کروں تیرے دربار مقدس میں | توصیف کے پھولوں کی لایا ہوں شہا ڈالی
احمد کو کیا آقا اور ہمکو کیا بندہ | اللہ نے رحمت کی کیا خوب بنا ڈالی
بس جائے دماغ جاں عشاق کا خوشبو سے | لایاغ مدینہ سے پھولوں کی صبا ڈالی
خورشید و قمر ایسے ہوتے نہ کبھی روشن | تونے ہی جھلک نمیں اے نور خدا ڈالی
تم سے نہ کہوں کیونکر تم چاند عرب کے ہو | دیکھو تو شب غم نے کیا مجھپہ بلا ڈالی
شرمندہ کیا مجھکو آگے میرے آقا کے | اے نفس لعین تونے مجھپر یہ بلا ڈالی
مولیٰ مرے نامے سے ڈھل جائیں گے سب عصیاں | اک بوند اگر تونے اے ابر سخا ڈالی
مجرم ترے ارمانوں کا ہی باغ پھلا پھولا | اے فرد گنا ہونکی مولےٰ نے مٹا ڈالی
سب بھر دیے زخم دل سرکار مدینہ نے | قلبونمیں غلاموں کے رحمت کی دوا ڈالی
کچھ ایسی گھٹا نور کی امنڈی کہ تری امت | پاک ہوگئی رحمت کی بارش میں نہا ڈالی
واللہ مدد انکی ہر دم ہے مگر لسنہ | جو بات مری بگڑی مولیٰ نے بنا ڈالی

مقبول اسے کیجیے اور اس کا صلہ دیجیے
لایا ہے جمیل اپنے ارماں کی سجا ڈالی

جو داغ عشق شہ دیں ہیں دل پہ کھائے ہوئے | وہ گویا خلد بریں کی سند ہیں پائے ہوئے
تمہارے در کے گداؤں کے واسطے یا شاہ | بہشت لائے ہیں رضواں دلھن بنائے ہوئے
اٹھا کے آنکھ نہ دیکھے وہ حور و غلماں کو | نظر میں جنکی ہیں ماہ عرب سمائے ہوئے
ہے عاشقوں کی نظر تیرے رخ پہ باطن میں | بظاہر اپنا کفن میں ہیں منھ چھپائے ہوئے
ہے ان کے دفن پہ قربان جان عالم کی | جو تیرے ہاتھ سے ہیں قبر میں سلائے ہوئے
ٹھہر ذرا ملک الموت دیکھ لینے دے | شہ مدینہ ہیں بالیں پہ میرے آئے ہوئے
اجل ہے سر پہ گھڑی دیر کر نہ اے غافل | رہ مدینہ کو طے کر قدم بڑھائے ہوئے
نہ جائیں گے کہیں ہلکر اس آستانے سے | کہ ہم ہیں یا شہ طیبہ ترے ہلائے ہوئے
وہ دن نصیب ہو ہاتھوں میں جالیاں تھامے | کھڑے ہوں ہم ترے روضے پہ سر جھکائے ہوئے
فرشتے کہتے ہیں یوں زائرونکا استقبال | کہ یہ حبیب مکرم کے ہیں بلائے ہوئے
کچھ ایک ہم ہی نہیں ہیں در نبی کے گدا | قمر بھی داغ غلامی ہی دل پہ کھائے ہوئے

Marfat.com

خدا نے انکو کیا سربلند عالم میں
فلک پہ عرش پہ جنت میں تیرا اسم شریف
گلاب بلکہ سبھی پھول یا رسول اللہ
بہشت و خلد ہیں کیا بلکہ کل خزانوں کا
عجب ہی کیا جو کھلے اُن پہ غیب کے اسرار
سنا ہے جب سے کہ یُعطِیکَ رَبُّکَ ترضیٰ
ترا کرم کہ تو فرمائے اُمتی ہر دم
زہے نصیب کہ امت کی مغفرت کیلیے
غلام انکے گرفتار کیوں ہوں محشر میں
اگرچہ نیک عمل کچھ نہیں ہمارے پاس
سوا حضور کے کوئی نہیں رفیق اپنا
کچھ اس میں شک نہیں بد ہیں گنہگار ہیں ہم
حضور حشر میں بگڑی گناہگاروں کی
سفید نامۂ اعمال کیوں نہ ہوں اُنکے
ندا یہ حشر میں ہوگی کہ دیکھ لیں عشاق
ہے منکروں کے لیے روز حشر نار جحیم
مدد کرو کہ تمہارے غلام کے پیچھے
جمیل قادری نعت نبی سنائیں گے

ترے حضور میں آئے جو سر جھکائے ہوئے
خدا نے نام سے اپنے لکھا ملائے ہوئے
ترے پسینے کی خوشبو میں ہیں بسائے ہوئے
خدا کے گھر سے ہیں وہ اختیار پائے ہوئے
خدا کے ہیں وہ سکھائے ہوئے پڑھائے ہوئے
تمہاری امت عاصی کے دل سوائے ہوئے
ہمارا ظلم کہ ہم ہیں تجھے بھلائے ہوئے
وہ ہیں جناب الٰہی میں ہاتھ اٹھائے ہوئے
وہ سب کو دامن اقدس میں ہیں چھپائے ہوئے
مگر حضور کا ہیں آسرا لگائے ہوئے
عزیز جنکو سمجھتے تھے وہ پرائے ہوئے
مگر بدوں کو بھی رکھو شہا نبھائے ہوئے
بنیگی کیسے بغیر آپ کے بنائے ہوئے
ترے کرم کی جو بارش میں ہیں نہائے ہوئے
نقاب وہ رخ انور سے ہیں اٹھائے ہوئے
قصور خلد غلاموں پہ ہیں لٹائے ہوئے
ہے دشمنوں کا ہجوم آستیں چڑھائے ہوئے
خدا کے سامنے جائیں گے جب بلائے ہوئے

جمیل قادری چمکے نہ کیوں کلام ترا
کہ تو جناب رضا سے ہے فیض پائے ہوئے

احمد کی رضا خالق عالم کی رضا ہے
ہوتا ہے فقط رضی کے اشارات سے ظاہر
اعدائے رضا جوئے نبی ہوتے ہیں رسوا
چاہی جو رضا اُنکی خدا اُس سے ہے راضی
محبوب الٰہی سے تمہیں بغض و عداوت

مرضی خدا مرضی شاہ دوسرا ہے
مرضی خدا وہ ہے جو احمد کی رضا ہے
اور انکے غلاموں کا دو عالم میں بھلا ہے
طالب جو رضا تمہیں مرد و خدا ہے
اے دشمنو اللہ کے گھر اس کی سزا ہے

Marfat.com

اللہ کسی کی نہ ہو قسمت کا بد اوں
جس طرح کہ اعدائے سیہ رو کا برا ہے

اچھے کا جو اچھا ہے خدا کا ہے وہ اچھا
اچھوں سے جو پھر جائے بروں سے وہ برا ہے

احمد کو دیا فضل خدائے دو جہاں نے
ہاں اسکی رضا خالق عالم کی رضا ہے

حامد کی رضا احمد و محمود کی مرضی
وہ چاہے کہ منظور جسے حق کی رضا ہے

واللہ کہ بندہ ہوں میں احمد کی رضا کا
یہ نام مبارک مری آنکھوں کی ضیا ہے

اعدا کے مٹائے سے مٹے کب تری عزت
اللہ تعالیٰ نے تجھے فضل دیا ہے

ایمان کی یہ ہے کہ ترا قول ہے ایماں
اور قول ترا وہ ہے جو فرمان خدا ہے

ہر ملک میں جاری ہے ترے نام کا سکہ
اور کیوں نہ ہو حق نے تجھے سلطان کیا ہے

اللہ کا بندہ ہے ترا اتبا تابع فرماں
حق ہے وہ پھرا جو کہ ترے در سے پھرا ہے

اعدائے لعین ظلم و ستم کرتے ہیں ہر دم
اور حلم ترا یہ کہ تو مصروف دعا ہے

رکھتا ہے سدا اپنے غلاموں کو تو منصور
بادشاہ مدینہ تری کیا خوب عطا ہے

جو چاہے جمیل رضوی کو تو عطا کر
مختار رہے تو اور وہ راضی برضا ہے

بجی ہے دھوم پیمبر کی آمد آمد ہے
حبیب خالق اکبر کی آمد آمد ہے

کیا ہے سبز علم نصب بام کعبہ پر
کہ دو جہان کے سرور کی آمد آمد ہے

نہ کیوں ہو نور سے تبدیل کفر کی ظلمت
خدا کے ماہ منور کی آمد آمد ہے

ہے جبرئیل کو حکم خدا خبر کر دو
کہ آج حق کے پیمبر کی آمد آمد ہے

خوشی کے جوش میں ہیں بلبلیں بھی نغمہ کناں
چمن میں آج گل تر کی آمد آمد ہے

روزانو ہو کے ادب سے پڑھو صلوٰۃ و سلام
عزیز و خلق کے مصدر کی آمد آمد ہے

جمیل قادری کہدے کھڑے ہوں اہل سنن
ہمارے حامی دیاور کی آمد آمد ہے

قصیدہ بوقت ذکر ولادت شریفہ برائے قیام

نبی آج پیدا ہوا اچھا ہنا ہے
یہ کعبہ گھر اس کا ہوا اچھا ہنا ہے

علم نصب ہے جس کا کعبہ کی چھت پر
بلند اس کا شہرہ ہوا اچھا ہنا ہے

Marfat.com

نہ کیوں آج کعبہ بنے رشکِ گلشن
وہ گل جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

یہ رو رو کے آپس میں بت کہہ رہے ہیں
خدا جانے اب کیا ہوا چاہتا ہے

تری ہے سماوا میں ساوہ میں خشکی
نیا اب زمانہ ہوا چاہتا ہے

ندا آ رہی ہے کہ حق کے قمر کا
جہاں میں اجالا ہوا چاہتا ہے

وحوش و طیور آج گویا ہیں باہم
کہ رحمت کا دورا ہوا چاہتا ہے

خریدے گا عصیاں کو رحمت سے بدلے
خریدار پیدا ہوا چاہتا ہے

یہ عالم بنایا ہے جس کا براتی
ہویدا وہ دولہا ہوا چاہتا ہے

جو عالم کو قطرے سے سیراب کر دے
رواں ایسا دریا ہوا چاہتا ہے

فلک کے ستارے جھکے آ رہے ہیں
کہ پیدا وہ موتی ہوا چاہتا ہے

خدا کے خزانوں کا مختار و حاکم
شہِ دین و دنیا ہوا چاہتا ہے

سلاطین عالم گدا ہوں کہ اسکا
دو عالم پہ قبضہ ہوا چاہتا ہے

کہانت کے دفتر پہ آئی تباہی
ملائک کا پہرہ ہوا چاہتا ہے

یہ کہتے ہیں اشجار و احجار باہم
نبی زیب دنیا ہوا چاہتا ہے

ملائک مؤدب ہیں حکم حق ہے
کہ محبوب پیدا ہوا چاہتا ہے

اٹھو بہر تعظیم اے اہل محفل
نبی جلوہ فرما ہوا چاہتا ہے

صلاۃ و سلام عرض کرے جمیل اب
اجابت کا در وا ہوا چاہتا ہے

ایضاً برائے قیام

ہو منور وقت ادب ہے — آمد محبوب رب ہے — جائے آداب طرب ہے — آمد شاہ عرب ہے

غنچے چٹکے پھول مہکے — شاخ گل پر مرغ چہکے — رو رہا ہے شیطاں یہ کہہ کے — آمد شاہ عرب ہے

خواہش زلف نبی میں — مست ہیں گل کی ٹہنیں — جھوم کر آئیں نسیمیں — آمد شاہ عرب ہے

بدلیاں رحمت کی چھائیں — بوندیاں رحمت کی آئیں — اب مرادیں دل کی پائیں — آمد شاہ عرب ہے

بج رہے ہیں شادیانے — بت لگے گلہ سنانے — ہر زباں پہ ہیں ترانے — آمد شاہ عرب ہے

ابر رحمت چھا گیا ہے — کعبے پہ جھنڈا گڑا ہے — باب رحمت آج وا ہے — آمد شاہ عرب ہے

Marfat.com

قیصر کسریٰ کانپتا ہے	خشک ساوا ہو گیا ہے	ہر طرف یہ صدا ہے	آمد شاہ عرب ہے
آتا وہ ماہ لقا ہے	جسپہ پیارا اکبریا ہے	دو جہاں میں غلغلہ ہے	آمد شاہ عرب ہے
آنیوالا ہے وہ پیارا	دونوں عالم کا سہارا	کعبے کا چمکا ستارہ	آمد شاہ عرب ہے
آتا ہے شاہ حکومت	فرض ہے جسکی اطاعت	ہر نبی نے دی بشارت	آمد شاہ عرب ہے
ہونے والی وہ سحر ہے	جو سحر رشک قمر ہے	مقدم خیر البشر ہے	آمد شاہ عرب ہے
اٹھو آیا تاج والا	عرش کی آنکھوں کا تارا	سب کہو اے ماہ طیبہ	صلوات اللہ علیک
یا نبی سلام علیک	یا رسول سلام علیک	یا حبیب سلام علیک	صلوات اللہ علیک
آمنہ بی بی کا جایا	بارہویں تاریخ آیا	صبح صادق نے سنایا	صلوات اللہ علیک
السلام اے جان عالم	السلام ایمان عالم	شاہ دیں سلطان عالم	صلوات اللہ علیک
خاتم دور رسالت	اختر برج ہدایت	فاتح باب شفاعت	صلوات اللہ علیک
السلام اے شاہ عالی	السلام امت کے والی	عرض کرتے ہیں سوالی	صلوات اللہ علیک
نوح کے تم ناخدا ہو	خلق کے مشکلکشا ہو	سب کے تم حاجت روا ہو	صلوات اللہ علیک
بخشدو میری خطائیں	دور ہوں غم کی گھٹائیں	بھیجدو اپنی عطائیں	صلوات اللہ علیک
ہوں پھنسا افکار غم میں	گھر گیا رنج والم میں	دیر کیا ہے اب کرم میں	صلوات اللہ علیک
کفر کو تم نے مٹایا	خاک میں اسکو ملایا	دین کا ڈنکا بجایا	صلوات اللہ علیک
اب تو طیبہ میں بلالو	حشر میں دکھی نکالو	اپنے بد کو بھی نبھا لو	صلوات اللہ علیک
دل میں زنگ اپنا جمادو	پردۂ غفلت اٹھا دو	بخت خوابیدہ جگا دو	صلوات اللہ علیک
جان نکلے اس طرح پر	آپ کا در ہو مرا سر	سامنے ہو قبر انور	صلوات اللہ علیک
جانکنی کے وقت آنا	کلمۂ طیب سکھانا	چہرۂ انور دکھانا	صلوات اللہ علیک
اے شفیع روز محشر	ہیں سیہ عصیاں سے دفتر	غوث کا صدقہ کرم کر	صلوات اللہ علیک
کچھ نہ کی ہم نے کمائی	عمر سب یونہی گنوائی	اے عرب والے دوہائی	صلوات اللہ علیک
حشر میں تم بخشوانا	اپنے دامن میں چھپانا	ہر مصیبت سے بچانا	صلوات اللہ علیک
اے شہنشاہ رسالت	ہیں یہاں جو اہلسنت	تا ابد سب پر ہو رحمت	صلوات اللہ علیک
دین کا ہو بول بالا	سینیوں کا رخ اجالا	دشمنوں کا موبنھ ہو کالا	صلوات اللہ علیک
بانی محفل کی آقا	التجا مقبول فرما	پوری ہو ہر اک تمنا	صلوات اللہ علیک

Marfat.com

اس جمیل قادری پر — ہو کرم محبوب داور
چشم و دل کردو منور — صلوات اللہ علیک

بس قلب وہ آباد ہے جس میں تمہاری یاد ہو — جو یاد سے غافل ہوا ویران ہے برباد ہے
رنج و الم میں مبتلا وہ ہے جو تجھ سے پھر گیا — بے فکر وہ غم سے رہا جس دل میں تیری یاد ہے
اے بندگان محی دیں دل سے ذرا فریاد ہو — بغداد کا فریاد رس تو بر سر امداد ہے
محبوب سبحانی ہو تم مقبول ربانی ہو تم — بندہ تمہارا جو ہوا وہ نار سے آزاد ہے
ہوں نام لیوا آپکا عاصی سہی مجرم سہی — مجھ پُر خطا کے واسطے سرکار کیا ارشاد ہے
بغداد کی گلیوں میں ہو آقا مرا لاشہ پڑا — ٹھوکر لگا کر تم کہو یہ بندۂ آزاد ہے
کیوں پوچھتے ہو قبر میں مجھ سے فرشتو دمبدم — تو دل کے اندر دیکھ تو غوث الوریٰ کی یاد ہے
جب روبرو قہار کے دفتر کھلیں اعمال کے — کہنا خدائے پاک سے یہ بندۂ آزاد ہے
مشکل پڑی جو سامنے آئی ندا بغداد سے — میں ہوں حمایت پر تری بندے تو کیوں ناشاد ہے
افکار میں ہوں مبتلا کوئی نہیں تیرے سوا — یا عبد قادر محی دیں حضر یاد ہے فریاد ہے
آ بیٹھ گنبد سے ذرا چمکا دے بخت اسلام کا — یا عبد قادر محی دیں فریاد ہے فریاد ہے
تاریک شب چوروں کا بن ساتھی نہ کوئی راہبر — بغداد کے روشن قمر فریاد ہے فریاد ہے

قسمت ہی کھل جائے مری گر اے جمیل قادری
آئے خبر بغداد سے عرضی پہ تیری صاد ہے

رضائے غوث احمد کی رضا ہے — رضا احمد کی مرضی خدا ہے
کمالات و علوم مصطفے سے — شہ جیلاں تجھے حصہ ملا ہے
تو آئینہ جمال مصطفے کا — تو حق گو حق شناس و حق نما ہے
جناب مصطفے ظل خدا ہیں — تو ظل مصطفے نور خدا ہے
ترے ہم ہو چکے تو ہے ہمارا — خدا کا تو ہے اور تیرا خدا ہے
جو منکر ہے ترا وہ حق کا منکر — جو بندہ ہے ترا عبد خدا ہے
ترا منگتا ہے مقبول الٰہی — ترے منکر پہ قہر کبریا ہے
محی الدین نہ کیوں ہو نام تیرا — کہ تو نے دین حق زندہ کیا ہے
کوئی بغداد والے سے یہ کہہ دے — کہ وقت اسلام پر آکر پڑا ہے

Marfat.com

کوئی ہو اس طرف رحمت کا پھیرا — کہ بندہ راہ تیری تک رہا ہے
کدھر ہو قادری دولہا کدھر ہو — یہ ہر مجرم کے لب پر التجا ہے
شرف کس سے بیاں ہو تیرے سر کا — ولی کا تاج تیرا نقش پا ہے
قدم تیرا لیا ہے جس نے سر پر — وہ بے شبہہ ولی با خدا ہے
نہ کیوں ہوں ہند کے سلطان خواجہ — کہ آنکھوں پر قدم تیرا لیا ہے
ولی کہتے ہیں جنکو ہیں رعیت — شہ بغداد شاہ اولیا ہے
تو ہے وہ پھول باغ مصطفےٰ کا — کہ خوشبو سے تری عالم بسا ہے
تو زہرا و علی کا نور عینین — تو شمع بزم شاہ کربلا ہے
حسن کے پھول مہکا تجھ سے بغداد — حسینی عطر تو سب میں بسا ہے
شہید عشق کر رنگت رچا دے — کہ تو ابن شہید کربلا ہے
سلاطین جہاں ہیں اس کے منگتا — جو تیرے آستانے کا گدا ہے
مریضان جہاں کی فضل رب سے — تمہارے ہاتھ میں کامل دوا ہے
شفا چاہو تو جلد آؤ مریضو — در غوث الوریٰ دار الشفا ہے
لگا ہے دل غلاموں کا ٹھکانے — مریدی لاتخف جب سے سنا ہے
ترے دربار پر انوار سے غوث — کوئی بھی لوٹ کر خالی پھرا ہے
جو دم میں چور کو ابدال کر دے — وہ رتبہ غوث اعظم کو ملا ہے
جہاں پھیلا دے جھولی انکا منگتا — وہیں موجود داتا کی عطا ہے
ہماری مشکلیں آسان کر دے — کہ تو ابن علی مشکلکشا ہے
مٹا دے زور اعدائے لعیں کا — کہ تو ابن علی شیر خدا ہے
جو دربار الٰہی میں ہو پرسش — تو کہدینا کہ یہ بندہ مرا ہے
عمل والے تو ہیں نازاں عمل پر — مجھے یا غوث تیرا آسرا ہے
بلاؤں میں گھرا ہے تیرا بندہ — خبر لے غوث تیرا آسرا ہے
بھنور میں پھنس گیا ہے سفینہ — مدد فرما کہ تیرا آسرا ہے
نکیرین آگئے میری لحد میں — مرے غوث اب تو تیرا آسرا ہے
ہے نیک و بد کی پرسش اور ہیں عاصی — مرے غوث آج تیرا آسرا ہے

سیہ ہیں نامۂ اعمال میرے — مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
میں مجرم اور دربار عدالت — مرے غوث آج تیرا آسرا ہے
وہی کر جو مرے حق میں ہو بہتر — کہ تو شاہ عطا بحر سخا ہے
غلاموں کا نہ کیوں ہو پار بیڑا — کہ اُن کے ہاتھ میں دامن ترا ہے
گلی ہو غوث کی اور میرا بستر — الٰہی بس یہ اپنی التجا ہے

جمیل قادری پھیلا دے جھولی
کہ ان کے در سے باڑا بٹ رہا ہے

ماہ ربیع الآخر ۱۳۳۵ھ میں فتح مقدمۂ بدایوں پر حضور پرنور مرشد برحق اعلیحضرت امام اہلسنت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ڈیڑھ ماہ تک اہل اسلام مبارکیاں بڑی دھوم سے لاتے رہے اُس موقع پر حضرت مولٰنا نے ہر دو قصائد ذیل تصنیف فرمائے جو مسلمانوں کیلئے فرحت بخش مسرت خیز اور منافقوں کے لیے شمشیر آبدار ہوئے

آبروئے مومناں احمد رضا خاں قادری — رہنمائے گمرہاں احمد رضا خاں قادری
علم میں بحر رواں احمد رضا خاں قادری — دین میں گوہر فشاں احمد رضا خاں قادری
علم کے ہیں گلستاں احمد رضا خاں قادری — باغ دیں کے گل فشاں احمد رضا خاں قادری
حق شناس و حق نما و نائب شمس الضحیٰ — وارث پیغمبراں احمد رضا خاں قادری
باغ دیں میں نغمہ خوان و خوش بیاں شیریں زباں — طوطی شکر فشاں احمد رضا خاں قادری
چشم ایماں سے اگر دیکھو تو ہیں ایمان کی جاں — جان جاں روح رواں احمد رضا خاں قادری
تیرا علم و فضل و شان و شوکت و جاہ و حشم — شش جہت پر ہے عیاں احمد رضا خاں قادری
ہیں عرب کے عالموں کا مدح خواں سارا جہاں — اور وہ تیری مدح خواں احمد رضا خاں قادری
تم سے گلزار شریعت میں کھلے خوش رنگ پھول — باغ دیں میں گلفشاں احمد رضا خاں قادری
روز افزوں حشر تک یارب ترقی پر رہے — لہلہاتا بوستاں احمد رضا خاں قادری
صدقۂ شاہ عرب یوماً فیوماً ہو بلند — تیری عزت کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دین کا دشمن ہو یا ہو دست سب کے واسطے — ہے تری حق گو زباں احمد رضا خاں قادری

Marfat.com

تیرے صدقہ میں خدا چاہے تو پائینگے غلام ۔۔۔ کل وہاں باغ جناں احمد رضا خاں قادری
حق تعالیٰ نے کیے بیحد کمالات و علوم ۔۔۔ تیرے سینے میں نہاں احمد رضا خاں قادری
سیف اعدا کیلیے مومن کے حق میں ہے سپر ۔۔۔ آپکی حق گو زباں احمد رضا خاں قادری
اہلسنت کے سروں پر دائما رکھے خدا ۔۔۔ تجھکو باامن و اماں احمد رضا خاں قادری
عالمان مکہ و طیبہ نے لی تجھ سے سند ۔۔۔ ہیں وہ تیرے قدرداں احمد رضا خاں قادری
کیا ستا سکتے ہیں تجھکو تیرے اعدا مرشدا ۔۔۔ حق ہی تجھپر مہرباں احمد رضا خاں قادری
پڑ گیا ہر پشت پر اعدا کی۔ اب کیا جائیگا ۔۔۔ تیرے کوڑے کا نشاں احمد رضا خاں قادری
دیکھ کر جلوہ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ کا ۔۔۔ ہر عدو ہے بے زباں احمد رضا خاں قادری
چیر کر بدمذہبوں کے دلمیں گزری وار پار ۔۔۔ تیرے نیزے کی سناں احمد رضا خاں قادری
آ چلی تھی شیخ نجدی کے بیاباں میں بہار ۔۔۔ بھیجدی تو نے خزاں احمد رضا خاں قادری
فتح دی حق نے تجھے اعدائے دیں پر دائما ۔۔۔ تجھپہ ہے حق مہرباں احمد رضا خاں قادری
حق اسے کہتے ہیں دیکھو ورنہ کوئی کر سکا ۔۔۔ تیرا فتوائے اذاں احمد رضا خاں قادری
ق کیا ستاتے تجھکو اعدا۔ تھی یہ حکمت خلق کا ۔۔۔ ہو رہا تھا امتحاں احمد رضا خاں قادری
دعوئ اعدا حقیقت میں کسوٹی تھا کہ ہوں ۔۔۔ دوست اور دشمن عیاں احمد رضا خاں قادری
تھے وصی احمد محدث رحمۃ اللہ علیہ ۔۔۔ آپکے اک رتبہ داں احمد رضا خاں قادری
خاندان پاک برکاتیہ کا چشم و چراغ ۔۔۔ کہتے تھے نوری میاں احمد رضا خاں قادری
شاہ پیلی بھیت کے حضرت محمد شیر خاں ۔۔۔ تھے تمھارے مدح خواں احمد رضا خاں قادری
ق رامپوری صابری چشتی میاں ناصر ولی ۔۔۔ جانتے تھے تیری شاں احمد رضا خاں قادری
حاضر و غائب ترے حق میں دعاؤں کیلئے ۔۔۔ عمر بھر کھولی زباں احمد رضا خاں قادری
آپکا حامد ہے حامد سنید کونین کا ۔۔۔ ہے وہ تیری عز و شاں احمد رضا خاں قادری
محی سنت اور مجدد اس صدی کے آپ ہیں ۔۔۔ اے امام مفتیاں احمد رضا خاں قادری
یاد رکھیں گے قیامت تک غلامان رسول ۔۔۔ تیرے جلسوں کا سماں احمد رضا خاں قادری
اے مرے اچھے کے اچھے مجھکو بھی اچھا بنا ۔۔۔ صدقہ اچھے میاں احمد رضا خاں قادری
صدقہ سرکار جیلانی پھلیں پھولیں مدام ۔۔۔ مصطفے حامد میاں احمد رضا خاں قادری
دے مبارکباد اُن کو قادری رضوی جمیل ۔۔۔ جنکے مرشد ہیں میاں احمد رضا خاں قادری

Marfat.com

طبیعت آج کیوں ایسی سا ہے
چمن میں کونسا غنچہ کھلا ہے
یہ کیسے شادیانے بج رہے ہیں
رضائے قادری دولھا بنا ہے
توکل کے شجر میں پھل یہ آیا
کہ عبد المصطفٰے ... دولھا بنا ہے
بریلی کا نصیبہ جگمگایا
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ ہے فاروق اعظم کی کرامت
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
گھٹا بغداد سے اٹھی کرم کی
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
کہیں کیونکر نہ اچھے تجھکو اچھا
رضا کے در سے باڑا بٹ رہا ہے
رضا کیونکر نہو اعدا پہ غالب
جو سنی ہے وہ اس در کا گدا ہے
بحمد اللہ خوشبوئے رضا سے
یہ ہر سنی کے لب پر التجا ہے

کہ خود اپنی زباں پر مرحبا ہے
عنادل گا رہی ہیں کیوں ترانے
یہ کیوں باب مسرت آج وا ہے
براتی ہیں تمامی اہلسنت
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
امیدوں کے کھلے ہیں آج غنچے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ دیکھو صدقۂ صدیق اکبر
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
سخاوت ہے علی مرتضٰی کی
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
مبارک اہلسنت کو مبارک
حضور اچھے کا تو اچھا ہوا ہے
جلیں اعدائے دیں نارِ حسد میں
کہ وہ تو نائب شیر خدا ہے
رخ قبلہ اگر پوچھو تو کہہ دوں
دماغ اہلسنت بس رہا ہے
جمیل قادری الحمد للہ

صبا کیوں اسقدر اترا رہی ہے
یہ کیسا شاد ہر شاہ و گدا ہے
تحیر جب بڑھا ہاتف پکارا
رضائے قادری دولھا بنا ہے
ترانے گا رہی ہیں قمریاں آج
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
براتی آرہے ہیں وجد کرتے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
کرم عثمٰن ذوالنورین کا ہے
کہ عبد المصطفٰے دولھا بنا ہے
یہ ہے بغداد والے کا تصرف
رضائے قادری دولھا بنا ہے
بھکاری آرہی ہیں بھیک لینے
کہ یوں ہی اسکی قسمت میں لکھا ہے
منافق ہی عدو اس آستاں کا
درِ احمد رضا قبلہ نما ہے
پھلے انکا الٰہی باغ اولاد
کہ تو اس آستانے کا گدا ہے

ترجیع بند

نہ کیونکر مدینے پہ بکہ ہو قرباں
برستے ہیں ہر وقت انوار سبحاں
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
سر طور پر تھے جو جلوے نمایاں
جناب کلیم آکے دیکھیں اگر یاں

کہ ہیں جلوہ گر اس میں محبوب یزداں
ہر اک ایک گوشہ وہاں کا گلستاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
ہیں انوار وہ ہی یہاں نیر درخشاں
کہیں غش میں آکر کہ یارب تری شاں

Marfat.com

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی جانب چلوں پابجولاں
نکلتے ہی گھر سے بنوں انکا مہماں

پہنچکر وہاں پر کردوں یہ دل و جاں
سنہرے کلس سبز گنبد پہ قرباں

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے کی ہر شئی نفاست بھری ہے
مدینے سے کعبے کو عزت ملی ہے

وہیں کی پھولوں میں خوشبو بسی ہے
صبا وجد میں جھوم کر کہہ رہی ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ کوچہ ہے یا کوئی رحمت کا خواں ہے
کہ سارا زمانہ وہاں میہماں ہے

حقیقت میں وہ حور و غلمان کی جاں ہے
جہاں اسکی تعریف میں تر زباں ہے

عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

مدینے سے ہوتی ہے تقسیم نعمت
وہیں سے بٹا کرتی ہے ساری دولت

فدا اسپہ ہوتی ہے مرواقت جنت
برستی ہے ذرات واں حق کی رحمت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھول کی کلیاں

مرادیں یہیں سے گدا پا رہے ہیں
سلاطین یہاں ہاتھ پھیلا رہے ہیں

بشر کیا ملائک یہاں آرہے ہیں
جھکا کر سر عجز فرما رہے ہیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں جہاں پر ملک سر جھکائیں
وہ گلیاں کہ عاشق کے دل میں سمائیں

وہ گلیاں کہ ہیں جنکی پیاری ادائیں
کسی کو ہنسائیں کسی کو رلائیں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

وہ گلیاں کہ چمکائیں زائر کی قسمت
وہ گلیاں کہ عشاق کے دل کی راحت

وہ گلیاں کہ جن میں نظر آئے جنت
وہ گلیاں کہ پھولوں میں ہے جنکی نکہت

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولونکی کلیاں

مدینے کی گلیونکی گر خاک پاؤں
ملوں منہ پہ آنکھوں میں اپنی لگاؤں

حسینان عالم کو آنکھیں دکھاؤں
غزالان چین کو یہ مژدہ سناؤں

عجب دل کشا ہیں مدینے کی گلیاں
معطر ہیں یوں جیسے پھولونکی کلیاں

Marfat.com

مدینے کو جس وقت گھر سے چلونگا	تو پھر کس کے روکے سے میں رک سکونگا
کہے لاکھ کوئی نہ ہرگز سنونگا	جو احباب پوچھیں گے فوراً کہونگا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں	معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
دماغ عرش پر کیوں نہ ہو اس زمیں کا	کہ روضہ ہے اسمیں شہنشاہ دیں کا
ادھر ہی جھکا سر ہے عرش بریں کا	یہ کہتا ہے ہر ایک ذرہ یہیں کا
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں	معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں
رہو اے جمیل اب مدینے میں جاکر	برستی ہے دن رات رحمت وہاں پر
کہ ہے اس میں باغ احد کا گل تر	ہے ہر ایک کوچہ وہاں کا معطر
عجب دلکشا ہیں مدینے کی گلیاں	معطر ہیں یوں جیسے پھولوں کی کلیاں

نظم بوقت ذکر ولادت سید رسل صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

مومنو ہے رحمت حق کا ورود	با ادب تم کیوں نہیں پڑھتے درود
ہے ملائک کا یہاں پر ازدحام	دست بستہ کیوں نہیں پڑھتے سلام
با ادب ہو بانصیب اے اہل دیں	بے ادب ہے بدنصیبی ہے قریں
مژدہ لائی ہے صبا کس پھول کا	جس نے عالم کو معطر کر دیا
آج کعبہ کس لیے ہے شادماں	بند ہے آتشکدونکا کیوں دھواں
بتکدوں میں کس لیے کہرام ہے	کفر کا کیوں ٹکڑے ٹکڑے دام ہے
دو جہاں میں کس کا لطف عام ہے	بٹ رہا اسلام کا انعام ہے
صف بصف ہیں کیوں فرشتے با ادب	شور کیسا ہے عجم سے تا عرب
جنتیں آراستہ ہیں کس لیے	شاد سب شاہ و گدا ہیں کس لیے
کونسا ماہ منور آئے گا	چاندنا پھیلا ہے جسکے نور کا
زلزلہ کیوں قصر کسریٰ میں پڑا	کس کی آمد کا ہے ایسا دبدبہ
کیوں کہانت پر تباہی آگئی	کونسے سلطاں کی ہے جلوہ گری
جب تحیر اہل حیرت کو بڑھا	ہاتف غیبی نے یوں مژدہ دیا
آمد آمد سرور عالم کی ہے	آمد آمد رحمت اعظم کی ہے

Marfat.com

آنے والا مالک دارین ہے
جسکے باعث خلقت کونین ہے

ہو رہا ہے آج کعبے کا سنگار
اور شیاطین رو رہی ہیں زار زار

کوئی کہتا ہے کہ اے اہل جہاں
نائب رحمن آتا ہے یہاں

کوئی کہتا ہے کہ آئینگے یہاں
وہ نبی الانبیا باعز و شان

جنکی آمد کی خبر عیسیٰ نے دی
ذکر فرماتے رہے جن کا نبی

نائب حق بادشاہ دو جہاں
جان ایمان مکین لامکان

ہے نبی الانبیا اُن کا لقب
خاتم پیغمبراں فخر عرب

شافع محشر انھیں کا نام ہے
دین و دنیا میں انھیں سے کام ہے

در پہ ان کے مانگتے ہیں تاجدار
دونوں عالم کے یہی ہیں شہریار

ذرہ ذرہ کا ہے انکو اختیار
بانٹتے ہیں نعمتیں لیل و نہار

سنتے ہیں یہی غریبوں کی پکار
سارے عالم کے یہی ہیں غمگسار

کرتے ہیں فریاد ان سے جانور
بیکسوں کی یہ ہی لیتے ہیں خبر

سر پہ رکھے دونوں عالم کا ہے تاج
انکو دیتے ہیں شہان دہر باج

مظہر علم خدا امی لقب
مخبر صادق شہنشاہ عرب

انکی عزت کون جانے جز خدا
خود وہ فرماتا ہے لولاک لما

سنگ انکے پائے اقدس دیکھکر
کھنچتے ہیں انکا نقشہ قلب پر

کیوں نہ ہو ہے عرش کی عزت قدم
کیوں نہ ہو ہے فرش کی زینت قدم

خاکپا اکسیر کا بھرتی ہے دم
کھاتا ہے قرآن بھی جس کی قسم

جھولیاں ڈالے فقیر و بے نوا
ہاتھ پھیلائے ہوئے شاہ و گدا

کر رہے ہیں عرض با ذوق طرب
اے مرے مہر عجم ماہ عرب

نگاہ در دل سازگہ در دید جا
ہر دو جائے تست یا بدر الدجیٰ

روسیاہ و بیکس و خاطی منم
چشم رحمت برکشا عاصی منم

من نیم منکر خطاوار تو ام
بندۂ رسوا و ناکار تو ام

کاروان رفت و پریشانم بسے
رحم کن یا شاہ بر من بیکسے

دستگیر ما سیہ کاران توئی
اے شفائے درد بیماران توئی

Marfat.com

لو وہ اٹھا ابر رحمت جھومتا
رحمت عالم کی چوکھٹ چومتا

قحط سالی خاک میں ملجائیگی
دل کی عالم کے کلی کھل جائیگی

ہے سواری آنے والی عنقریب
آنیوالے ہیں یہاں رب کے حبیب

شاہِ شاہاں آنے والے ہیں یہاں
یوں سجائے جاتے ہیں کون و مکاں

سب ملک ہیں ایستادہ باادب
جلوہ فرمائیں گے اب محبوب رب

سینو تم بھی بہت تعظیم سے
جھولیاں پھیلا کے ہو جاؤ کھڑے

اور کہو اے شاہ شاہاں السلام
میرے آقا جان جاناں السلام

اے شفیع روز محشر السلام
ساقی تسنیم و کوثر السلام

احمد و محمود نامی السلام
رفعت دیں تاج والے السلام

اے مرے معراج والے السلام
رفعت دیں تاج والے السلام

عرش کی آنکھوں کے تارے السلام
دونوں عالم کے سہارے السلام

امتی فرمانے والے السلام
پیش رب بخشانیوالے السلام

لمبے لمبے ہاتھوں والے السلام
پیاری پیاری زلفوں والے السلام

میرے والی میرے مولیٰ السلام
میرے وارث میرے آقا السلام

سرور عالم محمد ذی وقار
ہوں درودیں ان پہ نازل بےشمار

اے خدا کر مجھکو عبد مصطفےٰ
تب یقیں جانوں کہ ہوں بندہ ترا

آل واصحاب نبی کا رکھ غلام
اور نہ چھوٹے دامن غوث انام

قادری مے سے مجھے سرشار کر
مست بیخود بے خبر ہشیار کر

ہیں مشائخ سلسلہ میں جس قدر
میں نہ بھولوں یاد انکی عمر بھر

دائما برکات کے برکات سے
مجھکو حصہ ہر جگہ ملتا رہے

مجھ پہ اچھے کی رہے اچھی نظر
نور عرفاں سے ہو دل رشک قمر

میرے مرشد حضرت احمد رضا
کردے مجھکو ذات میں انکی فنا

اُن کے فیض و لطف سے مسرور رکھ
قادری رضوی مجھے مشہور رکھ

دوست انکا حشر تک پھولے پھلے
دشمنوں پر قہر کی بجلی گرے

ان کی سب اولاد اور خدام کا
یاخدا کر دونوں عالم میں بھلا

Marfat.com

عزت و عیش و علوم و فضل دے ہو جمیل قادری کی ہر دعا	حشر تک یہ سلسلہ جاری رہے یا خدا مقبول بہر مصطفےٰ

رباعیات

ہیں مظہر ذات حق رسول اکرم صرف انکے سبب سے سب اُولو العزم ہوئے	مختار و خلیفۂ خدائے عالم عیسیٰ موسیٰ خلیل و نوح و آدم
عالم کا انھیں خدا نے سلطان کیا ہر چیز کا اختیار ان کو دے کر	جبریل امیں کو اُن کا دربان کیا کونین کو حق نے ان کا مہمان کیا
یا رب مرے دل میں عشق اپنا دیدے ہے بے سر و سامان جمیل رضوی	حب نبی کا سر میں سودا دیدے رہنے کا مدینے میں ٹھکانا دیدے
سرکار کا فیض زیر و بالا دیکھا ہے عرش سے فرش تک اسی کا جلوہ	ہر چیز میں نور شاہ والا دیکھا جب غور کیا مدینے والا دیکھا
شاہا تری رحمت کا اشارہ ہو جائے اس صانع مطلق کو جو آئی ہے پسند	روشن مرے بخت کا ستارہ ہو جائے وہ شکل مری آنکھ کا تارہ ہو جائے
بتلائے کوئی نبی کا دیکھا سایہ جب سایۂ نور ازلی وہ ٹھہرا	سایے کا بھی ہوتا ہے کسی جا سایہ پڑتا کیونکر زمیں پر اس کا سایہ
کیوں حشر سے ڈر جائیں گدایان نبی دنیا میں جو ہیں حبیب حق کے بندے	کیوں قبر میں گھبرائیں گدایان نبی تا حشر ہیں اُن کے سر پہ دامان نبی
ہیں کعبۂ کونین رسول الثقلین کیوں دونوں جہاں نہ اُنکے در پر مانگیں	ہیں قبلۂ دارین نبی الحرمین ہیں قاسم کل شئ جد الحسنین
کیوں حشر میں بگڑی ہوئی حالت ہوگی کیا خوف کریں نار جہنم سے جمیل	کب اُنکے غلاموں پہ قیامت ہوگی ہم پر تو وہاں نبی کی رحمت ہوگی

Marfat.com

تواریخ

تاریخ وصال مرشدی وملجائی زبدۃ العارفین سند المحققین حضور پر نور اعلیٰحضرت عظیم البرکۃ امام اہلسنت مجدد دین وملت مولٰنا مولوی مفتی حافظ حاجی شاہ عبد المصطفٰے احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی قدس اللہ تعالیٰ سرہٗ

مرشد برحق شہ احمد رضا — عالم دیں وارث پیغمبراں
عکس جمال شہ آل رسول — آئینۂ حضرت اچھے میاں
غوث کے انوار وفیوض وعلوم — سینۂ پرنور میں جنکے نہاں
واقف اسرار خفی وجلی — عاشق ومحبوب شہ مرسلاں
متبع سنت خیر الوریٰ — سیرت واخلاق نبی کا نشاں
ماحی بدعات وضلالت وکفر — بیخکن شجرۂ بدمذہباں
مانیں اہل عرب بھی امام — نیّر دیں تاج سر مفتیاں
جمعہ کو پچیس صفر وقت ظہر — واصل حق ہوگئے با عز وشاں
مصرع تاریخ یہ لکھ اے جمیل — داخل جنت ہوا قطب زماں

۱۳۴۰ھ

ایضاً

پیر ومرشد مرے جناب رضا — حافظ وحاج عالم وفاضل
مفتی دیں مجدد ملت — علما جنکے فیض کے سائل
اہل ایماں بلکہ اعدا بھی — جنکے فضل وعلوم کے قائل
جمعہ کیدن صفر کی تھی پچیس — اپنے رب سے وہ ہوگئے واصل
عرض کرائے جمیل سال وصال — گیا باغ جناں میں وہ کامل

۱۳۴۰ھ

تاریخ وفات جناب حاجی محمد عبد الرحمٰن خاں صاحب چشتی نیازی محمدی بریلوی نور اللہ مرقدہ والد ماجد حضرت مصنف

بسم اللہ الرحمن الرحیم جنت میں

بندۂ حق عمر نہ کھو لہو میں
سب کو فنا ہے نہ رہے گا کوئی
وقت معین پہ اجل آئیگی
آئی شب انیسویں ذی الحجہ کی
والد ماجد مرے رخصت ہوئے
بدھ کا دن ۔ انیسویں ۔ بارہ بجے
مصرع میں لکھدے سن رحلت جمیلؔ

ہوش میں آ عقل کو اپنی سنبھال
باقی و دوائم ہے بس اک لازوال
موت کے چنگل سے ہے بچنا محال
رات کے بارہ بجے کا سن بحال
عالم دنیا سے سوئے ذوالجلال
دفن ہوئے قبر میں وہ خوشخصال
عاشق صادق نے کیا انتقال
۱۳ ھ ۳۹

قطعہ تاریخ انتقال منشی عاشق حسین خانصاحب مرحوم بریلوی

اے جمیلؔ قادری ہوشیار ہو ہوشیار ہو
پیر کی شب بست و یک ماہ صفر بارہ بجے
سال رحلت کی مجھے تھی فکر ہاتف نے کہا

ذات باقی کے سوا باقی نہیں ہے کوئی شے
کرگئے عاشق حسین اس منزل دنیا کو طے
گلشن فردوس عاشق کی دلہن تاریخ ہے
۱۳ ھ ۳۹

تاریخ انتقال برادر خورد مصنف مسمیٰ محمد حبیب الرحمن مرحوم عمر یازدہ سال بعارضہ طاعون

اے آہ حبیب صاحب قبر
یوں سر پہ پیام موت پہنچا
تاریخ بھی ساتویں محرم
تاریخ جمیلؔ ہو ہویدا

تیرے لیے کس طرح کریں صبر
جیسے کہ قمر پہ آگیا ابر
جاں بارگہ خدا میں کی نذر
قصر ۱۳۱ ھ شہوا ۱۳۳ منزل قبر

ایضاً

ساتویں ماہ محرم کو ہوئے رخصت حبیب
پورے مصرع میں کہو تاریخ مداح الحبیب

بن گیا گھکڑ کے گورستان میں انکا مزار
کھل گیا انکے لیے باب بہشت پر بہار
۱۳۱ ھ ۱ ۱۲

ایضاً

بہ صد اشتیاق ہوں میں قبر برادر سے جمیلؔ

پڑھو بھائی روح پر اس بینوا کی فاتحہ
۱۳۱ ۱۲

Marfat.com

ایضاً

گیا میں قبر پہ اک روز اپنے بھائی کی	ہوا زباں پہ جاری کہ آہ آہ حبیب
بڑھا جو جوش محبت کا قلب پر زیادہ	پکارا ہاتف غیبی نے مجھ سے ہو کے قریب
جمیل چپ رہو خاموش کیوں جگاتے ہو	ابھی تو چین سے سویا ہے ایک طفل غریب

تاریخ محبی و مخلصی جناب حاجی شیخ علیم اللہ صاحب رضوی بریلوی

حاج علیم اللہ محبی	شد از عالم دنیا رخصت
دیدم بعد نماز رخ او	صاف عیاں بُد رنگ شہادت
چونکہ شد فکر سال وفاتش	گفت جمیل چنیں در عجلت
یک کم کن از مصرع ثانی	کرد رفیق ہمدم رحلت

تواریخ طبع

تاریخ طبع از سید واجد علی صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا چھپا مجموعہ	جس کے ہر شعر سے عشق نبوی ہے تاباں
طبع کے سال کی جب فکر ہوئی واجد کو	بولا ہاتف کہ لکھو دفتر نور عرفاں

تاریخ طبع از صوفی عزیز احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد کا چھپا وہ کلام	جس کا مدت سے دل میں تھا ارماں
طبع کا سن عزیز رضوی نے	لکھ دیا۔ دفتر گہر افشاں

تاریخ طبع از جناب جمیل احمد صاحب رضوی بریلوی شاگرد حضرت مصنف

شکر خدائے بزرگ و برتر	آج مرادیں دل کی بر آئیں
غنچے چٹکے گلشن مہکے	سر پہ گھٹائیں نور کی چھائیں
خوب کلام چھپا نعتیہ	ہو مقبول خدایا آمیں
اس کا صلہ استاد مکرم	پائیں بحق طٰہٰ و یٰسیں
طبع کا سن برجستہ لکھدے	احمد رضوی۔ شمس ضیا میں

تاریخ طبع از جناب منشی حاجی ولایت حسین صاحب رضوی بریلوی شاگرد مصنف

شکر خدا کا کلام استاد چھپ گیا وہ	جس کا ہر ایک مصرع ہے مخزن مضامین
تاریخ طبع کی تھا ابھی فکر میں ولایت	ہاتف نے یہ ندا دی لکھ گلشن مضامین ۱۳۴۱ھ

تاریخ طبع از جناب منشی رضا علی صاحب رضوی نقشہ نویس بریلوی

مدحت سرور دیں میرے محب نے لکھی	بالیقیں گلشن فردوس کی ہوگی یہ سبیل
واہ وا۔ کیسے رضا نے یہ لکھا طبع کا سن	چمن نعت کا گلدستہ ہے دیوان جمیل ۱۳۴۱

ایضاً

یہ گلدستہ نعت کیسا چھپا ہے	کہ خوشبو سے جس کی معطر زمن ہے
ثنائے نبی مدحت غوث اعظم	کہیں ہے گلاب اور کہیں یاسمن ہے
خیال سن طبع آیا رضا کو	کہ میرے مکرم کا پیارا سخن ہے
ہر باغ سے لیکے تاریخ لکھی	مہک ہے رضا کی تو رنگ حسن ہے

قطعہ تاریخ طبع از جناب چودھری رحیم بخش صاحب رضوی شاگرد حضرت مصنف

میرے استاد معظم کا کلام	چھپ گیا الحمد للہ العظیم
اہلسنت دیکھکر ہیں باغ باغ	اور دشمن داخل نار جحیم
فکر سال طبع تھی دل نے کہا	زیور ایمان رضوی۔ لکھ رحیم ۱۳۴۱

تاریخ وفات حضرت مصنف از جناب زائر صاحب

قطعہ

ادھر یہ واصف حضرت سے کہہ رہی ہے اجل	ہر اک کو تری طرح طالع سعید ملے
ادھر یہ ملہم غیبی نے دی ندا زائر	جمیل روح مقدس سے خوب عید ملے

کتبہ محمد اسحاق پورنوی دمحبوبادرقیم ۱۵ رمضان المبارک ۱۳۴۷ھ)

اکابرِ اسلام کی گرانقدر عربی، فارسی، اُردو، درسی

وغیر درسی کتب برعایت حاصل کرنے کے لئے مکتبہ نوریہ رضویہ

گلبرگ اے لائل پور کو خدمت کا موقع عنایت فرمائیں!

Marfat.com

الصاوی علی الجلالین

للشیخ العلامۃ العارف باللہ تعالیٰ احمد الصاوی المالکی

رضی اللہ تعالیٰ عنہ

طبع علی نفقۃ

السید زاہد علی القادری الرضوی

یطلب من

المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ

بالجامع البغدادی لائلفور ۰ باکستان

کتب خانہ غوثیہ رضویہ
رشید مارکیٹ جھنگ بازار لائلپور

Marfat.com

تازہ مطبوعات

الحاوی للفتاویٰ	علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ	-/۵۰ روپیہ
الخصائص الکبریٰ	" "	-/۶۰ "
حجۃ اللہ علی العلمین فی معجزات سید المرسلین	علامہ یوسف بن اسمٰعیل نبہانی	-/۸۰ "
شفاء السقام فی زیارۃ خیر الانام	علامہ تقی الدین سبکی	-/۱۵ "
الحدیقۃ الندیۃ شرح طریقۃ المحمدیۃ جلد اول مجلد	علامہ عبد الغنی نابلسی	-/۶۵ "
" " جلد ثانی	"	-/۶۵ "
کشف النور عن اصحاب القبور	علامہ عبد الغنی نابلسی ، عربی اردو	-/۳ "
مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات مجلد عربی		-/۵۰ "
تفسیر صاوی علی الجلالین عربی مجلد کامل		۱۵۰ "
اشعۃ اللمعات مجلد کامل	شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	-/۲۲۵ "
جامع المسانید عربی مجلد کامل		۲۰- "
جلاء الافہام عربی مجلد	ابن قیم	-/۲۱ "
البشیر الکامل	علامہ سید غلام جیلانی میرٹھی	-/۲۱ "
بشیر الناجیہ	" "	-/۲۲ "
فتاویٰ شاہ رفیع الدین مع مجموعہ رسائل تسعہ فارسی		۲/۲۵ "
مدارج النبوۃ فارسی کامل	شیخ عبد الحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ	-/۱۱۰ "
معارج النبوۃ فارسی		
گنبد خضرا ، اردو	علامہ معراج الاسلام بی اے	-/۲۱ "
بدایۃ المنطق اردو	علامہ مفتی سید افضل حسین شاہ صاحب	-/۳ "
منیۃ المصلی	شیخ الفقہ مولانا سدید الدین کاشغری علیہ الرحمۃ	-/۱۲ "
تذکرہ اکابر اہل سنت	مولانا علامہ محمد عبد الحکیم شرف قادری	-/۱۰ "
تذکرۃ المحدثین	مولانا علامہ غلام رسول صاحب سعیدی	۱۶/۵۰ "
کوثر الخیرات	مولانا علامہ محمد اشرف صاحب سیالوی	۵۰
ہمارا اسلام مجلد ۵ حصے مکمل	مولانا مفتی خلیل احمد خاں برکاتی	۱۲/۵۰ "
دو اہم فتوے (ہندوستان دار الاسلام ہے یا دار الحرب)		۲/۲۵ "
فتاویٰ نوریہ (جلد اول -/۳۰ ، دوم -/۳۰)	مولانا مفتی ابو الخیر محمد نور اللہ نعیمی بصیرپوری	-/۶۰ "
تسہیل المبانی شرح مختصر المعانی	حضرت مولانا علامہ محمد عبد الدین صاحب مدظلہ	-/۵۰ "
شرح مرقاۃ	علامہ عبد الحق خیر آبادی	-/۱۲ "
کریما و نامِ حق محشی (جدید)		-/۲ "

نوٹ : مذکورہ بالا کتب کے علاوہ جملہ تصانیف علماء اہل سنت (عربی فارسی اردو) تھوک و پرچون ریٹ پر دستیاب ہیں۔

مکتبہ نوریہ رضویہ بغدادی جامع مسجد گلبرگ اے لائل پور (پاکستان)

فون ۲۶۰۵۶

الوفا باحوال المصطفیٰ (عربی)	-/۸۰	قبالہ بخشش (اردو)	-/۶ "

Marfat.com